13-69

تذکرہ سید الشہداء

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

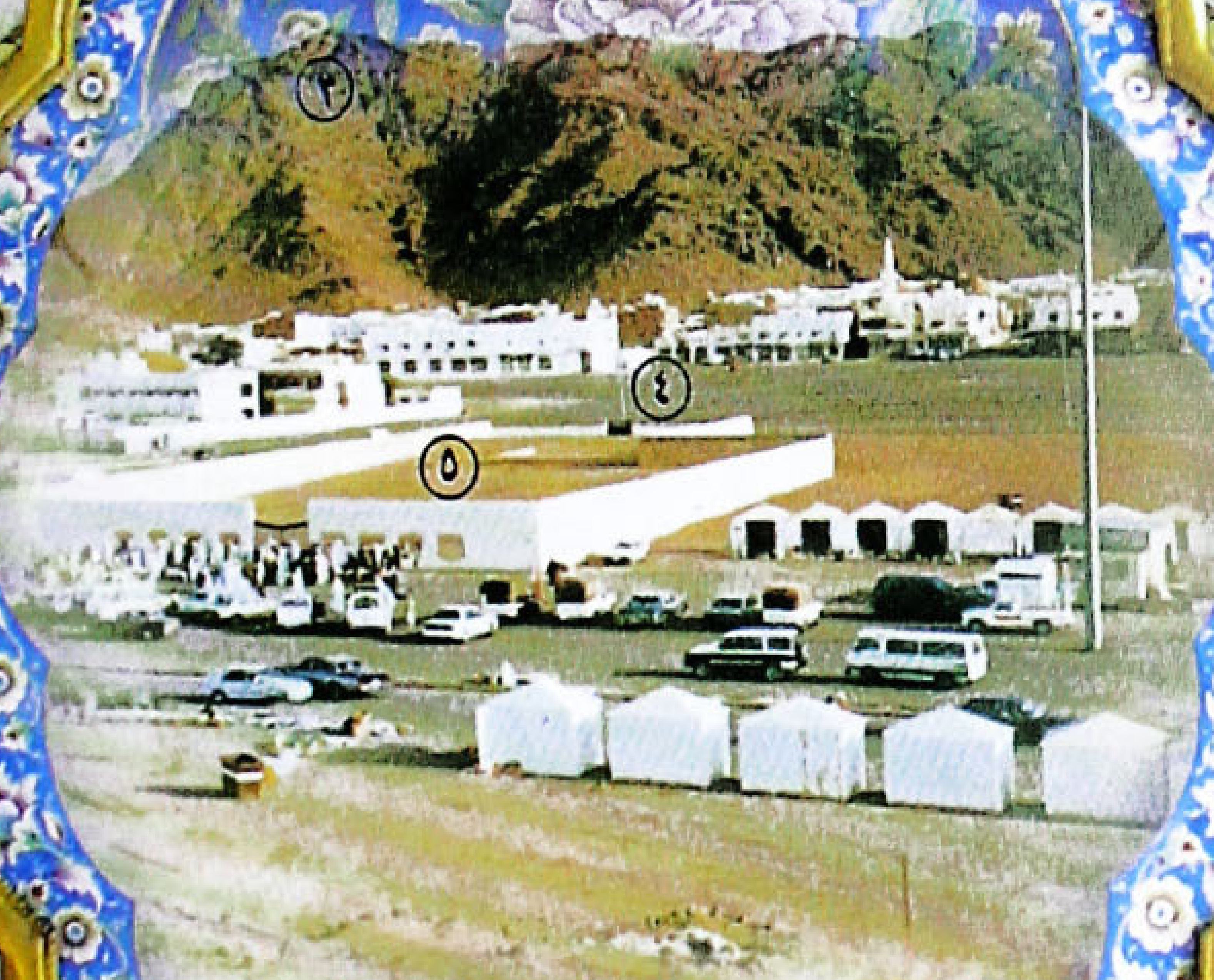

تالیف
محمد عابد عمران انجم مدنی

کرمانوالہ بک شاپ

تذکرہ سید الشہداء

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

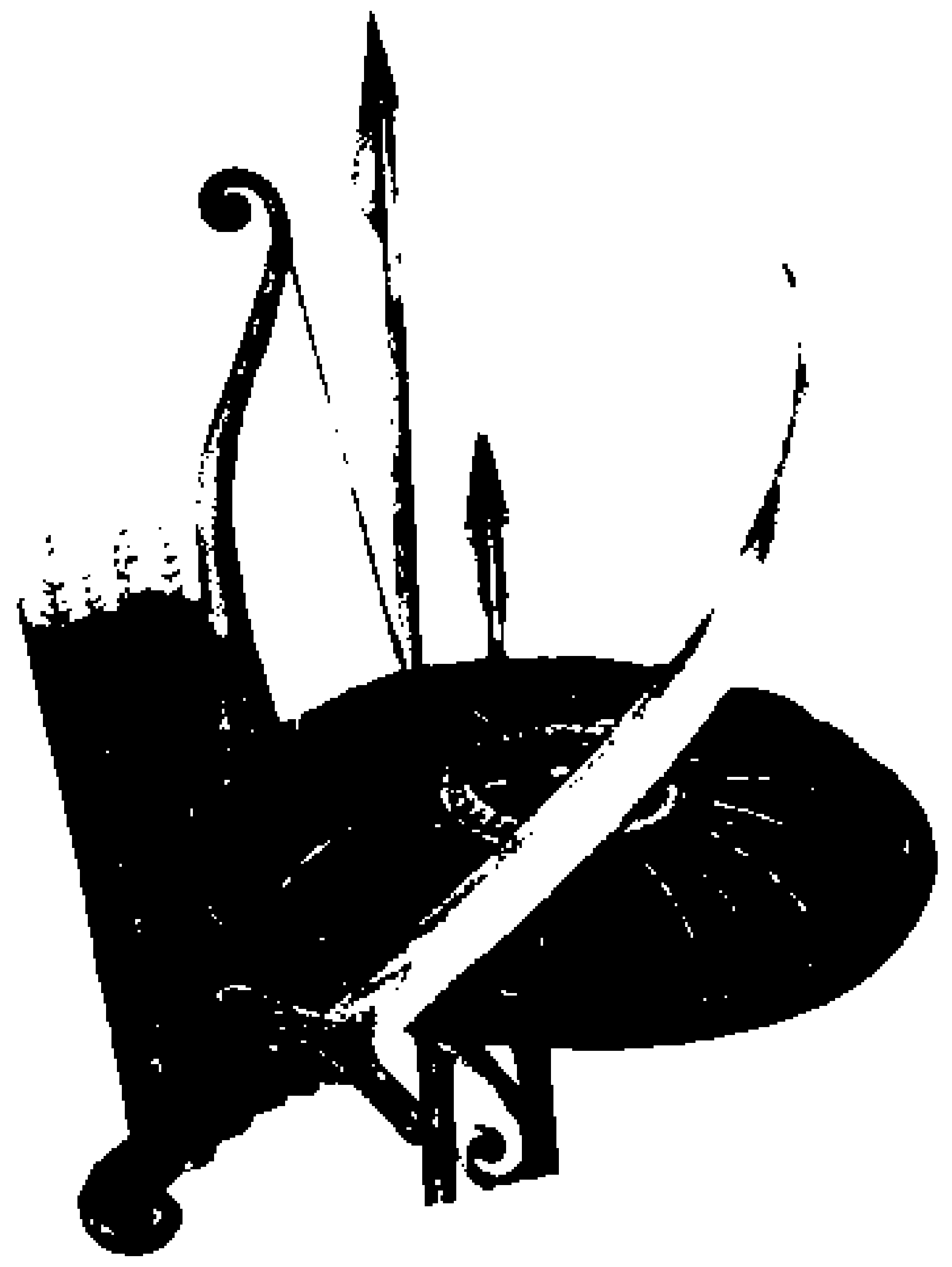

تالیف

محمد عابد عمران انجم مدنی

کرمانوالہ بک شاپ

دوکان نمبر۲ - دربار مارکیٹ لاہور

Ph: 042 7249 515

Marfat.com

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف **حضرت کرماں والے**

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

847/8

شمیم باغ ولایت

● حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظر بدر طریقت

● حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

● حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

● حضرت پیر سید صمصام شاہ بخاری مدظلہ العالی

بنگاہِ کرم

حضرت پیر

سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

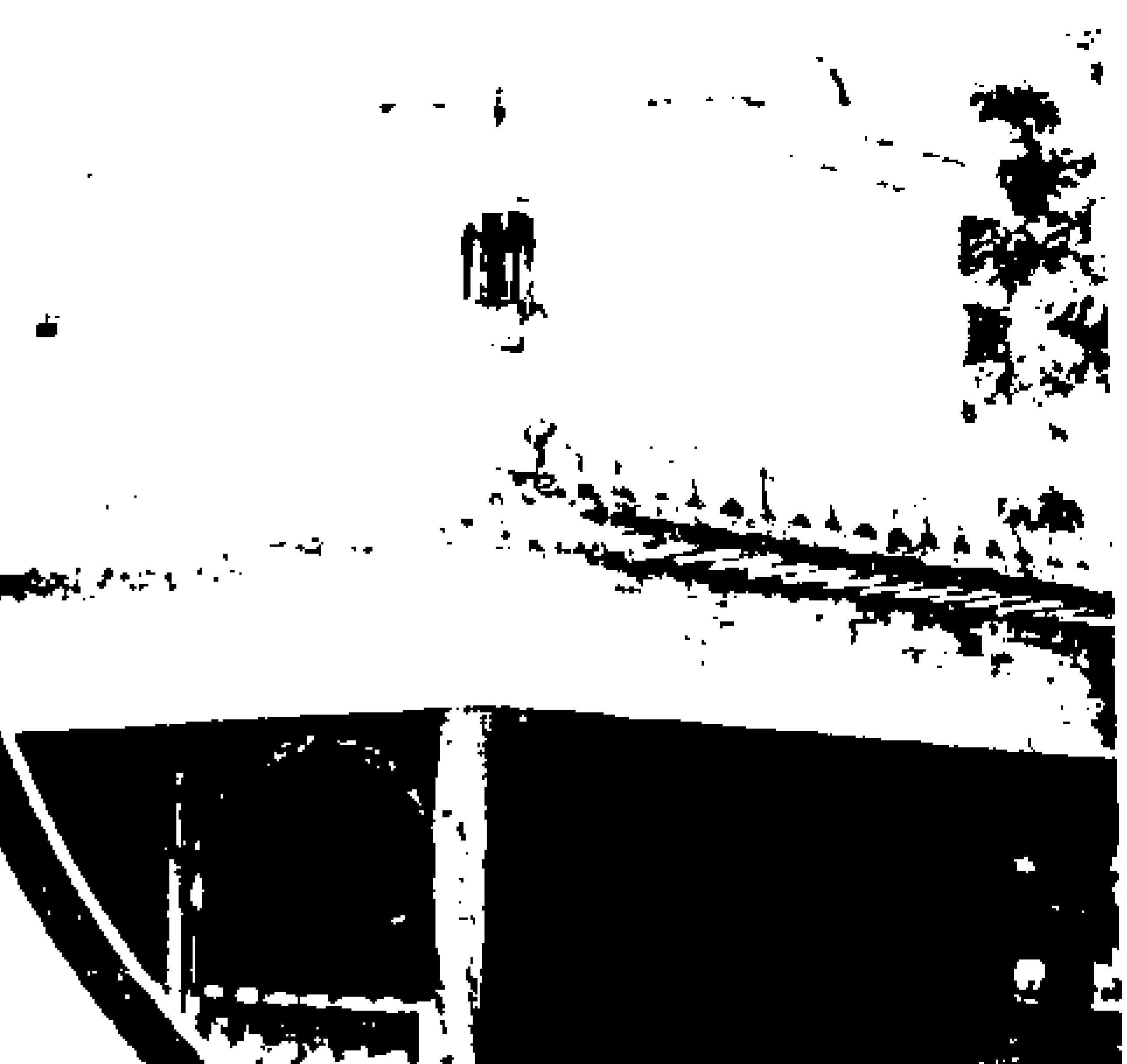

زیرِ سرپرستی

حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

زیرِ اہتمام

سمیع اللہ برکت

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت جولائی ۲۰۰۷

قیمت 80 روپے

Marfat.com

عَرضِ ناشر

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصلوٰۃ والسلام علٰی سیّد الانبیاء و المرسلین و علٰی آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ اما بعد!

بحمد اللہ اِدارہ ''کرمانوالہ بک شاپ'' عرصہ چار سال سے علمی و قلمی میدان میں دینِ اسلام کی خدمت میں سرگرمِ عمل ہے اور اِسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں بفضل اللہ تعالیٰ اِس مختصر سے عرصے میں قریباً 35 کتب منظرِ عام پر لانے کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ اِس کے علاوہ اور بھی بہت سی علمی و تحقیقی ،فکری و اِصلاحی کتب پر بڑے زور و شور سے کام جاری ہے۔دُعا ہے کہ اللہ رحیم وکریم اپنے کمال فضل وکرم سے تمام زیرِ طبع ،زیرِ تکمیل ،زیرِ ترتیب اور زیرِ غور کاموں کو بخیر و عافیت مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

چند دن پہلے ہماری ایک نہایت اہم کتاب بسلسلۂ احادیثِ رسالت مآب بڑے اہتمام و انصرام کے ساتھ باصرہ نواز ہوئی جس نے اہلِ علم وقلم نیز قارئین و دیگر ناشرین سے خوب دادِ تحسین حاصل کی۔ یہ حدیثِ پاک کی اب تک دریافت ہونے والی کتب میں سے سب سے پہلی کتاب ہے جس کا نام ''الصحیفۃ الصحیحۃ المعروف صحیفۃ ھمّام بن منبّہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ'' ہے۔اِس کتاب کے اُردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ انگریزی ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔اردو ترجمہ محمد رضاء الحسن قادِری صاحب ﷾ اور انگریزی ترجمہ احمد حسن چوہدری صاحب نے کیا ہے۔قبل ازیں حدیث مبارک کے حوالے سے ہماری ایک کتاب ''مسند اسحاق بن راہویہ'' چھپ چکی ہے۔ یہ امام بخاری و امام مسلم کے استاذ امام اسحاق بن ابراہیم حنظلی مروزی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ احادیث کا مجموعہ ہے جس کا اُردو ترجمہ مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب ﷾ نے کیا ہے۔

سیرت کے حوالے سے ہماری درج ذیل کتب مارکیٹ میں آ چکی ہیں:

1- تذکرۂ خلفائے راشدین از پیر سید ارتضٰی علی کرمانی

2- احوالِ مقدسہ (حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ) از قاضی ظہور احمد اختر

Marfat.com

3- معدنِ کرم (حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف کرمانوالے) از محمد اکرام
4- میری سرکار (حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ) از محمد سمیع اللہ نوری
5- گلشنِ قادری (حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ) از مفتی محمد اقبال کھرل

اب ہماری یہ کتاب ''تذکرہ سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ'' اِس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مؤلف مولانا محمد عابد عمران انجم مدنی صاحب حفظہ اللہ (فاضل بھیرہ شریف، سرگودھا) نے بڑی کاوش و کاہش کے ساتھ عمِ رسول حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ طیبہ کے حوالے سے حالات و واقعات، فضائل و مناقب اور آپ رضی اللہ عنہ کے متعلقات پر جس قدر مواد مُہیا ہو سکا، اس کو شامل کتاب کر دیا ہے۔ کتاب لکھتے وقت مؤلف نے علمائے متقدمین کا انداز اپنایا ہے کہ کوئی بھی عبارت یا روایت نقل کرتے وقت شروع میں لکھ دیا کہ فلاں مصنف نے فلاں کتاب میں یہ بات کہی۔ اِس لحاظ سے آج کل کے تحقیقی دور میں یہ کتاب عوامی پایہ کی کتب میں شمار کی جائے گی۔ محققین کی جانب سے شاید اِسے اتنی پذیرائی نہ ملے۔ بہر حال ہماری کوشش تو یہی ہے کہ بہتر سے بہتر کتاب کو اپنے معزز قارئین تک پہنچایا جائے۔

آج کل مارکیٹ میں کتابوں کے معیار پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ انتہائی گھٹیا کاغذ اور ناقص جلد بندی والی کتابیں دھڑا دھڑ مارکیٹ میں لا کر کتاب کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے۔ مگر الحمد للہ ہم نے اپنی بساط کے مطابق کتاب کی شان و شوکت کو دوبالا و سہ بالا کیا ہے۔ عمدہ کاغذ، دیدہ زیب کتابت، اعلیٰ چھپائی، مضبوط جلد بندی وغیرہ کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

آخر میں مَیں ادارہ کے جملہ معاونین و اراکین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی تیاری اور نشر و اشاعت میں ہماری ہر ممکن مدد کی اور اپنی قیمتی آرا سے ہمارے لئے کامیابی کی راہیں ہموار کیں۔

قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ وہ اِس کتاب کو پڑھ کر اِدارے کے حق میں دُعائے خیر ضرور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام!

محمد سمیع اللہ برکت
محمد سیف اللہ برکت

Marfat.com

فہرس

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	انتساب	12
2	پیش لفظ	13
3	**پہلی فصل**	15
4	ابتدائی حالات	15
5	نام	15
6	کنیت	15
7	القاب	15
8	سلسلۂ نسب	15
9	رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق	15
10	پیدائش و مقام پیدائش	16
11	رضاعت	16
12	مشاغلِ حیات	17
13	حلیہ مبارکہ	17
14	**دوسری فصل**	19
15	واقعۂ قبول اسلام	19

Marfat.com

16	آپ رضی اللہ عنہ کب ایمان لائے؟	23
17	**تیسری فصل**	26
18	شجاعتِ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	26
19	شعبِ ابی طالب میں محصوری	27
20	مواخات	27
21	ہجرت	28
22	**چوتھی فصل**	29
23	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جبرائیل امین علیہ السلام کو دیکھنا	29
24	**پانچویں فصل**	30
25	سرایا و غزوات جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شرکت فرمائی	30
26	1- سریہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	30
27	2- غزوۂ ابواء	31
28	3- غزوۂ ذی العُشیرۃ	32
29	4- غزوۂ بدر	34
30	غزوۂ بدر کے چیدہ چیدہ واقعات	37
31	5- غزوۂ بنو قینقاع	39
32	6- غزوۂ احد	40
33	لشکر کفار کی روانگی	40
34	رؤسا ءِ قریش کی خواتین کی شرکت	40
35	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ سے مشورہ	41

Marfat.com

36	جذبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	42
37	سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب	42
38	لشکر غازیانِ اسلام	43
39	خواتین قریش کی قسم	43
40	آغازِ جنگ	44
41	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شمشیر کی کاٹ	47
42	سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت کی ایک اور جھلک	47
43	شہادت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ	48
44	شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بزبان وحشی	48
45	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش سے ظالمانہ سلوک	49
46	وحشی کو انعام	50
47	مزید سنگدلی	50
48	سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پاک کی تلاش	50
49	حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر	51
50	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہچکی بندھ گئی	51
51	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ	52
52	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا حوصلہ	53
53	سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا کفن	54
54	شہداء احد کی تدفین	54
55	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی حالت	55

Marfat.com

56	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھانجی کا صبر واستقامت	55
57	نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا حزن وملال	56
58	توجہ طلب امر	57
59	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قاتلِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات	58
60	حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کا کارنامہ	59
61	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان	60
62	**چھٹی فصل**	61
63	حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ کے اخلاق	61
64	**ساتویں فصل**	62
65	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ازواج واولاد	62
66	حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی پرورش	62
67	**آٹھویں فصل**	64
68	حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام شہداء احد کی قبور پر	64
69	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی قبور پر	64
70	آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزارات شہداء پر کیا فرماتے	64
71	سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا مزار سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر	65
72	سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مزار شریف پر	65
73	قبریں کھلیں تو جسم تروتازہ تھے	66
74	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی مرمت فرمائی	66
75	آپ کے مزار شریف کی خاک	66

Marfat.com

76	آہ افسوس	66
77	**نویں فصل**	68
78	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مرویات	68
79	**دسویں فصل**	72
80	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت	72
81	**گیارھویں فصل**	73
82	زائرِ حرمین شریفین قاری اصغر علی نورانی کے تاثرات	73
83	جگر پاش پاش	73
84	**بارھویں فصل**	74
85	شورش کاشمیری کے تاثرات	74
86	آنسو ہی آنسو	74
87	شورش سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر	75
88	**تیرھویں فصل**	76
89	سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی کرامات	76
90	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت شیخ احمد کی مدد فرمائی	76
91	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے زائرین کی حفاظت فرمائی	78
92	**چودھویں فصل**	79
93	سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام	79
94	**پندرھویں فصل**	80
95	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شاعری	80

Marfat.com

96	در جواب آں غزل	83
97	**سولھویں فصل**	99
98	مرثیۂ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بزبان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	99
99	مرثیۂ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بزبان حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	102
100	مرثیۂ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بزبان عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	106
101	**سترھویں فصل**	109
102	داستانِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شاعرِ اسلام حفیظ جالندھری کی زبان سے	109
103	سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا	109
104	حضرت عمر رضی اللہ عنہ آستانہ نبوت پر اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہادری	111
105	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور عتبہ کا مقابلہ	111
106	ہند جگر خوار کا غم وغصہ	113
107	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالنے کی سازش وحشی غلام آلہ انتقام	113
108	جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کا اشتیاق شہادت	115
109	اجازت میدان اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاثرات	116
110	کفار پر حمزہ رضی اللہ عنہ کا رعب	117
111	حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابو شیبہ	118
112	ابو شیبہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی جنگ	120
113	ابو شیبہ کے امدادی	121
114	ابو شیبہ کا قتل	121
115	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر مقتول کے امدادیوں کا حملہ	123

Marfat.com

116	احد میں پہلی جنگ مغلوبہ	123
117	وحشی حربہ پھینکتا ہے	125
118	حمزہ رضی اللہ عنہ وحشی کا تعاقب کرتے ہیں	125
119	حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت	126
120	وحشی چھری لے کر کلیجہ نکالتا ہے	126
121	ہند کیلئے ہدیہ	127
122	ہند، جد حمزہ رضی اللہ عنہ پر	128
123	ہند کے گلے کا ہار	129
124	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا میت حمزہ رضی اللہ عنہ پر	129
125	**اٹھارھویں فصل**	131
126	دعاء از مفتی شافعیہ سید جعفر بن حسن بن عبدالکریم برزنجی	131
127	**انیسویں فصل**	133
128	مناجات از مؤلف	133

Marfat.com

انتساب بنام

الحاج میاں محمد حنیف صاحب

(مدینہ گروپ آف انڈسٹریز)

خادم آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

Marfat.com

پیش لفظ

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی من کان نبیًّا و آدم بین الماء والطّین وعلٰی آلہ الطّیّبین الطّاھرین خصوصًا علٰی سیّدنا حمزۃ بن عبدالمطلب اسد اللّٰہ ورسولہ خاتم النبیّین۔

امّا بعد!

وقت کی رنگینیاں بھی عجیب ہیں اور حوادثاتِ دہر عجیب تر ہیں۔ کتنی کتنی عظیم ہستیاں منصۂ شہود پر جلوہ نما ہوئیں۔ چند دن ضیا پاشیاں کیں اپنا اپنا کردار ادا کیا اور نہاں خانوں میں چلی گئیں۔

ان میں سے بعض کا ذکر مرورِ ایّام کے ساتھ ساتھ مٹتا چلا گیا جبکہ بعض ایسی ہستیاں ہیں کہ جن کا ذکر آئے روز بامِ عروج کو چھوتا جا رہا ہے ان کے فضائل و مناقب، ان کی جاں نثاریاں، ان کی خدمات اور وفاداریاں عیاں ہوتی جا رہی ہیں۔

انہی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہستی سید الشہداء اسد اللہ و رسولہ حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔ جیسے جیسے وقت بیت رہا ہے ان کا ذکرِ خیر عام ہوتا جا رہا ہے۔ اسی ذکرِ خیر کا فیض حاصل کرنے کیلئے میں نے بھی کوشش کی۔

میری خوش نصیبی اور خوش بختی ہے کہ میں نے اس بارِ گراں کو اٹھانے کی ہمت کی ہے اور یہ فقط اللہ تعالیٰ کا فضل اور رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ کرم ہو گی کہ میں کماحقہٗ اس فریضہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤں اور جو خامی رہ جائے تو وہ فقط میری کم علمی و کم فہمی کی بناء پر ہو گی۔

Marfat.com

محترم بھائی قاری محمد اصغر نورانی صاحب مدظلہ العالی کو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے از حد عقیدت ومحبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسجد تعمیر کروائی تو اس کا نام مسجد امیر حمزہ رضی اللہ عنہ رکھا۔ مدرسہ بھی آپ رضی اللہ عنہ، کے نام پر بنایا۔ پہلے فارغ التحصیل طالبِ علم کو امیر حمزہ کا نام دیا۔ اپنے بیٹے کا نام بھی امیرِ حمزہ رکھا۔ گویا یہ چاہتے ہیں کہ آتے جاتے، اٹھتے بیٹھتے آپ رضی اللہ عنہ کا نام نامی اسمِ گرامی کانوں کو سنائی دے اور زبان پر جاری رہے۔

اسی عقیدتِ ومحبت کی ایک کڑی یہ تالیف ہے۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر مشتمل قدرے مفصل کتاب لکھوں۔ ان کے حکم کی تعمیل اور رضائے خدائے تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے حصول کیلئے قلم وقرطاس کا ملن کروایا۔ از حد کوشش کروں گا کہ محبانِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی تشنگی کا سامان ہو۔ اللہ رب العزت مدد فرمائے آمین!

فقط

والسلام

عابد عمران انجم

Marfat.com

پہلی فصل:

ابتدائی حالات

نام:

آپ رضی اللہ عنہ ، کا نام نامی اسم گرامی حمزہ رضی اللہ عنہ ہے۔

کنیت:

کنیت کے لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ ، کو ابویعلیٰ اور ابوعمارہ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

القاب:

آپ کے القاب میں سے زیادہ مشہور لقب سید الشہداء ہے جبکہ آپ کے القاب میں سے ''اسد اللہ'' اور ''اسد الرسول'' بھی ہیں۔

سلسلہ نسب:

آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح سے ہے۔حمزۃ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔

رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق:

1- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے۔

2- آپ رضی اللہ عنہ ، کی والدہ ہالہ بنت وہب رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ کی چچا زاد بہن تھیں۔اس لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خالہ زاد بھائی تھے۔

3- آپ رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔کیونکہ ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ نے آپ دونوں کو دودھ پلایا تھا۔

Marfat.com

پیدائش و مقام پیدائش:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، مکۃ المکرمہ میں پیدا ہوئے۔ سن ولادت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض ارباب سیر نے لکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ، رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال بڑے تھے۔ جبکہ بعض نے کہا ہے کہ چار سال بڑے تھے۔ بہر حال ابن سعد کے بیان کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ چار سال بڑے تھے۔ اس لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ کا سن پیدائش ۵۶۷ء بنتا ہے۔

رضاعت:

برّہ بنت تجراۃ کہتی ہیں: رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے پہل ثویبہ نے اپنے ایک لڑکے کے ساتھ دودھ پلایا جسے ''مسروح'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ واقعہ حضرت حلیمہ کی آمد سے پہلے کا ہے ثویبہ نے اس سے پہلے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا اور اس کے بعد ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومی کو دودھ پلایا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، میرے رضاعی بھائی ہیں''۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی تھے۔ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ رضی اللہ عنہ کو ایک عربیہ نے دودھ پلایا تھا۔ قبیلہ بنی بکر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دودھ پلانے کا انتظام تھا۔ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ کے پاس تھے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، کی والدہ نے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ یارسول اللہ! آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی کو (نکاح) کا پیغام کیوں نہیں دیتے؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رضاعت کی حیثیت سے حمزہ رضی اللہ عنہ میرے بھائی ہیں''۔

Marfat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، کی بیٹی کیلئے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی گئی۔تو ارشاد فرمایا:

''وہ مجھ پر حلال نہیں ہے۔وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔جونسبا حرام ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہے''۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی کی نسبت رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اور ان کے حسن و جمال کا تذکرہ بھی کیا۔تو رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ازروئے رضاعت وہ میرے بھائی کی لڑکی ہے۔کیا تو نہیں جانتا! اللہ تعالیٰ نے جونسبا حرام کیا ہے وہ رضاعت سے بھی حرام ہے''۔

محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو صالح کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے سنا کہ وہ فرماتے تھے۔میں نے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمزہ رضی اللہ عنہ، کی لڑکی کی بابت تذکرہ کیا۔تو فرمایا:

''وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے''۔

مشاغلِ حیات:

آپ رضی اللہ عنہ کے بچپن کے حالات اور ابتدائی مشاغلِ زندگی کے متعلق صرف اتنا ہی پتہ چلتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو شعر و شاعری سے شغف تھا۔علاوہ ازیں شمشیر زنی، تیر اندازی اور پہلوانی کا بچپن ہی سے شوق تھا۔آپ رضی اللہ عنہ آزاد فطرت آدمی تھے۔سیر و سیاحت کرنا، شکار کرنا اور جنگلوں میں گھومنا پھرنا آپ کا من پسند مشغلہ تھا۔

گویا عربوں کے رِیت و رواج کے مطابق آپ نے مروّجہ مشاغل ہی اپنائے۔اور زندگی کا بڑا حصہ انہی مشاغل میں بسر فرمایا۔

حلیہ مبارک:

از حد حسین و جمیل، بہت خوبصورت پیشانی، درمیانہ قد، چھریرا بدن، گول بازو اور

Marfat.com

کلائیاں چوڑی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہ کی آواز گرجدار اور بارعب تھی۔ رنگ سرخ و سفید تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اگرچہ اتنے تنومند نہیں تھے لیکن شجاعت اور عزم و استقلال کے پیکر مجسم تھے۔

Marfat.com

دوسری فصل:

واقعہ قبول اسلام

اسلام کا نور تاباں آہستہ آہستہ سلیم الفطرت لوگوں کے قلوب واذہان کو منور کرتا جارہا تھا۔اسلام نے اپنے فطری حسن و جمال سے بڑی بڑی جلیل القدر اور نادرِ روزگار ہستیوں کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔ ہر روز کوئی نہ کوئی عظیم شخصیت اسلام قبول کر کے اس کی قوت میں اضافہ کا سبب بن رہی تھی۔اسلام کے خلاف اگرچہ مشرکین مکہ کا اجتماعی ردّعمل ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔لیکن اکا دکا ایسے واقعات ظہور پذیر ہوتے رہتے جس سے اس بغض وعداوت کا اظہار ہوتا رہتا جو اسلام کے بارے میں ان کے دلوں میں سلگ رہا تھا۔بے سہارا اور بے آسرا لوگ جو دین حق کو قبول کرتے ان پر ظلم وستم توڑنے میں کفار قطعاً تامّل نہ کرتے۔ یہاں تک کہ ان میں سے جو زیادہ شقی القلب تھے۔انہوں نے محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی دست تعدّی دراز کرنا شروع کر دیا۔

ایک روز رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی پہاڑی پر تشریف فرما تھے۔ابوجہل کا ادھر سے گزر ہوا۔حضور سرورِ کائنات کو دیکھا تو اس کے سینے میں بغض وعناد کا جو لاوا سلگ رہا تھا وہ پھٹ پڑا۔اس نے سب وشتم کے تیر برسانے شروع کر دیئے حلم ووقار کے اس کوہ گراں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔اس بے اعتنائی پر ابوجہل کا غصہ اور تیز ہو گیا۔اس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔اس نے اس سے مارنا شروع کیا پے در پے ضربوں سے جسم نازک واطہر سے خون رسنے لگا۔لیکن اس پیکر صبر ورضا نے صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا اور اف تک نہ کی۔ دل کا غبار نکال کر ابوجہل اتراتا ہوا اپنے مدّاحوں کی اس محفل میں جا بیٹھا جو صحن حرم میں اس کے قبیلے والوں نے منعقد کی ہوئی تھی۔

اس کے چلے جانے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموشی سے اپنے گھر تشریف لے گئے۔عبداللہ بن جدعان کا گھر کوہِ صفا کے قریب تھا۔اس کی ایک لونڈی نے یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس روز جنگل میں شکار کیلئے گئے ہوئے تھے۔

Marfat.com

چاشت کے وقت ایک کامیاب شکاری کی طرح شاداں و فرحاں واپس آ رہے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ شکار سے واپسی پر پہلے حرم شریف میں حاضری دیتے۔ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے پھر صحن حرم میں رؤساءِ قریش نے اپنی اپنی محفلیں جہاں جما رکھی ہوتیں وہاں جاتے۔ سب سے علیک سلیک کرتے۔ مزاج پرسی کرتے تب گھر واپس جاتے۔ اس روز بھی اسی ارادہ سے وہ حرم شریف کی طرف جا رہے تھے کہ کوہ صفا کے پاس سے گزر ہوا۔ عبداللہ بن جدعان کی جس کنیز نے ابوجہل کی تعدی کا دلخراش منظر دیکھا تھا۔ وہ ان کا راستہ روک کر کھڑی ہو گئی اور کہا:

يا ابا عمّارة لو رأيت مالقي ابن اخيك محمد من ابی الحکم انفاً وجدهٗ ھٰهنا فاذاه فشتمه و بلغ منه مايكره ثمّ انصرف عنه ولم يكلّمه

''اے ابوعمارہ! آج تیرے بھتیجے کے ساتھ ابوجہل نے یہ وحشیانہ سلوک کیا ہے پہلے گالیاں دیتا رہا۔ جب حضور نے خاموشی اختیار کیے رکھی پھر مار مار کر لہو لہان کر دیا''۔

یہ سن کر حضرت حمزہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ غصہ سے آگ بگولہ ہو کر ابوجہل کی تلاش میں آگے بڑھے۔ آج ان کی کیفیت ہی نرالی ہے نہ کسی سے پرسش احوال کر رہے ہیں نہ کسی محفل میں کھڑے ہو کر سلام کہہ رہے ہیں ابوجہل کی تلاش میں سیدھے آگے بڑھے چلے جاتے ہیں۔ آخر کار آپ کی نظر ابوجہل پر پڑ گئی جو اپنے اہل قبیلہ کی محفل میں بڑی تمکنت سے بیٹھا ہے۔ لوگ سراپا ادب بن کر اس کے گرد حلقہ باندھے بیٹھے ہیں۔ آپ اس کے مجمع میں گھس گئے اپنی کمان سے اس مردود کے سر پر پے در پے ضربیں لگائیں کہ خون کا فوارہ پھوٹ نکلا اور غصے سے گرجتے ہوئے کہا:

أتشتمه و أنا علی دينه

''اے ابوجہل! تیری یہ مجال کہ تو میرے بھتیجے کو گالیاں نکالے حالانکہ میں نے اس کا دین قبول کر لیا ہے۔ اگر تجھ میں ہمت ہے تو آ اور مجھے روک کر دکھ''۔

بنو مخزوم قبیلہ کے لوگ اپنے سردار کی اس رسوائی پر سیخ پا ہو گئے اٹھے کہ حمزہ سے اس کا بدلہ لیں۔ ابوجہل بڑا کائیں تھا وہ جانتا تھا کہ حمزہ جیسے شیر دل کا مقابلہ ان لومڑیوں سے نہیں

Marfat.com

ہو سکے گا خواہ مخواہ کئی جانیں ضائع ہوں گی۔ لہٰذا اپنے قبیلے والوں کو کہا کہ

دعوا اباعمارة فانّي و الله قد سببت ابن اخيه سبّا قبيحا۔

''ابو عمارہ کو کچھ نہ کہو۔ بخدا غلطی میری ہے کہ میں نے اس کے بھتیجے سے بدکلامی کی ہے''۔

رشتہ داری کے جوش میں یہ سب کچھ ہو گیا۔ ابو جہل سے اپنے پیارے بھتیجے کا انتقام بھی لے لیا اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان بھی کر دیا لیکن جب گھر واپس آئے تو نفس امارہ نے ملامت کرنا شروع کر دی کہ اے حمزہ! تو نے یہ کیا کیا۔ فرط غضب میں تو اتنا دور چلا گیا کہ اپنے آباؤ اجداد کے عقیدے کو بغیر سوچے سمجھے ترک کر دیا اور ایک نئے دین کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ تو نے جلد بازی میں بڑا غلط فیصلہ کیا ہے۔ حمزہ گومگو کے عالم میں ہیں۔ انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا کر بیٹھے ہیں۔ انہیں یہ بات اپنی شان کے سراسر خلاف معلوم ہوئی کہ انہوں نے ایک ایسے دین کو قبول کر لیا ہے جس کے بارے میں انہوں نے پوری طرح غور و خوض ہی نہیں کیا۔ ساری رات بڑے قلق و اضطراب میں گزری۔ ایسی پریشان رات انہوں نے آج تک نہیں گزاری تھی اور ایسے ذہنی کرب سے انہیں کبھی پالا نہیں پڑا تھا۔ جب صبح ہوئی تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے عرض کی۔

يا ابن اخي انّي قد وقعت في امر لا اعرف المخرج منه و اقامة مثلي علىٰ مالا ادري ماهو۔ أرشدام۔ هو غيّ شديد و حدّثني وقد اشتهيت يا ابن اخي ان تحدّثني۔

''اے میرے بھتیجے! میں ایک ایسی مشکل میں گرفتار ہو گیا ہوں جس سے نکلنے کا راستہ میں نہیں جانتا۔ اور ایسی بات پر قائم رہنا بڑا مشکل ہے جس کے بارے میں مجھے یہ علم نہیں کہ یہ ہدایت ہے یا گمراہی۔ اس لئے مجھے اس بارے میں کچھ بتائیے۔ میرے بھتیجے! میری خواہش ہے کہ آپ اس سلسلہ میں گفتگو کریں''۔

عقل و دل و نگاہ کے مرشدِ کامل نے حمزہ کے بے تاب دل پر توجہ فرمائی اور بڑے دلنشین انداز میں اسلام کی صداقت و حقانیت کے بارے میں چند ارشاد فرمائے ''ویزکیھم'' کی شان

Marfat.com

والے نبی کی نگاہ التفات کی دیر تھی کہ سارے حجابات اٹھ گئے ساری ظلمتیں کافور ہو گئیں۔ شک وشبہ کا غبار چھٹ گیا۔ دل کی دنیا نور ایمان سے جگمگ جگمگ کرنے لگی۔ اور عرض کی:

اشھد انّك لصادق۔

''میں دل کی گہرائیوں سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں''۔

فاظھر یا ابن اخی دینك فو اللہ ما احبّ انّ لی ما اظلتہُ السماء و انّی علی دینی الاوّل۔

''اے میرے بھائی کے فرزند! آپ اپنے دین کا اظہار فرماتے رہیے بخدا! میں اس بات کو ہرگز نہیں پسند کرتا کہ مجھے ہر وہ نعمت دے دی جائے جس پر آسمان سایہ فگن ہے تا کہ میں اپنے پہلے دین کی طرف لوٹ جاؤں''۔

آپ کے ایمان لانے سے عالم کفر پر ایک رعب طاری ہو گیا بے آسرا مسلمانوں پر ان کی ستم رانیوں میں بڑی حد تک کمی آگئی۔ آپ کے اشعار جو آپ نے اپنے ایمان لانے کی خوشی میں بطورِ حمد و شکر کہے ہیں۔ آپ بھی انہیں پڑھئے اور لطف اٹھایئے۔

حمدت اللہ حین ھدی فؤادی
الی الاسلام و الدّین الحنیف

میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں جب اس نے میرے دل کو ہدایت دی اسلام قبول کرنے کیلئے جو دین حنیف ہے۔

لدین جاء من ربّ عزیز
خبیر بالعباد بھم لطیف

وہ دین جو اس ربّ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے جو کہ عزت والا ہے اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور ان کے ساتھ لطف و احسان فرمانے والا ہے۔

اذا تلیت رسائلہ علینا
تحدّر دمع ذی اللّب الحصیف

جب اس کے پیغاموں کی ہم پر تلاوت کی جاتی ہے تو ہر عقلمند اور زیرک انسان کے

84718

Marfat.com

آنسو ٹپکنے لگتے ہیں۔

رسائل جاء احمد من هداها
بآيات مبيّنة الحروف

یہ ایسے پیغامات ہیں جو احمد مجتبیٰ لے کر آئے ہیں ایسی آیات کے ساتھ جن کے حروف روشن ہیں۔

واحمد مصطفیٰ فینا مطاع
فلا تغشوه بالقول الضعيف

احمد مصطفیٰ وہ ہیں جن کی ہم میں اطاعت کی جاتی ہے کوئی کمزور قول اور عقل وفہم سے گری ہوئی کوئی بات ان کا گھیراؤ نہیں کرتی۔

مشہور سیرت نگار قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی سیرت کی کتاب ''رحمۃ للعالمین'' میں حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کی ایک اور وجہ تحریر فرمائی ہے جو بہت ایمان افروز ہے لکھتے ہیں۔

قرابت کے جوش میں حمزہ، ابوجہل کے پاس پہنچے اور اس کے سر پر اس زور سے کمان کھینچ ماری کہ وہ زخمی ہو گیا۔ حمزہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا بھتیجے! تم یہ سن کر خوش ہو گے کہ میں نے ابوجہل سے تمہارا بدلہ لے لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چچا میں ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوا کرتا ہاں! تم مسلمان ہو جاؤ تو مجھے بڑی خوشی ہو گی''۔

حضرت حمزہ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ (ضیاء النبی، از پیر محمد کرم شاہ الازہری، جلد ۲ صفحہ ۲۵۱)

آپ رضی اللہ عنہ کب ایمان لائے؟:

اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اعلان نبوت کے پانچویں سال ایمان لائے بعض کے نزدیک اعلان نبوت کے چھٹے سال، لیکن علماء محققین کی تحقیق یہ ہے کہ آپ اعلان نبوت کے دوسرے سال مشرف باسلام ہوئے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر جو کہ فن رجال کے امام ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں۔

Marfat.com

و اسلم فی السّنة الثانیة من البعثة و لازم نصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھاجر معہ

''آپ بعثت کے دوسرے سال ایمان لائے ۔ دم واپسیں تک رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت پر کمربستہ رہے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی''۔

اسلم فی السّنة الثانیة من المبعث

''آپ نبوت کے دوسرے سال مشرف باسلام ہوئے''۔

انہوں نے سن چھ نبوی کا قول بھی لکھا ہے۔لیکن ''قیل'' کے ساتھ جو کہ ضعف پر دلالت کرتا ہے۔علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں:

اسلم فی السّنة الثانیة من المبعث

''آپ بعثت کے دوسرے سال ایمان لائے''۔

علامہ احمد بن زینی دحلان ''السیرۃ النبویۃ'' میں لکھتے ہیں:

کان اسلام حمزة رضی اللہ عنہ فی السّنة الثانیة من النبوة علی الصحیح و قیل فی السّنة السادسة

''صحیح قول یہ ہے کہ حضرت حمزہ نبوت کے دوسرے سال ایمان لائے اور بعض نے چھٹا سال لکھا ہے''۔

فضیلۃ الشیخ محمد الصادق العرجون اپنی سیرت کی کتاب میں رقمطراز ہیں۔

فقد جذبت الیٰ ساحتها فی السّنة الثانیة من بدء وحی الرسالة کماقطع الحافظ ابن حجر به فی الاصابة و صدّر به ابو عمر بن عبد البرّ فی الاستیعاب و تبعهما القسطلانی فی المواهب اعزّ فتًی فی قریش و اشدّ شکیمة اسد الله و اسد رسوله سید الشهداء مرعبل کتائب الشرك و الوثنیة فی بدر و رافع رایة الاسلام و التوحید الفارس المعلم ابو عمارة حمزه بن عبد المطلب عمّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اخوہ من الرضاع و ابن خالته نسبا و منزلة فامّه هالة بنت وهیب بن عبد مناف بن زهرا

Marfat.com

ابنۃ عمّ آمنۃ بنت وھب بن عبد مناف امّ سید الخلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

''دعوت اسلام نے وحی رسالت کے آغاز میں دوسرے سال اپنی آغوش میں قریش کے معزز ترین جوان، بڑے طاقتور، اللہ اور اس کے رسول کے شیر، سارے شہیدوں کے سردار، میدان بدر میں شرک اور بت پرستی کے لشکروں کو تہس نہس کر دینے والے، اسلام اور توحید کے پرچم بلند کرنے والے مشہور شہسوار ابوعمارہ حمزہ بن عبدالمطلب کو کھینچ لیا''۔

علامہ ابن حجر کی یہی قطعی رائے ہے۔ علامہ ابن عبد البر نے استیعاب میں اور علامہ قسطلانی نے ''مواہب'' میں اسی قول کو ترجیح دی۔ حضرت حمزہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی تھے اور رضاعی بھائی بھی تھے اور نسب کے اعتبار سے خالہ کے بیٹے بھی تھے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہالہ ''وہیب'' کی بیٹی تھیں جو حضرت آمنہ جو رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ تھیں کے والد ''وہب'' کے بھائی تھے۔

Marfat.com

تیسری فصل:

شجاعتِ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

ابونعیم نے ''الدلائل'' میں اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو کس وجہ سے ''فاروق'' کا نام عطا کیا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین دن پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ میں باہر نکلا تو ایک مخزومی سے ملا۔ میں نے اسے کہا کہ کیا تو نے اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کو اختیار کر لیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اگر میں نے ایسا کیا ہے تو یہ کونسی بڑی بات ہے کیونکہ یہ کام تو انہوں نے بھی کیا ہے جن پر تیرا زیادہ حق ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ تیری بہن اور بہنوئی۔ میں ان کی طرف گیا تو میں نے گھر سے بھنبھناہٹ کی آواز سنی میں گھر میں داخل ہوا اور کہا کہ کیا پڑھ رہے تھے؟ بہر حال تھوڑی دیر گفتگو ہوئی حتی کہ میں نے اپنی ہمشیرہ کا سر پکڑ کر اسے پیٹنا شروع کر دیا اور لہولہان کر دیا۔ آخر میری ہمشیرہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ جتنے جی چاہے ستم ڈھالے ہم یہ دین نہیں چھوڑیں گے۔ جب میں نے خون دیکھا تو مجھے شرمندگی ہوئی اور ترس آ گیا۔ میں نے کہا کہ اچھا! مجھے وہ کتاب دکھاؤ تو میری ہمشیرہ نے کہا کہ ''لا یمسّہ الّا المطھرون'' اسے پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ میں نے غسل کیا تو انہوں نے وہ صحیفہ مجھے دکھایا اس میں سورۂ طٰہٰ کی آیات میں نے پڑھیں۔ میں نے کہا کہ یہ بیاض قریش کی تو نہیں ہے۔ پھر میں نے وہ صحیفہ واپس کر دیا۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدھر ہیں؟ ہمشیرہ نے بتایا کہ دارِ ارقم میں ہیں۔ میں وہاں گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو لوگ اکٹھے ہو گئے اور خوفزدہ ہو گئے۔

اس وقت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ آیا ہے۔ تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ آ گیا ہے تو کیا ہوا اگر اچھی نیت سے آیا ہے تو فبہا اور اگر بری نیت سے آیا ہے تو ہم اسے قتل کر دیں گے۔ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ

Marfat.com

سن کر باہر تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ اس خوشی میں لوگوں نے اتنا زوردار نعرہ بلند کیا کہ جسے تمام وادی مکہ والوں نے سنا۔

میں نے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں۔ تو میں نے عرض کی کہ پھر کس وجہ سے چھپنا۔ ہم سب دو صفوں میں باہر نکلے۔ ایک صف کے آگے آگے میں تھا جبکہ دوسری صف کے آگے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ چلتے چلتے ہم مسجد بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو قریش نے میری طرف اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کی طرف غور سے دیکھا تو انہیں شدید دکھ اور صدمہ پہنچا۔ اس دن رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام ''فاروق'' رکھا۔

ابویعلیٰ، حاکم اور بیہقی نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے یہی روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنانے کا ذکر ہے۔ اور یہ کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بھلائی کا ارادہ فرمالیا ہے تو اسلام قبول کرلے گا ورنہ اسے قتل کرنا مجھ پر آسان ہے......الخ

شعب ابی طالب میں محصوری:

۷ بعد بعثت میں مشرکین مکہ نے بنو ہاشم اور بنو المطلب کا بائیکاٹ کر دیا۔ لہٰذا ان سب کو شعب ابی طالب میں محصور ہونا پڑا شعب ابی طالب میں انہوں نے عرصہ تین سال گزارے۔ اور یہ دور اس لحاظ سے بہت یادگار ہے کہ حضور سرور کائنات کو اپنے خاندان والوں کو تبلیغ دین کرنے کا موقع میسر آیا لیکن اس لحاظ سے یہ عرصہ غم واندوہ سے بھرپور تھا کہ لوگوں کے پاس کھانے پینے کو کچھ میسر نہ تھا درختوں کے پتے اور گھاس کھا کر پیٹ کی آگ بجھائی جاتی حتی کہ جوتیوں کے چمڑے پانی میں بھگو کر کھائے جاتے رہے۔ اس ابتلاء و آزمائش کے دور میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی محصوری کے زہرہ گداز مصائب و آلام جھیلتے رہے۔

مواخات:

علامہ ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ۔

Marfat.com

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مکۃ المکرمہ میں اپنے محبوب و جاں نثار آزاد کردہ غلا
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلامی بھائی بنا دیا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ
کو حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس قدر لگاؤ اور محبت ہو گئی تھی کہ جب بھی آپ مکّہ سے باہر تشریف
لے جاتے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ہی ہر قسم کی وصیت فرماتے تھے۔

ہجرت:

۱۳ھ بعد بعثت میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مدینہ منورہ کی
طرف ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اکثر دوسرے صحابہ
کے ساتھ حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے ہجرت کر کے مدینہ منوّر
تشریف لے گئے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے
حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں قیام فرمایا۔

لیکن علامہ واقدی لکھتے ہیں کہ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ صاحب رحل رسول اللہ حضرت کلثوم بن الہدم رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے
تھے۔ کچھ ہی عرصہ بعد رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مدینہ منورہ تشریف لے آئے یوں مدنی دور کا
آغاز ہوا۔

Marfat.com

چوتھی فصل:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جبرائیل امین علیہ السلام کو دیکھنا

ابن سعد اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''یا رسول اللہ! میں حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں''۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''چچا جان! آپ میں ان کو دیکھنے کی تاب نہیں ہے''۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ درست ہے۔ بہر حال ان کو مجھے دکھایئے ضرور۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بیٹھ جایئے''۔ لہٰذا آپ بیٹھ گئے۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اس لکڑی پر اترے جو کہ کعبہ میں نصب تھی اور مشرکین طواف کے وقت اس پر کپڑے ڈالا کرتے تھے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چچا جان! اپنی نگاہیں اوپر اٹھایئے''۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نگاہ اٹھائی اور دیکھا کہ ان کے دونوں پاؤں سبز زبرجد کی مانند ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ بیہوش ہو گئے۔

Marfat.com

پانچویں فصل:

سرایا و غزوات جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شرکت فرمائی

1- سریہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ:

ابن سعد نے طبقات الکبریٰ میں نقل کیا ہے کہ۔ سب سے پہلی مہم ہجرت کے سات ماہ بعد رمضان المبارک میں بھیجی گئی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا امیر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ اور اپنے دستِ مبارک سے ان کا پرچم باندھا۔ یہ پرچم سفید کپڑے کا تھا اور علم بردار ابو مرثد کنانہ بن حصین غنوی کو مقرر کیا گیا۔

اس لشکر کی تعداد تیس افراد پر مشتمل تھی جو کہ تمام کے تمام مہاجرین تھے۔ غزوۂ بدر سے پہلے تمام مہمات میں صرف مہاجرین کو بھیجا جاتا تھا کیونکہ انصار سے مدینہ منورہ کے دفاع کا معاہدہ مہاجرین نے کیا تھا۔ بعد ازاں غزوۂ بدر کے موقع پر انصار کے نمائندہ نے ہر مقام اور ہر حالت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کا اعلان کیا۔ تو مہاجرین کی تخصیص ختم کر دی گئی۔

اس مہم کا سبب یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ شام سے واپس مکہ جا رہا ہے۔ اس قافلے پر چھاپہ مارنے کیلئے دستہ روانہ کیا گیا۔

قریش کے اس قافلے کا امیر ابو جہل تھا اور قافلے کی حفاظت پر تین سو مسلح محافظ مقرر تھے۔ جب وہ قافلہ ''العیص'' کی سمت سے سیف البحر کے قریب پہنچا تو دونوں لشکر آمنے سامنے آ گئے۔ اور فریقین نے جنگ کیلئے صفیں درست کرنی شروع کر دیں۔ جنگ شروع ہونے ہی والی تھی کہ قبیلہ جہینہ کے سردار مجدی بن عمرو الجہنی نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے جنگ روکنے کی کوشش شروع کر دی۔ چونکہ اس کے دونوں فریقوں سے دوستانہ تعلقات تھے اس لئے فریقین نے جنگ نہ کرنے کی اس کی تجویز منظور کر لی۔ یوں ابو جہل اپنے آدمیوں اور قافلہ کو لے کر مکہ مکرمہ چلا گیا اور مہاجرین حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مدینہ منورہ لوٹ آئے۔

Marfat.com

واپس آکر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے رسول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام حالات عرض کئے اور ساتھ ہی مجدی کی کوششوں کو بھی سراہا۔ چند دن بعد قبیلہ جہینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خوب خاطر تواضع کی۔ اور انہیں نئی خلعتوں سے نوازا اور مجدی کے متعلق فرمایا:

انه میمون النقیبة مبارك الامر

''کہ مجدی مبارک خصلتوں والا اور بابرکت شخص ہے''۔

2۔ غزوۂ ابواء:

ہجرت کے بارہ ماہ بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ صفر میں مقام ابواء کی طرف پہلا سفر جہاد فرمایا۔ اس لشکر کا علم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو سونپا گیا۔ اس غزوہ کو غزوۂ ودّان کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ''فرعہ'' ایک ضلع ہے جو بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے۔ اس میں یہ دونوں شہر آباد ہیں۔ اور ان کے درمیان چھ یا آٹھ میل کا فاصلہ ہے۔

اس غزوہ کا سبب اور مقصد بھی قریش مکہ کے تجارتی قافلے پر چھاپہ مارنا تھا۔ حضور سرور کائنات نے مدینہ منورہ میں حضرت سعد بن عبادہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ اس لشکر میں بھی مہاجرین شامل تھے۔ جب یہ لشکر ابواء کے مقام پر پہنچا تو وہ قافلہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

اگر چہ اس غزوہ میں قافلے پر تو قبضہ نہ ہو سکا۔ لیکن ایک اور اہم کام یہ ہوا کہ اس علاقہ کے قبیلے بنو ضمرہ سے دوستی کا معاہدہ طے پا گیا۔ وہ معاہدہ درج ذیل ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

هذا كتاب من محمد رسول الله لبنی ضمرة بانّهم آمنون علی اموالهم و انفسهم و انّ لهم النصرة علی من رامهم الّا انْ یحاربوا فی دین الله ما بلّ بحر صوفة و انّ النبیّ صلی الله علیہ وسلم اذا دعاهم لنصره اجابوه علیهم بذلك ذمّة الله و ذمّة رسوله و لهم النصر علی من برّمنهم و اتّقی۔

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

طرف سے بنی ضمرہ کیلئے لکھی گئی ہے۔ یعنی وہ امن سے رہیں گے ان کی جان و مال کو امن ہو گا۔ اور جو آدمی ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کرے گا انہیں اس کے مقابلہ میں مدد دی جائے گی سوائے اس کے کہ وہ اللہ کے دین میں لڑائی کرے''۔

یہ معاہدہ باقی رہے گا جب تک سمندر کا پانی اون کو گیلا کرتا رہے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی مدد کیلئے ان کو دعوت دیں گے تو وہ اس دعوت پر لبیک کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس بات کا ذمہ دار ہے اور ان کی مدد کی جائے گی جو ان پر حملہ کرے گا اس کے خلاف خواہ وہ نیک اور متقی ہو۔

3- غزوہ ذی العُشیرۃ:

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ اہل مکہ کا ایک تجارتی کارواں شام جا رہا ہے۔ تمام اہل مکہ مرد و زن نے اس میں بڑھ چڑھ کر سرمایہ کاری کی ہے۔ یہ قافلہ اتنا بڑا تھا کہ ابوسفیان جو اس قافلے کا سردار تھا۔ اس کا قول ہے۔

و اللہ ما بمکّۃ من قرشیّ و قرشیّۃ لھا نشی و صاعدا الأ بعث بہ معنلہ

''بخدا! مکہ میں کوئی قریشی مرد اور کوئی قریشی عورت ایسی نہیں تھی جس کے پاس کچھ سرمایہ نہ ہو اور اس نے اس قافلہ میں نہ لگایا ہو''۔

علامہ حلبی اس بارے میں لکھتے ہیں۔

انّ قریشا جمعت جمیع اموالھا فی تلک العیر لم یبق بمکّۃ لا قرشیّ ولا قرشیّۃ لہ مثقال فصا عدا آلّا بعث بہ فی تلک العیر۔

''قریش نے اپنے تمام اموال اس قافلے میں لگا دیئے۔ مکہ میں کوئی قریشی مرد اور عورت جس کے پاس مثقال برابر سونا تھا ایسا نہ رہا جس نے اسے اس قافلہ میں تجارت کیلئے نہ لگایا ہو''۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ

اس تجارتی قافلے میں پچاس ہزار سنہری اشرفیوں کی سرمایہ کاری کی گئی تھی۔ اور اس وقت کے حالات کے پیش نظر اتنی سرمایہ کاری بڑی حیرت انگیز بات ہے۔

Marfat.com

اس قافلہ کے تیار کرنے کا سبب اور مقصد یہ تھا کہ اہل مکہ، مدینہ پر چڑھائی کی تیاری کر رہے تھے۔ اور انہوں نے ایسا کرنے کی برملا دھمکیاں عبداللہ بن ابی اور خود مسلمانوں کو دی تھیں۔ یہ تیاریاں علی الاعلان وسیع پیمانے پر ہو رہی تھیں۔ اور ایسی تیاریوں کیلئے چونکہ سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اسی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے انہوں نے یہ فقید المثال تجارتی قافلہ تیار کیا تاکہ اس کی آمدنی سے متوقع حملہ کے اخراجات پورے کر سکیں۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس قافلہ کو ہراساں کرنے کیلئے اپنے ڈیڑھ سو رفقاء کے ساتھ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ اس وقت سواری کیلئے صرف تیس اونٹ تھے۔ جن پر تمام باری باری سوار ہوتے تھے۔

ان تمام مجاہدین کا تعلق بھی مہاجرین سے تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سلمی بن عبدالاسد کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور اس مہم کا پرچم بھی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیا گیا۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم مقام عُشیرہ تک اس قافلے کے تعاقب میں تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا کہ قافلہ کچھ روز پہلے نکل گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الاول کے باقی دن اور جمادی الثانی کے چند روز یہیں قیام فرمایا۔ عشیرہ ایک قلعہ ہے جو کہ ''ینبع'' اور ''ذی المروہ'' کے درمیان واقع ہے اسے ذوالعشیرہ بھی پکارا جاتا ہے۔ یہاں عمدہ قسم کی کھجوروں کے باغات ہیں جن کا پھل بہت اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے۔ یہ علاقہ بنو مدلج قبیلہ کا مسکن تھا۔

اگرچہ قافلہ تو مسلمانوں کے وہاں پہنچنے سے کئی روز پہلے نکل گیا تھا۔ لیکن وہاں قیام کے دوران آقائے نامدار نے ایک عظیم سیاسی کامیابی حاصل کر لی۔ بنو مدلج، بنو ضمرہ قبیلے کے حلیف تھے۔ جن شرائط پر بنو ضمرہ سے معاہدہ طے پایا تھا انہی شرائط پر بنو مدلج سے بھی معاہدہ طے پا گیا۔

اس معاہدہ سے مسلمانوں کی پوزیشن کافی مستحکم ہوگئی کیونکہ یہ بھی ممکن تھا کہ بنو مدلج کفار مکہ سے مل کر مسلمانوں پر چڑھائی کر دیتے۔ اور مسلمانوں کی مشکلات میں کئی گنا اضافہ ہوسکتا تھا۔

اس غزوہ میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ابوتراب کی کنیت عطا

Marfat.com

فرمائی۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب اس غزوہ پر روانہ ہوئے تو ''فیفاء الحبار'' پہنچے۔ بطحاء بن الازہر کے مقام پر ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ نماز ادا فرمائی۔ اس جگہ مسجد تعمیر کردی گئی۔ مزید برآں وہاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا گیا۔

امام ابوالربیع الکاعی الاندلسی اپنی کتاب الاکتفاء میں لکھتے ہیں کہ

چولہے کے وہ پتھر جن پر ہانڈی پکائی گئی تھی وہ اب تک جوں کے توں موجود ہیں اور لوگ انہیں جانتے اور پہچانتے ہیں۔

ہائے افسوس! موجودہ نجدی حکومت سے پہلے حجازِ مقدس میں تبرکات مقدسہ کا اتنا احترام کیا جاتا تھا کہ وہ چولہے جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا گیا۔ ان کی لوگ حفاظت کیا کرتے تھے اور انہیں جانتے بھی تھے اور پہچانتے بھی تھے۔

لیکن آج شرک کے مینڈک اتنے عام ہو چکے ہیں کہ چولہے تو رہے ایک طرف، مزارات مقدسہ کے نام ونشان بھی مٹائے جا رہے ہیں۔ ارے! توحید اتنی کچی نہیں کہ آئینے کی طرح کڑک سے ٹوٹ جائے۔ یہی مزار تو اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ خدا نہ تھے بلکہ خدا کے تخلیق کردہ تھے کہ جنہیں موت آئی اور اب مزارات میں آرام فرما ہیں۔

غزوۂ بدر:

مؤرخین اس معرکہ کو غزوۂ بدر الکبریٰ اور غزوۂ بدر العظمیٰ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اسے یوم الفرقان کے نام سے پکارا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وما انزلنا علیٰ عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان۔ (الانفال:۴۱)

''اور جسے ہم نے اتارا (محبوب) بندہ پر فیصلہ کے دن جس روز آمنے سامنے ہوئے تھے دونوں لشکر''۔

ایک دوسری آیت مبارکہ میں اسے یوم البطشۃ الکبریٰ بتایا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

Marfat.com

یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ ط انّا منتقمون۔ (الدخان:۱۶)

''جس روز ہم انہیں پوری شدت سے پکڑیں گے اس روز ہم ان سے بدلہ لیں گے''۔

ابوسفیان کی قیادت میں مکہ سے شام جانے والا قافلہ واپس آ رہا تھا۔ جب رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس قافلے کے تعاقب میں نکلنے کی دعوت دی۔

ہجرت سے انیس ماہ بعد رمضان المبارک کی بارہ تاریخ تھی ہفتہ کا دن تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تین سو تیرہ یا تین سو پندرہ جاں نثاروں کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ مسلمان لشکر کے پاس سواری کیلئے ایک گھوڑا اور اسّی اونٹ تھے۔ باقی مجاہدین پا پیادہ تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام مجاہدین باری باری سوار ہوتے تھے۔

جب کفار مکہ کا قافلہ ارضِ حجاز میں داخل ہوا تو ابوسفیان نے ہر طرف اپنے جاسوس پھیلا دیئے۔ آخر اسے مسلمان مجاہدین کے آنے کی خبر ملی تو اس نے بنی غفار کے ایک ماہر شتر سوار ضمضم غفاری کو بیس مثقال سونا دے کر قریش مکہ کو اطلاع دینے بھیجا کہ مسلمان اس تجارتی کارواں پر حملہ کرنے کیلئے چل پڑے ہیں اس لئے اس قافلہ کو بچانے کیلئے فوراً پہنچیں۔

ضمضم غفاری کے قریش کو خبر پہنچانے کی دیر تھی کہ تمام قریش مکہ نے جنگ کی تیاری شروع کر دی۔ تمام لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تیاریوں میں حصہ لے رہے تھے۔

تین روز تک یہ لشکر اس سفر پر جانے کی تیاری کرتا رہا جب تیاریاں مکمل ہو گئیں تو انہوں نے عزم سفر کیا۔ قریش مکہ کی تعداد نو سو پچاس تھی۔ ان کے پاس ایک سو گھوڑے تھے جن پر زرہ پوش سوار تھے۔ جبکہ پیادوں کیلئے زرہیں ان کے علاوہ تھیں۔ اس روز ان کا علمبردار صائب بن یزید تھا اسے اللہ تعالیٰ نے بعد میں نعمت ایمان عطا فرمائی۔ اور ان کی پانچویں پشت میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جیسی نابغۂ روزگار ہستی پیدا ہوئی۔

ادھر ابوسفیان نے معروف راستہ چھوڑ کر مسلمانوں سے بچنے کیلئے غیر معروف راستہ اختیار کر لیا اور جب اسے یہ یقین ہو گیا کہ اب میں مسلمانوں کے حملے سے محفوظ ہوں تو اس

Marfat.com

نے ابوجہل کی طرف قاصد بھیجا کہ اب لشکر کی ضرورت نہیں اس لئے تم مکہ واپس لوٹ جاؤ۔ اس وقت بعض لوگ واپس لوٹ گئے جبکہ ابوجہل نے باقی لوگوں کو کسی نہ کسی طرح روکے رکھا۔

پچھلے تمام سرایا وغزوات میں فقط مہاجرین ہی حصہ لیتے آئے تھے لیکن غزوۂ بدر میں انصار مدینہ نے بھی اپنی جانیں فی سبیل اللہ قربان کرنے کا وعدہ کیا۔

آخر ۱۷ رمضان المبارک کو مجاہدین اسلام مقام بدر کے قریب پہنچے۔ خبر رسانوں نے خبر دی کہ قریش وادی کے دوسرے سرے تک آ گئے ہیں۔ لہٰذا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں رک گئے اور فوجیں اتر پڑیں۔ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کی رائے سے چشمے پر قبضہ کر لیا گیا اور باقی کنویں پاٹ دیئے گئے۔

صف آرائی کے بعد کفار کی طرف سے عتبہ، شیبہ اور ولید میدان میں نکلے ان کے مقابلے کیلئے چند انصاری نوجوان آگے بڑھے۔ لیکن عتبہ نے پکار کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ ہمارے جوڑ کے نہیں۔ ہمارے مقابل والوں کو بھیجو۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمزہ، علی، عبیدہ رضی اللہ عنہم یہ تینوں مجاہدین نیزے ہلاتے ہوئے میدان جنگ میں کود پڑے۔ چونکہ یہ تینوں حضرات خود پہنے ہوئے تھے اس لئے عتبہ انہیں نہ پہچان سکا اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ جب ان تینوں نے اپنے نام ونسب بتائے تو عتبہ نے کہا کہ ہاں! تم معزز مدّ مقابل ہو۔

عتبہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے اور ولید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابل ہوا۔ اور دونوں مجاہدین اسلام نے کفار کی لومڑیوں کو پلک جھپکنے میں تہہ تیغ کر دیا۔ جبکہ شیبہ جو کہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقابل تھا اس نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر شیبہ کو بھی جہنم واصل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو کندھوں پر اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے۔

اس غزوہ میں کفار کا پہلا مقتول جسے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جہنم واصل کیا وہ اسود مخزومی تھا۔ یہ شخص بہت فتنہ پرور اور بدکار شخص تھا۔ اس نے یہ عہد کیا تھا کہ میں ضرور بضرور مسلمانوں کے حوض سے پانی پیوں گا۔ جب وہ فاسد نیت سے پانی کے تالاب کی طرف بڑھا تو اسلام کے شاہین حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس پر جھپٹے جب ان کا آمنا سامنا ہوا تو آپ نے

Marfat.com

اس پر تلوار کا وار کیا اور اس کی پنڈلی کاٹ کر رکھ دی وہ پیٹھ کے بل گرا اس کی کٹی ہوئی ٹانگ سے خون کا فوارہ بہنے لگا پھر بھی وہ رینگتا ہوا حوض کے قریب پہنچا اس کا ارادہ تھا کہ اس میں گھس کر سارے پانی کو نا قابلِ استعمال بنا دے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر دوسرا وار کیا اور اسکا کام تمام کر دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جس طرف جاتے کُشتوں کے پشتے لگاتے جاتے۔ جس طرف جاتے صفوں کی صفیں ادھیڑ کر رکھ دیتے حتیٰ کہ خود کفار مکہ نے بعد ازاں اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے ہمیں بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

غزوۂ بدر کے چیدہ چیدہ واقعات:

1- ابو قیس بن الفاکہ ابو جہل کا خاص معین و مددگار تھا اس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید اذیتیں پہنچائی تھیں۔ یہ لعین جنگ بدر میں اسد اللہ و اسد الرسول سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا۔

2- ابلیس لعین نے سراقہ بن مالک کی شکل میں آ کر کفار مکہ کو جنگ پر اکسایا۔

3- اللہ رب العزت نے فرشتوں کی صورت میں مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

4- حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف کو جہنم واصل کیا۔

5- دونو عمر انصاری نو جوانوں حضرت معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما نے اس امت کے فرعون ابو جہل کو قتل کیا۔ جس وقت ابو جہل قتل ہوا وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

ما تنقم الحرب العوان منّی

بازل عامین حدیث سنّی

لمثل ھذا ولدتنی امّی

”یعنی یہ شدید جنگ مجھ سے کیا انتقام لے سکتی ہے میں نو جوان طاقتور اونٹ ہوں جو اپنے عنفوان شباب میں ہے۔ میری ماں نے مجھے ایسی جنگوں کیلئے ہی جنا ہے“۔

Marfat.com

6- عبیدہ بن سعید بن العاص جو خود کو ابو ذات الکرش کہا کرتا تھا اسے حضرت زبیر بن العوام نے قتل کیا۔ اور جس نیزے سے اسے قتل کیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں خلفاءِ راشدین کے پاس رہا۔

7- حضرت عکاشہ بن محصن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی عطا کی جو تلوار بن گئی اور ''العون'' کے نام سے مشہور ہوئی۔

8- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، کی آنکھ کا ڈھیلا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست شفا پھیر کر ٹھیک کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

انا ابن الّذی سالت علی الخدّعینہٗ

وردّت بکفّ المصطفٰی ایّما ردّ

''میں اس مجاہد کا بیٹا ہوں جن کی آنکھ ان کے رخسار پر بہنے لگی تھی اور مصطفیٰ کریم کی ہتھیلی نے اسے لوٹایا تھا اور یہ لوٹانا کتنا ہی بہترین تھا''۔

9- اسود بن مطلب لعین، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید اذیتیں پہنچایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کی اذیتوں سے تنگ آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں اس کے متعلق عرض کی تھی کہ

بانْ یعمی اللّٰہ بصرہٗ و یثکل ولدہ

''یعنی اللہ تعالیٰ اسے اندھا کر دے اور یہ اپنے بیٹوں کی موت پر روئے''۔

غزوۂ بدر میں اس کے دو بیٹے اور ایک پوتا قتل ہوا۔ اس سے پہلے یہ اندھا ہو چکا تھا۔ اور غزوہ بدر میں بیٹوں اور پوتے کی موت پر اس نے ماتم کیا۔ بعد ازاں تمام قریش کے متفقہ فیصلے پر آہ و بکا منع کر دی گئی تو ایک دن اس نے کسی رونے والے کی آواز سن کر اپنے غلام کو دوڑایا کہ جاؤ! دیکھ کر آؤ کہ کیا قریش نے رونے کی اجازت دے دی ہے۔ غلام نے واپس آ کر کہا کہ وہ تو ایک عورت رو رہی ہے جس کا اونٹ گم گیا ہے تو اس نے فی البدیہہ یہ اشعار کہے:

تبکی ان اضلّ لھا بعیر

ویمنعھا من النّوم السھود

Marfat.com

''وہ اس بات پر رو رہی ہے کہ اس کا اونٹ گم ہو گیا ہے اور بے خوابی اسے سونے نہیں دیتی''۔

فلا تبکی علی بکر ولکن
علی بدر تقاصرت لجدود

''اسے کہو کہ اونٹ پر مت روئے اگر رونا ہے تو سانحۂ بدر پر روئے جب ہماری قسمتوں نے ہمارا ساتھ نہیں دیا تھا''۔

وبکی ان بکیت ابا عقیل
و تبکی حارثا اسود الاسود

''اگر رونا ہی چاہتی ہے تو ابوعقیل اور حارث پر روئے جو شیروں کے شیر تھے''۔

وبکیّھم ولا تسمی جمیعا
وما لأبی حکیمة من ندید

''ان سب پر روئے لیکن ان سب پر فخر نہ کرے اور ابوحکیمہ کا تو شریک ہی نہیں''۔

ألا قد ساد بعد هم رجال
ولولا یوم بدر لم یسود

''اب ایسے لوگ ہمارے سردار بن گئے کہ اگر جنگ بدر کا حادثہ پیش نہ آتا تو وہ ہرگز سردار نہ بن سکتے''۔

غزوۂ بنوقینقاع:

یہ غزوہ ہجرت سے بیس ماہ بعد ماہ شوال میں وقوع پذیر ہوا۔ ان کا محاصرہ شوال کی پندرہ تاریخ بروز ہفتہ شروع ہوا جو پندرہ روز تک جاری رہا۔

اس غزوہ کا اصل سبب یہ تھا کہ ایک یہودی صرّاف نے ایک مسلمان عورت سے بد تمیزی کی تو ایک غیور مسلمان نے اسے قتل کر دیا۔ اس مسلمان کو بہت سے یہودیوں نے مل کر شہید کر دیا۔

Marfat.com

اسی محرک کی بنا پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم شوال کے نصف آخر میں محاصرے کیلئے روانہ ہوئے۔اس لشکر کے علم بردار بھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے جن کے ہاتھ میں سفید پرچم لہرا رہا تھا۔

بنو قینقاع قبیلۂ یہود کے مردوں کی تعداد سات سو تھی ان میں سے تین سو زرہ پوش تھے۔اور چار سو بغیر زرہ کے تھے۔ان کے پاس اسلحہ کے بے پناہ ذخائر تھے تلواریں، نیزے اور کمانیں بکثرت تھیں۔

محاصرہ پندرہ روز جاری رہا آخر کار یہودیوں نے آکر درخواست کی کہ انہیں یہاں سے نکل جانے کی اجازت دے دی جائے۔

یوں مدینہ طیبہ سے نکل کر وہ شام کی ایک بستی ''الذرعاۃ'' میں جا کر آباد ہو گئے لیکن کچھ عرصہ بعد وہاں ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔

غزوۂ احد:

غزوۂ بدر میں قریش کے نامی گرامی رؤساء مقتول ہوئے اور انہیں شکست فاش ہوئی۔ اس شکست کے داغ مٹانے اور اپنے مقتولین کا انتقام لینے کیلئے قریش مکہ نے تجارتی کارواں سے حاصل شدہ تمام نفع جنگی تیاریوں کیلئے وقف کر دیا۔آخر آتش انتقام خوب بھڑک اٹھی تو شوال ۳ھ میں قریش مکہ غیض وغضب کا بادل بن کر مدینہ طیبہ کی طرف بڑھے۔

لشکر کفار کی روانگی:

لشکر کفار تین ہزار جنگجوؤں پر مشتمل تھا۔ان میں سے سات سو زرہ پوش تھے دو سو گھڑ سوار، تین ہزار اونٹ تھے۔

رؤساء قریش کی خواتین کی شرکت:

کوئی آدمی میدان جنگ سے بھاگنے کا سوچے اس تصور کو ختم کرنے کیلئے رؤساءِ قریش نے اپنی بیویوں کو بھی ساتھ لے لیا۔جنہوں نے بعد میں اپنے نوجوانوں کے رجزیہ اشعار گا کر حوصلے بڑھائے۔ان میں سے جن کے نام کتب تاریخ میں محفوظ ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- ہند بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان۔

Marfat.com

جو میدان احد میں لشکر کا قائد تھا اس کا باپ عتبہ جنگ بدر میں قتل کیا گیا تھا۔

2- امّ حکیم بنت حارث بن ہشام بن مغیرہ۔
عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی تھی۔

3- فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ۔
حارث بن ہشام بن مغیرہ کی بیوی تھی۔

4- برزہ بنت مسعود بن عمر بن عمیر الثقفیہ۔
صفوان بن امیہ کی بیوی اور عبداللہ بن صفوان کی ماں تھی۔

5- ریطہ بنت منبہ بن حجاج۔
عمرو بن عاص کی بیوی تھی۔

6- سلافہ بنت سعد۔
طلحہ بن ابی طلحہ کی بیوی اور کفار کے علمبرداروں مسافع، جلاس اور کلاب کی ماں تھی جو تینوں کٹ مرے تھے۔

7- خنّاس بنت مالک۔
ابوعزیز بن عمیر کی ماں تھی یہ ابوعزیز حضرت مصعب کا بھائی تھا۔

8- عمرہ بنت علقمہ۔
بنو حارثہ قبیلے کی ایک خاتون۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ سے مشورہ:

آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم مناسب سمجھو تو شہر کے اندر مورچہ بند ہو جاؤ۔ عورتوں اور بچوں کو مختلف گڑھیوں میں بھیج دو۔ اگر کفار باہر ٹھہرے رہیں گے تو ان کا یہ ٹھہرنا ان کیلئے بہت تکلیف دہ ہوگا اور اگر انہوں نے شہر کے اندر داخل ہونے کی جرأت کی تو ہم گلی کوچوں میں ان سے لڑائی کریں گے اور ہم ان گلیوں کے پیچ وخم سے خوب واقف ہیں ہم ان پر بلند مکانوں اور اونچے ٹیلوں سے پتھراؤ کر کے انہیں پچھاڑ سکیں گے۔

اکابر مہاجرین وانصار کی بھی یہی رائے تھی۔

Marfat.com

عبداللہ بن ابی نے اس کی تائید کی۔ لیکن پرجوش نوجوانوں کی ایک جماعت جو کسی و
سے بدر میں شریک نہیں ہو سکی تھی جنہیں شرف شہادت حاصل کرنے کا از حد شوق تھا
حصول شہادت کے شوق کے باعث اس رائے سے متفق نہ ہو سکے۔ انہوں نے عرض کی۔
رسول اللہ! ہمیں لے کر دشمنان حق کے سامنے چلیے۔ وہ یہ نہ خیال کریں کہ ہم بزدل ہیں ا
گھروں میں سہم کر بیٹھ گئے ہیں۔

عبداللہ بن ابی نے پھر کہا۔ یا رسول اللہ! مدینہ میں ہی رہ کر جنگ لڑیں کیونکہ جب
بھی ہم نے شہر سے باہر نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا ہے ہمیں نقصان اٹھانا پڑا ہے اور جب بھ
دشمن نے شہر میں داخل ہو کر ہم سے جنگ کی ہے اسے منہ کی کھانی پڑی ہے۔

حضرت حمزہ، سعد بن عبادہ، نعمان بن مالک اور انصار کے چند دیگر نوجوانوں ۔
عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر ہم نے ایسا کیا تو کفار یہ سمجھیں گے کہ ہم ان سے ڈر گئے ہیں
اور بزدلی کے باعث میدان جنگ میں ان کو للکار نہیں سکے۔

جذبۂ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ:

اسد اللہ و اسد الرسول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

و الّذی انزل علیک الکتاب لا اطعم الیوم طعاما حتّی اجالدھم
بسیفی خارج المدینۃ

''یعنی اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی کہ میں آج
اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک مدینے سے باہر نکل کر میں ان کے
ساتھ نبرد آزما نہ ہوں''۔

یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ اس دن بھی آپ روزہ سے تھے اور دوسرے دن بھی آپ
نے روزہ رکھا اور اسی روزہ کی حالت میں آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب:

صحابۂ کرام سے مشورہ فرمانے سے پہلے جمعۃ المبارک کی رات کو حضور سرورِ کائنات

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا۔ صبح کے وقت مشورہ کیلئے صحابہ کرام کو یاد فرمایا۔ جب وہ آگئے تو حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے اپنی گفتگو کا آغاز فرمایا۔ پھر اپنا خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ میں نے ایک گائے کو دیکھا جس کو ذبح کیا گیا۔ میں نے اپنی تلوار کی دھار میں کئی دندانے دیکھے ہیں۔ گائے سے مراد تو میرے وہ اصحاب ہیں جو شہید ہوں گے اور دندانوں سے مراد یہ کہ میرے اہل بیت سے ایک قتل کیا جائے گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ ایک مضبوط زرہ کے اندر ڈالا ہے اور میرے نزدیک زرہ سے مراد شہر مدینہ ہے۔

لشکر غازیان اسلام:

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ 1000 ہزار کی جمعیت تھی۔ جب حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم شوط کے مقام پر پہنچے تو رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی یہ کہہ کر اپنے تین سو ساتھیوں کو واپس لے گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نادان بچوں کا کہنا مانا اور میرے مشورے کو مسترد کر دیا ہے۔ ہم بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں کیوں پھینکیں۔ یوں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد سات سو رہ گئی ان میں سے 100 مجاہدین زرہ پوش تھے جبکہ پورے لشکر میں فقط دو گھوڑے تھے ان میں سے ایک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ دوسرا ابو بردہ بن نیار حارثی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔

خواتین قریش کی قسم:

جنگ بدر میں جن عورتوں کے باپ بھائی اور شوہر قتل ہوئے تھے۔ انہوں نے قسم کھالی تھی کہ ہم اپنے رشتہ داروں کے قاتلوں کا خون پی کر ہی دم لیں گی اور ان کے اعضاء کا ہار بنا کر گلوں میں ڈالیں گی۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے ہندہ زوجہ ابوسفیان کے باپ عتبہ اور جبیر بن مطعم کے چچا کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ اسی بنا پر ہندہ نے وحشی کو جو کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر آمادہ کیا اور اس سے یہ وعدہ کیا کہ اگر اس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا تو

Marfat.com

بدلے میں اسے آزاد کر دیا جائے گا۔

وحشی کے پاس حبش کا ایک حربہ تھا جو بہت کم خطا کرتا تھا اور جسے لگ جاتا تھا اسے زندہ نہ چھوڑتا تھا۔

ہند بنت عتبہ جب بھی وحشی کے پاس آتی تو اسے یہ کہہ کر شکارتی ویحاً یا ابا دسمة اشف و استشف واہ وا! اے ابودسمہ (وحشی) کوئی ایسا کام کرنا کہ خود بھی شفا پاؤ اور ہمیں بھی شفا دو۔

آغاز جنگ:

کفار کی طرف سے جس نے جنگ کی ابتداء کی وہ ابو عامر تھا۔ وہ اپنے پچاس (50) ہمراہیوں سمیت یثرب سے مکہ چلا گیا تھا تاکہ قریش مکہ کو حضور ﷺ کے خلاف جنگ کرنے کیلئے ابھارے۔ اس نے قریش کو یقین دلایا تھا کہ جب اس کی قوم بنی اوس اسے دیکھے گی تو تمام لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ جب وہ میدان جنگ میں نکلا تو اسی زعم باطل کے اثر سے اس نے بلند آواز سے کہا:

یا معشر الاَوْسِ أنا ابو عامر۔

''اے گروہ اوس! مجھے پہچانا میں ابو عامر ہوں''۔

ادھر سے غلامان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے یہ جواب دیا۔

لا انعم اللہ بك عینا یا فاسق۔

''یعنی اے فاسق! اے بدبخت بدمعاش! خدا تیری آنکھوں کو کبھی ٹھنڈا نہ کرے ہماری آنکھوں سے دور ہو جا''۔

تب کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق اس نے مسلمانوں پر خوب تیر برسائے اور جب تیر ختم ہو گئے لیکن دل کی بھڑاس نہ نکلی تو پتھر اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگا۔

اس وقت مکہ کی شریف زادیاں شرم وحیا کی چادر کو پرے پھینک کر دفیں بجا رہی تھیں رقص کر رہی تھیں اور شعر گا گا کر اپنے بہادروں کے جوش انتقام کی آنچ کو تیز تر کر رہی تھیں۔ پیش پیش ان کے سپہ سالار اعظم ابوسفیان کی بیوی ہند تھی۔ کبھی وہ قبیلہ بنو عبدالدار کے لڑاکوں

Marfat.com

کو جوش دلاتی تھی اور کہتی تھی۔

ویحاً بنی عبد الدار

ویحاً وحماۃ الادبار

''واہ واہ! اے عبدالدار کے بیٹو! واہ وا! اے پشتوں کی حفاظت کرنے والو!''۔

ضرباً بکلّ بتّار

''ہر کاٹنے والی تیز تلوار سے دشمن پر کاری ضرب لگاتے چلو''۔

اور کبھی یہ اشعار گا کر ان کی آتش غضب کو تیز تر کرتی تھی۔

نحن بنات طارق

نمشی علی النمارق

''ہم معزز لوگوں کی بیٹیاں ہیں۔ ہم نرم و گداز قالینوں پر چلتی ہیں''۔

الدّرّ فی المخانق

و المسك فی المفارق

''موتی ہمارے گلوں میں ہیں اور کستوری ہماری مانگوں میں ہے''۔

ان تقبلوا نعانق

او تدبروا نفارق

فراق غیر وامق

''اگر تم آگے بڑھ کر حملہ کرو گے تو ہم تمہیں سینے سے لگائیں گی اور اگر تم پیٹھ پھیرو گے تو ہم تم سے جدائی اختیار کر لیں گی ایسی جدائی جس پر ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوگا''۔

بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو تلوار عطا فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رجز یہ اشعار پڑھے۔

انا الّذی عاھدنی خلیلی

ونحن بالسّفح لدی النخیل

Marfat.com

الا اقوم الدھر فی الکیول
اضرب بسیف اللّٰہ و الرّسول

"میں وہ ہوں جس کے ساتھ میرے خلیل نے یہ اس وقت معاہدہ کیا تھا جب ہم کھجوروں کے پاس دامان کوہ میں تھے کہ میں ساری عمر پچھلی صفوں میں کھڑا نہیں ہوں گا اللہ اور اس کے رسول کی تلوار چلاتا رہوں گا"۔

آپ نے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے کفار کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ ایک کافر بہت ڈینگیں مار رہا تھا آپ نے اس پر تلوار کا وار کیا اور اس کا آدھا جسم ایک طرف اور آدھا ایک طرف دھڑام سے گر پڑا۔

ایک مرتبہ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کے نیچے ہند زوجہ ابوسفیان آئی تو آپ نے تلوار اس کے سر پر رکھ کر اٹھائی۔ اور جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا۔

کرھت ان اضرب بسیف رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ لا ناصر لھا

"مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے ایک عورت کو قتل کروں اور عورت بھی وہ جس کا کوئی مددگار نہ تھا"۔

اسی اثناء میں کفار کے علمبردار طلحہ بن ابی طلحہ نے للکار کر کہا:

ھل من مبارز۔

"ہے کوئی میرے ساتھ پنجہ آزمائی کرنے والا"۔

شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس کافر کی ڈینگیں سن کر اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے ہوئے میدان میں نکل آئے۔ شیر خدا نے اسے سنبھلنے کا موقع بھی نہ دیا اور تلوار کا ایک ہی وار کیا۔ جس سے وہ گرا اور اس کا ستر کھل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ستر کھل جانے کے باعث دوسرا وار نہ کیا لیکن آپ کے ایک ہی وار نے اس کافر کا کام تمام کر دیا۔

Marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شمشیر کی کاٹ:

طلحہ کے جہنم واصل ہو جانے کے بعد اس کا بھائی ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ آگے بڑھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس پر اپنی شمشیر خارا شگاف کا وار کیا تو تلوار اس کے کندھوں کو کاٹتی ہوئی سینے کو چیرتی ہوئی نیچے پار تک نکل گئی اور اس کے جسم کے دو ٹکڑے الگ الگ جا گرے۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کے ہاتھ، شانے کاٹتی ہوئی کمر تک پہنچ گئی اور اس کا پھیپھڑا نظر آنے لگا۔

جناب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے واپس آئے۔

انا ابن ساقی الحجاج۔

''کہ میں تو حاجیوں کو پانی پلانے والے کا بیٹا ہوں''۔

علاوہ ازیں جب ارطاۃ بن شرحبیل نے کفار کا علم اٹھا کر لہرایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ جبکہ ابن ہشام کے نزدیک اسے بھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جہنم واصل کیا۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شجاعت کی ایک اور جھلک:

جب احد پر فریقین کی صفیں قتال کیلئے مرتب ہو گئیں اور لڑائی شروع ہوئی تو سباع بن عبد العزی یہ کہتے ہوئے میدان میں آیا۔

هل من مبارز۔

''ہے کوئی میرا مقابلہ کرنے والا''۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھے۔

هلمّ الیّ یا ابن مقطعة البظور تحادّ الله و رسوله

''اے سباع! اے لڑکیوں کے ختنے کرنے والی عورت کے بیٹے! تو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے''۔

Marfat.com

یہ کہہ کر اس پر تلوار کا ایک ہی وار کیا اور ایک ہی وار میں اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

شہادت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ:

جب آپ رضی اللہ عنہ نے سباع کو قتل کیا تو وحشی جو کہ آپ کی طاق میں تھا وہ ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا کیونکہ اس کا مشن صرف سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قتل تھا۔ اور اس بارے میں وحشی خود کہتا ہے کہ جب میں مکہ آیا تو آزاد ہو گیا۔ اور قریش کے ساتھ فقط حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا تھا۔ قتل وقتال میرا مقصد ہر گز نہ تھا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد لشکر سے علیحدہ جا کر بیٹھ گیا۔ اس لئے کہ میرا کوئی مقصد نہ تھا۔ میں نے صرف آزاد ہونے کی خاطر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کیلئے با قاعدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی۔

بہر حال جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سباع بن عبدالعزی کو قتل کیا تو وحشی جو کہ ایک پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کے قریب آئے تو وحشی نے اپنا حربہ پھینکا وہ حربہ آپ رضی اللہ عنہ کو ایسا لگا کہ جسم مبارک کو چیرتا ہوا نکل گیا اور دوسری طرف سے اس کا سرا ظاہر ہو گیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چند قدم لڑکھڑا کر چلے اور گر پڑے اس طرح اس عظیم عم الرسول نے شہادت کا جام نوش فرمایا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بزبان وحشی:

امام بخاری، ابو داؤد الطیالسی اور ابن اسحاق و دیگر اہل تحقیق نے آپ کی شہادت کا واقعہ آپ کے قاتل وحشی کی زبان سے یوں نقل کیا ہے۔ وحشی کا بیان ہے۔

جنگ بدر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیمہ بن عدی کو قتل کیا تھا۔ جب قریش مکہ جنگ احد کیلئے روانہ ہوئے تو میرے مالک جبیر بن مطعم (جو بعد میں مشرف باسلام ہو گئے) نے مجھے کہا کہ اگر تم میرے چچا طعیمہ کے عوض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ چنانچہ میں بھی لشکر کفار میں شامل ہو کر روانہ ہوا۔ میں حبشی الاصل تھا اور حربہ مارنے میں

Marfat.com

کمال مہارت رکھتا تھا۔ شاذ و نادر ہی میرا وار خطا جاتا تھا جب جنگ شروع ہوئی اور دونوں فرق ایک دوسرے سے مصروف پیکار ہو گئے تو میں صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی سرگرمیوں کو تاڑتا رہا۔ آپ ایک مست خاکستری اونٹ کی طرح دندناتے پھرتے تھے۔ جدھر سے گزرتے اپنی تلوار آبدار سے صفوں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیتے۔ آپ کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کی کسی میں جرأت نہ تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جو جدھر رخ کرتا ہے لوگ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہی حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے دل میں کہا میرے مطلوب تو یہی ہیں۔ میں نے ان کو اب پہچان لیا تھا۔ اب میں ان پر ضرب لگانے کی تیاری کرنے لگا۔ کبھی کسی درخت اور کبھی کسی چٹان کی اوٹ میں چھپتا چھپاتا میں ان کے نزدیک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا۔

اسی اثناء میں سباع بن عبدالعزی الغبشانی سامنے آنکلا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو اسے للکارتے ہوئے کہا۔ ھلمّ الیّ یا ابن مقطعة البظور "اے ختنہ کرنے والی کے بیٹے!" آ میری طرف دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ تحادّ اللّٰہ و رسولہٗ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھتا ہے۔

یہ کہہ کر آپ نے اس پر حملہ کر دیا اور آن واحد میں اسے موت کی آغوش میں سلا دیا اور اس کے بے جان لاشہ سے زرہ اتارنے کیلئے اس پر جھکے۔ میں ایک چٹان کی اوٹ میں تاڑ لگائے چھپ کر بیٹھا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پاؤں پھسلا تو زرہ سرکنے سے آپ کا پیٹ ننگا ہو گیا۔ میں نے اپنے چھوٹے نیزے کو پوری قوت سے اپنی گرفت میں لے کر لہرایا جب مجھے تسلی ہو گئی تو میں نے تاک کر وہ نیزا آپ کے شکم پر دے مارا جو ناف کے نیچے سے اندر گھسا اور پار نکل گیا۔ آپ نے غضبناک شیر کی طرح مجھ پر جھپٹنا چاہا لیکن زخم کاری تھا۔ آپ اٹھ نہ سکے۔ میں وہاں سے چلا آیا اور جب آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی تو میں پھر وہاں گیا اور اپنا نیزہ اٹھا لایا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش سے ظالمانہ سلوک:

صاحب امتاع نے لکھا ہے کہ

Marfat.com

وحشی نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد آپ کا پیٹ چاک کیا آپ کا کلیجہ نکالا اور ہند کے پاس لے آیا اور کہا کہ یہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہے۔ اس نے اسے چبایا اور نگلنا چاہا لیکن نگل نہ سکی اور اگل دیا۔

وحشی کو انعام:

ہند نے اپنے کپڑے اور زیور اتار کر وحشی کو بطور انعام دیئے اور وعدہ کیا کہ مکہ جا کر وہ اسے مزید دس دینار بطور انعام دے گی۔

مزید سنگدلی:

انعام عطا کرنے کے بعد ہند نے اسے کہا کہ میرے ساتھ چلو اور مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش دکھاؤ۔ وہاں پہنچ کر اس سنگدل عورت نے آپ کے اور دیگر شہداء کے ناک کاٹے پھر انہیں پرو دیا ان کے کڑے، بازو بند اور پازیب بنائے اور مکہ میں جب داخل ہوئی تو یہ زیور پہن کر داخل ہوئی۔

زرقانی اور صاحب مدارج النبوۃؒ نے لکھا ہے کہ

ہند نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کان ناک اور آلۂ تناسل کاٹ لئے اور اپنے ساتھ مکہ میں لے گئی۔

یہ سب کچھ اس ہند نے کیا جس کو ابھی چند لمحے پیشتر حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کی زد میں لا کر معاف کر دیا تھا کہ مبادا سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار عورت کے خون سے رنگین ہو۔

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پاک کی تلاش:

جب قریش مکہ میدان احد سے چلے گئے تو مسلمانوں نے شہداء کی تلاش کا کام شروع کیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار دریافت فرماتے:

مافعل عمّی۔

''میرے چچا جان نے کیا کیا''۔

Marfat.com

یعنی ان کی کوئی خبر بتاؤ حارث بن الصمہ ان کی تلاش میں نکلے دیر تک ڈھونڈ تے رہے کوئی سراغ نہ ملا۔ پھر سیدنا علی المرتضیٰ تلاش کیلئے نکلے تلاش بسیار کے بعد وادی کے وسط میں آپ کا جسم اطہر خون میں نہایا ہوا دیکھا۔ واپس آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔ حضور تشریف لے گئے۔

مدارج النبوۃ میں اس طرح لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر آئے ان کو اس حالت میں دیکھا تو رونے لگے اور روتے رہے۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ساری صورتحال بتائی۔ حضور سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر:

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سرفروشی اور جانبازی کی اقلیم کا سلطان جس تخت خاک پر جلوہ فرما تھا وہاں پہنچے تو عاشق صادق کی قابل رشک حالت دیکھ کر حضور دم بخود کھڑے ہو گئے۔ پیٹ چاک ہے وہ دل جو اللہ اور اس کے محبوب کی جلوہ گاہ تھا کاٹ کر نکال لیا گیا ہے۔ اور اسے پرزہ پرزہ کر دیا گیا ہے۔ روئے تاباں کی ساری آرائشیں ناک، آنکھیں کان سب توڑ پھوڑ دی گئیں ہیں اتنا غم انگیز منظر حضور پر نور نے کبھی نہ دیکھا تھا چشمان مبارک سے آنسوؤں کے گوہر ہائے تابدار ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہچکی بندھ گئی:

جب لشکر اسلام میں بھگدڑ مچی تو حضور نے پوچھا حمزہ کہاں ہیں۔ ایک شخص نے عرض کی اس وقت میں نے انہیں ان چٹانوں کے پاس دیکھا وہ کہہ رہے تھے۔

انا اسد الله و رسوله۔ اللّهمّ ابرأ اليك ممّا جاء به هؤلاء يعني ابا سفيان و اصحابه و اعتذر اليك ممّا صنع هؤلاء بانهزامهم۔

''میں اللہ کا شیر ہوں اس کے رسول کا شیر ہوں۔ اے اللہ! میں ان کفار کی کارستانیوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور ان مسلمانوں نے جو راہ فرار

Marfat.com

اختیار کی ہے اس کیلئے معذرت خواہ ہوں''۔

حضور ان چٹانوں کے پاس پہنچے وہاں آپ کی مثلہ شدہ لاش دیکھ کر آنکھیں اشکبار ہو گئیں یہاں تک کہ آپ کی ہچکی بندھ گئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

رحمة اللّٰه عليه فانك كنت كما علمتك فعولا للخيرات وصولا للرّحم لولا ان تحزن صفية (أونسآء نا) لتر كته حتّى يحشر من بطون السباع و حواصل الطير

''آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ آپ جس طرح کہ میں جانتا تھا بھلائیاں کرنے والے تھے صلہ رحمی کرنے والے تھے اور اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ آپ کی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یا ہمارے خاندان کی عورتیں غمزدہ ہوں گی تو میں ان کی لاش یوں ہی چھوڑ دیتا تاکہ قیامت کے دن ان کا حشر درندوں کے پیٹوں اور پرندوں کی پوٹوں میں ہوتا''۔

پھر ارشاد فرمایا کہ مبارکباد ہو۔ ابھی جبرائیل علیہ السلام آئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ساتوں آسمانوں میں یہ شہید راہ حق کے نام سے مشہور ہیں۔

حمزة بن عبدالمطلب اسد اللّٰه و رسوله

''یعنی حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کا شیر ہے اور اس کے رسول کا شیر ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ:

مندرجہ بالا فرمان عالیشان کے بعد فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین پر غلبہ دیا تو میں ان میں سے ستر مقتولوں کا اس سے بھی بدتر مُثلہ کروں گا۔

فوراً جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ پیغام لے کر نازل ہوئے۔

و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبر تم لهو خير للصّابرين۔

''اور اگر تم انہیں سزا دینا چاہتے ہو تو انہیں سزا دو لیکن اس قدر جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے اگر تم ان کی ستم رانیوں پر صبر کرو تو یہ صبر ہی بہتر ہے صبر

Marfat.com

کرنے والوں کیلئے"۔

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کو اختیار فرمایا اور کسی لاش کو مثلہ کرنے سے اپنے سارے امتیوں کو روک دیا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا حوصلہ:

حضرت صفیہ آپ کی سگی بہن تھیں جب انہیں آپ کی شہادت کی خبر ملی تو بھائی کی نعش دیکھنے کیلئے میدان جنگ میں پہنچیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دور سے آتے دیکھا تو پہچان لیا۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن العوام کو حکم دیا کہ اٹھو اور اپنی ماں کو آگے آنے سے منع کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے بھائی کی کٹی پھٹی نعش دیکھ کر وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھیں۔ زبیر اس تعمیل ارشاد کیلئے دوڑتے ہوئے گئے۔ وہاں پہنچنے سے پہلے اپنی والدہ کو جالیا۔ اور انہیں آگے جانے سے روکنا چاہا تو ماں نے بیٹے کے سینے پر گھونسہ دے مارا اور گرج کر کہا کہ ہٹ جاؤ میرے سامنے سے انہوں نے ادب سے گزارش کی۔ امّی جان! حضور نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ واپس چلی جائیں۔ وہ بولیں مجھے علم ہے کہ میرے بھائی کا مثلہ کیا گیا ہے لیکن یہ سب کچھ راہ خدا میں ہوا ہے لا صبرن و احتسبن انشاء اللہ! میں اس مصیبت پر صبر کروں گی اور ثواب کی امید رکھوں گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت زبیر نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کا جواب پیش کیا۔ حضور نے فرمایا:

"انہیں کچھ نہ کہو۔ انہیں جانے دو"۔

صبر و استقامت کی پیکر یہ خاتون آئیں ان کی پارہ پارہ شدہ نعش کو دیکھا انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور ان کیلئے مغفرت کی دعائیں مانگیں۔

حضرت صفیہ کا یہ بے مثل صبر دیکھ کر حضور کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ان کے دماغ پر اثر نہ پڑ جائے۔ اس لئے اپنا دست مبارک ان کے سینے پر رکھا چنانچہ آنسو ٹپکنے لگے اور غم کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔

Marfat.com

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا کفن:

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے صاحبزادے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کفن کیلئے دو چادریں دے گئیں کہ ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جائے۔ ایک میں آپ کو کفن دیا گیا۔ جبکہ دوسری چادر میں ایک انصاری کو کفن دیا گیا جس کی مثلہ شدہ لاش حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں پڑی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوارا نہ ہوا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو تو دو چادروں میں کفن دیا جائے اور ایک دوسرا شہید راہِ حق بے گور و کفن پڑا رہے۔ اس لئے آپ نے دونوں شہیدان ملت میں ایک ایک چادر تقسیم کر دی۔ اس غزوہ میں 70 صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں سے اکثر انصار تھے۔ بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ کفن کی چادر بھی پوری نہ تھی۔

چنانچہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا کفن بھی کچھ اس طرح کا تھا کہ اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چادر سے چہرہ چھپاؤ اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو''۔

اس عبرت انگیز طریقے سے سید الشہداء کا جنازہ تیار ہوا۔

شہداء احد کی تدفین:

شہداء کی نماز جنازہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھائی۔ سب سے پہلے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، پر نماز پڑھی۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے شہداء احد کے جنازے ان کے پہلو میں رکھے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدہ علیحدہ ان میں سے ہر ایک کی نماز پڑھائی۔ اس طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر تقریباً 70 نمازیں پڑھی گئیں۔

شہداء کرام کے جسموں پر جو اسلحہ اور زرہیں وغیرہ تھیں وہ اتار لی گئیں پھر خون آلود جسم اور خون میں تر بتر کپڑوں میں یونہی دفن کر دیئے گئے بعض قبروں میں دو دو تین تین شہداء کو ایک ساتھ دفن کیا گیا جس شہید کو قرآن کی زیادہ سورتیں یاد تھیں اس کو سب سے آگے رکھا جاتا اور دوسروں کو ترتیب وار۔ بسا اوقات ایک کفن میں دو شہیدوں کو کفنایا گیا۔

Marfat.com

بعض شہداء کے وارثوں نے ان کی میتوں کو مدینہ طیبہ میں لا کر دفن کرنا چاہا لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہیں وہاں دفن کیا جائے جہاں انہوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی حالت:

منقول ہے کہ جب مصیبت زدہ لوگ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلیے حاضر ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں راستے میں آئیں۔ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر جوق در جوق آ رہا ہے۔ اس نے ہرچند تلاش کیا لیکن اپنے والد جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کو لشکر میں نہ پایا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ میرے والد کہاں ہیں لشکر میں نظر نہیں آئے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دل جل اٹھا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے ہیں وہ آگے بڑھیں اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑ لی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کہاں ہیں۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ میں ہوں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس بات سے بوئے خون آتی ہے اور یہ کہتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اسے دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک سے بھی اشک رواں ہو گئے اس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے والد کی شہادت کی کیفیت بیان فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! اگر میں وہ کیفیت و حالات بیان کروں تو تمہارے دل کو اس کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہوگی۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھانجی کا صبر و استقامت:

لشکر اسلام کی سب سے پہلے راستے میں ایک مسلم خاتون سے ملاقات ہوتی ہے۔ ان کا نام حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا ہے۔ مرشدِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فرماتے ہیں:

یا حمنة! احتسبی۔

''اے حمنہ! اپنی مصیبت کا اجر اپنے رب سے طلب کرو''۔

وہ پریشان ہو کر پوچھتی ہیں۔

Marfat.com

من یا رسول اللّٰہ
کس کی موت پر صبر کا اجر اپنے رب سے طلب کروں؟ ارشاد فرمایا:
خالك حمزة بن عبد المطلب۔
''تیرے ماموں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے ہیں''۔
یہ اندوہناک خبر سن کر اس خاتون نے پڑھا۔
انّا للّٰہ و انّا الیه راجعون غفر اللّٰہ له وهنیأله الشّهادة
''اللہ تعالیٰ انہیں بخشے اور یہ شہادت انہیں خوشگوار ہو''۔

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا حزن و لال:

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ پر شدید رنج وغم نے آلیا تھا۔ چنانچہ جب آپ مدینہ طیبہ واپس تشریف لائے تو بنو عبدالاشہل کی بستی سے گزرے۔ اس قبیلہ کے بہت سے بہادر شہید ہوئے تھے۔ لوگ اپنے اپنے شہیدوں پر رو رہے تھے۔ یہ منظر دیکھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ پھر اپنے چچا جان کی یاد نے جوش مارا۔ جب دیکھا کہ سب عورتیں اپنے اپنے عزیز واقارب پر رو رہی ہیں تو ارشاد فرمایا:
لکن حمزة لا بوا کی له
''لیکن میرے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ پر کوئی دو آنسو بہانے والا بھی نہیں''۔
اس قبیلہ کی مستورات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا علم ہوا تو سلام کرنے کیلئے باہر نکل آئیں اور جب رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کو بخیر و عافیت پایا تو بے ساختہ سارے رنج والم بھول گئیں اور امّ عامر اشہلیہ پکار اٹھیں۔

کلّ مصیبة بعدك جلل۔
''حضور سلامت ہیں تو پھر ہر مصیبت ہیچ ہے''۔

بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے۔ نماز مغرب کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن معاذ کے کندھوں پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف لائے۔ نماز کے بعد حجرہ شریف میں واپسی ہوئی۔ پھر حضرت سعد بن معاذ اپنے قبیلہ میں

Marfat.com

گئے اور قبیلہ کی ساری عورتوں کو ہمراہ لے آئے تا کہ حضور سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی دلگداز شہادت پر اظہار تعزیت کریں۔ مغرب سے عشاء تک یہ مستورات روتی رہیں۔ نماز عشاء تک حضور نے آرام فرمایا۔ طبیعت میں کافی افاقہ محسوس ہونے لگا بغیر سہارے کے چل کر حضور نماز عشاء کیلئے تشریف لائے اور انصار کی عورتوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

ایک روایت میں ان کیلئے یہ دعا مرقوم ہے۔

رضی اللہ عنکنّ و عن اولاد کنّ۔

''اللہ تم پر بھی راضی ہو اور تمہاری اولاد پر بھی راضی ہو''۔

پھر حضور نے ان کے مردوں کو فرمایا:

مروھنّ فلیر جعن ولا یبکین علیٰ ھالك بعد الیوم۔

''انہیں حکم دو کہ اپنے گھروں کو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں''۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت سے مدینہ منورہ کی عورتوں کا یہی دستور ہو گیا تھا کہ جب وہ کسی پر روتی تھیں تو پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر دو آنسو بہا لیتی تھی۔

توجہ طلب امر:

اللہ اور اس کے رسول کے شیر سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت یوم احد کے اہم ترین اور الم انگیز واقعات میں سے ایک ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ کی شہادت جنگ کے کس مرحلہ میں ہوئی۔

اس کے متعلق امام حسین بن محمد بن حسن الدیار بکری نے اپنی تصنیف ''تاریخ الخمیس'' میں لکھا ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ لشکر کفار کے ایک علمبردار ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو تہ تیغ کر چکے تو ان کا سامنا ایک اور مشرک سباع بن عبد العزی الغبشانی سے ہوا آپ نے اسے للکارا اور فرمایا:

ھلمّ الیّ یا ابن مقطعة البظور۔

''اے لڑکیوں کا ختنہ کرنے والی کے بیٹے! آ اور حمزہ کا مقابلہ کر''۔

جب سباع سامنے آیا تو آپ نے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ وحشی اس

Marfat.com

وقت آپ کی تاڑ میں تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مست اونٹ کی طرح جس طرف بڑھتے جو سامنے آتا اس کو لتاڑتے ہوئے آگے نکل جاتے۔ اس وقت کہ جب آپ کفار کو ہمہ تن تہ تیغ کرنے میں مصروف تھے۔ پیچھے سے وحشی نے حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا۔

علامہ صاحب کی تحقیق سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ کی شہادت جنگ کے ابتدائی مرحلہ میں ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قاتل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات:

وحشی کہتے ہیں جنگ سے واپس آ کر میں مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہا۔ جب اس سر زمین پر اسلام پھیلا اور مکہ فتح ہو گیا۔ تو میں طائف چلا گیا۔ لیکن جب اہل طائف کا وفد اسلام قبول کرنے کیلئے جانے لگا تو مجھ پر دنیا تاریک ہوگئی اور میں اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ یمن یا شام چلا جاؤں اور زندگی کے بقیہ ایام آرام سے گزاروں۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے شخص کو ہرگز قتل نہیں کرتے جو دین اسلام قبول کر لے۔

بعض کتب میں یہ لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے تو میں دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

اس شخص کی یہ بات سن کر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی کو قتل نہیں کرتے جو دین اسلام قبول کر لے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ مدینہ طیبہ جا کر اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں پیش کر دوں۔ اس داعی حق صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بہادر از حد عزیز چچا کے قاتل کو اپنے قابو میں پانے کے بعد فرط غضب سے اس کے پرخچے اڑانے کا حکم نہیں دیا بلکہ حضور پرنور کی زبان اقدس سے وہی بات نکلی جو ہادیٔ برحق کی شان رفیع کے شایان تھی۔ فرمایا: ''دَعُوْہُ'' اسے رہنے دو۔ اسے کچھ نہ کہو۔ ایک آدمی کا مشرف باسلام ہونا مجھے اس بات سے بہت زیادہ عزیز ہے کہ میں ہزار کفار کو تہ تیغ کروں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے اپنے بالکل قریب کھڑے ہوئے کلمۂ شہادت پڑھتے دیکھا تو حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت حیرت ہوئی فرمایا کیا تم وحشی ہو؟ میں نے عرض

Marfat.com

کی! ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ اور مجھے سناؤ کہ تم نے کیسے حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔ میں نے بالتفصیل سارا واقعہ سنایا۔ بعض کتب میں یہ لکھا ہے کہ میں نے عرض کی کہ یہ ایسی بات ہے جو پوری طرح آپ کے علم میں ہے۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ویحك! غیّب وجهك عنّی فلا أراك

''تیری خیر ہو! اپنے چہرے کو مجھ سے چھپائے رکھنا مجھے نظر نہ آنا''۔

پھر میں باہر نکل آیا۔ (پھر ساری عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ گیا)

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کا کارنامہ:

جب رسول نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر فائز ہوئے۔ آپ کے دور میں فتنۂ انکار ختم نبوت کی آگ سارے جزیرۂ عرب میں بھڑک اٹھی۔ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر اس کی بیخ کنی کیلئے بھیجا۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے لڑنے کیلئے نکلوں گا شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا کفارہ ہو جائے۔ تو میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور میرے پاس وہی حربہ تھا جس سے میں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ جنگ میں گھمسان کا رن پڑا اور ہوتا رہا جو کچھ ہوا۔ پھر میں نے ایک آدمی دیکھا جو کہ دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا اس کا رنگ اونٹ کی مانند تھا اور اس نے سر جھکایا ہوا تھا۔ میں جانتے ہوئے کہ یہ مسیلمہ ہے اپنا حربہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے بیچ مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں ایک انصاری بھائی بھی اس پر ٹوٹ پڑا اور اس نے اس کی کھوپڑی پر تلوار سے ضرب لگائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک لونڈی نے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر کہا۔ اے امیر المؤمنین! مبارک ہو مسیلمہ کو ایک کالے غلام نے قتل کر دیا۔

بعض کتب میں اس طرح یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ

Marfat.com

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مسیلمہ ہاتھ میں تلوار لئے اپنی فوج کی رہنمائی کر رہا ہے۔ میں نے دل میں ٹھان لی کہ اسے اپنے حربہ کا نشانہ بناؤں گا۔ میں اس پر حملہ کرنے کی تیاری کرنے لگا۔ میں اپنا حربہ ہاتھ میں لے کر تول رہا تھا اور شست باندھ رہا تھا کہ میں نے ایک انصاری کو دیکھا کہ وہ بھی اس پر تاڑ لگائے ہوئے ہے اور اسے اپنی تلوار کا نشانہ بنانا چاہتا ہے۔ جب مجھے تسلی ہوگئی تو میں نے اپنا حربہ کھینچ مارا۔ اس لمحے میرے بھائی انصاری نے بھی اپنی تلوار کا وار اس پر کیا وہ اب خاک وخون میں تڑپ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس کے وار نے اسے جہنم رسید کیا۔

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کہا کرتے کہ

اگر میں نے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کو شہید کیا ہے تو میں نے سب سے شریر آدمی کو جہنم واصل کرنے کا شرف بھی حاصل کیا ہے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی ذات سے اسلام کو جس قدر نقصان پہنچا تھا اس سے زیادہ فائدہ پہنچایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے جاہلیت میں خیر الناس کو قتل کیا اور اسلام میں شر الناس کو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان:

ابن ہشام کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت وحشی رضی اللہ عنہ پر شراب کی حدیں اس قدر جاری ہوئیں کہ آخر کار دیوان سے بھی ان کا نام خارج کر دیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ پر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہے وہ نہیں چاہتا کہ یہ چین سے بیٹھے۔

Marfat.com

چھٹی فصل:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اخلاق

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے اخلاق سپاہیانہ، خصائل نہایت نمایاں ہیں۔ شجاعت، جانبازی اور بہادری، سیر و سیاحت آپ رضی اللہ عنہ کے مخصوص اوصاف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزاج قدرتاً تیز و تند تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے محاسن وتعریف میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہی کافی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی لاش مبارک کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

رحمة اللّٰه عليك فانّك كنت كما علمتك فعولا للخيرات و صولا للرَّحم۔

''آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ جیسا کہ مجھے معلوم ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ بہت زیادہ نیکیاں سرانجام دیا کرتے تھے اور صلہ رحمی کرنے والے تھے''۔

Marfat.com

ساتویں فصل:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ازواج واولاد

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے متعدد شادیاں کیں اور ہر زوجہ کے بطن سے اولاد ہوئی۔
ایک بیوی کا نام بنت لمتہ یا الملہ بن مالک تھا۔ ان سے یعلیٰ اور عامر دولڑکے پیدا ہوئے۔

دوسری بیوی کا نام خولہ بنت قیس تھا ان سے عمارہ پیدا ہوئے۔ انہی دونوں بیٹوں کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ، کوابویعلیٰ اور ابوعمارہ بھی پکارا جاتا ہے۔ عمارہ اور عامر دونوں لاولد فوت ہوگئے۔
ایک بیوی کا نام سلمیٰ بنت عمیس تھا۔ ان سے ایک لڑکی اُمامہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں یعلیٰ سے چند اولادیں ہوئیں لیکن وہ سب بچپن میں ہی فوت ہوگئیں۔ جبکہ امامہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب حضرت عمر بن ابی سلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے بیاہی گئیں۔ لیکن ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔
اس طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسل نہ بیٹوں سے اور نہ ہی بیٹی سے چلا۔ بعض بلوچ قبائل اپنے آپ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، کی اولاد بتاتے ہیں لیکن ان کا دعوی قوی ثبوت کا محتاج ہے۔

حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی پرورش:

ذیقعد ۷ھ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کیلئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ صلحنامۂ حدیبیہ کی شرط کے مطابق تین دن قیام کے بعد آپ مکہ سے چلنے لگے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کمسن یتیم بچی امامہ رضی اللہ عنہا یاعم! یاعم! اے چچا جان کہتی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ، نے ان کو گود میں اٹھالیا اور اپنے ساتھ لے جا کر حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سپرد کردیا کہ یہ آپ کی بنت عم ہے میں اس کو اٹھا لایا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کو اپنی آغوش تربیت میں لینے کیلئے حضور کی خدمت میں الگ الگ دعویٰ پیش کیا۔

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امامہ رضی اللہ عنہا میرے چچا کی لڑکی ہیں اس لئے میں حقدار ہوں۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ یہ کہہ کر اپنا استحقاق ظاہر کرتے تھے کہ وہ میرے چچا کی لڑکی ہیں اور میری زوجہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی بھانجی ہے۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ میرے دینی بھائی کی لڑکی ہے۔ اس لئے میں حقدار ہوں۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منازعت کا فیصلہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں صادر فرمایا کیونکہ ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی خالہ تھی اور خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے۔

فائدہ: یہ ناز اور محبت ایک کمسن اور یتیم بچی کو پالنے کے حق پر ہو رہی تھی حالانکہ اسلام سے پہلے یہی معصوم بچیاں زندہ زمین میں گاڑ دی جاتی تھیں اور یہ اعجاز تھا فقط حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اعجاز کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا۔ آج لوگ یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے اور ان کی پرورش کرنے کی بجائے ان کا مال لوٹنے کھسوٹنے کے چکر میں رہتے ہیں۔ اور اگر وہ غریب ہوں تو انہیں دھتکار دیا جاتا ہے اور معاشرے کی ٹھوکریں کھانے کیلئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عقل وفہم عطا فرمائے اور یتیموں کا حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

آٹھویں فصل:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام شہداء احد کی قبور پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی قبور پر:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی قبروں کی زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھی یہی عمل رہا۔ ایک مرتبہ فرمایا: یا اللہ تیرا رسول گواہ ہے کہ اس جماعت نے تیری رضا کی طلب میں جان دی ہے۔ پھر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت تک جو مسلمان بھی ان شہیدوں کی قبروں پر زیارت کیلئے آئے گا اور ان کو سلام کرے گا تو یہ شہداء کرام اس کے سلام کا جواب دیں گے۔ (مدارج النبوت)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزارات شہداء پر کیا فرماتے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی زیارت کو جاتے تو فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی یہی طریقہ جاری رکھا۔ (مدارج النبوت)

عبادہ بن ابی صالح فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کی قبروں پر سالانہ تشریف لے جاتے اور فرماتے تم پر سلام ہو تم نے صبر کیا آخرت کا گھر اچھا ہے۔ (خلاصہ)

واقدی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال زیارت کیلئے تشریف لے جاتے تھے جب وادی احد کے قریب جاتے تو فرماتے:

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہر سال زیارت کرتے نیز حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی زیارت کیلئے جاتیں اور ان کیلئے دعا کرتیں۔

Marfat.com

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سلام کہہ کر اپنے رفقاء کو مخاطب کر کے کہتے تم ان شہداء کو سلام کیوں نہیں تھے جو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ پھر واقدی نے حضرت ابو سعید، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمر اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی ان کی زیارت کرنے کا ذکر کیا ہے۔ (ابن ہشام)

سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا مزار سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر جمعہ کو آتیں وہاں آنسو بہاتیں اور نماز پڑھتیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول آپ کے وصال تک رہا۔ (خلاصہ)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مزار شریف پر:

1- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز میں صحرائے احد میں سے گزرا تو میں نے کہا:

السلام علیکم یا عم رسول اللہ

تو میں نے آواز سنی: علیك السلام و رحمه الله و بركاته۔

2- عطاف کہتے ہیں ان کی خالہ نے بتایا وہ شہداء احد کی زیارت کو گئیں اور شہداء کو سلام کیا اور ان سے جواب سنا اور یہ بھی سنا اللہ کی قسم ہم تمہیں ایسے ہی پہچانتے ہیں جیسے ایک دوسرے کو پہچانا جاتا ہے۔ (خلاصہ)

3- عمر بن علی فرماتے ہیں کہ میرے والد گرامی مجھے جمعہ کے روز احد کی زیارت کیلئے لے گئے وہاں پہنچے تو میرے والد گرامی نے بلند آواز سے کہا:

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

تو جواب ملا:

و علیکم السلام یا ابا عبد اللہ۔

''اے ابو عبد اللہ تم پر سلام ہو''۔

میرے والد نے مجھے کہا وعلیک السلام تو نے کہا میں نے عرض کی جی نہیں پھر مجھے اپنے

Marfat.com

دائیں جانب کھڑا کیا، پھر کہا:

السلام علیکم۔

پھر جواب ملا:

وعلیکم السلام۔

اس پر میرے والد گرامی فوراً سجدے میں گر گئے اور اس انعام پر سجدہ شکر ادا کیا۔

(خلاصۃ الوفا)

قبریں کھلیں تو جسم تر و تازہ تھے:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نہر کھدوا رہے تھے وہ نہر شہداء احد کے مزارات کے قریب سے گزری دوران کھدائی ایک کدال حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو جا لگا اس سے خون جاری ہو گیا۔ (مدارج النبوت)

مزید تفصیل درکار ہو تو مدارج النبوۃ اور سیرۃ ابن ہشام کا مطالعہ فرمائیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی مرمت فرمائی:

حضرت ابو جعفر روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کی مرمت اور درستگی بھی فرمایا کرتیں۔ (خلاصہ)

آپ کے مزار شریف کی خاک:

حرم کی مٹی لے جانے کی کراہت سے امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی مزار کی مٹی کو مستثنیٰ سمجھا جائے۔ یاد رہے کہ یہ مٹی مبارک آپ کی شہادت گاہ کے ہالے سے اٹھائی جاتی ہے جو تمام علماء و مشائخ وغیرہم سر درد کے علاج لئے اٹھاتے تھے۔ (خلاصۃ الوفا)

آہ افسوس:

آپ نے گزشتہ صفحات میں پڑھا کہ شہداء احد، مزار سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہم پر خود خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، حضرت سعد، حضرت

Marfat.com

امیر معاویہ، حضرت ابو سعید، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ام سلمہ، سیدہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ عنہم) مزارات شہداء احد کی زیارت کو تشریف لے جاتے۔ ان نفوس قدسیہ کے بعد سے آج تک ہزار ہا تابعین تبع تابعین، بزرگان دین، اولیاء، علماء صلحاء عامۃ المسلمین زیارت کرتے رہے اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لاتیں تو نوافل بھی وافر ماتیں اور قبر شریف کی مرمت بھی فرماتیں۔ (خلاصۃ الوفا للسمہودی)

Marfat.com

نوویں فصل:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مرویات

1- حضرت حارث تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''غزوۂ بدر کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، نے شترمرغ کے پَر کی نشانی لگا رکھی تھی۔ ایک مشرک نے پوچھا کہ یہ شترمرغ کے پَر کی نشانی والا کون آدمی ہے؟ لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو اس مشرک نے کہا۔ یہی تو وہ آدمی ہے جنہوں نے ہمارے خلاف بڑے بڑے کارنامے کیے ہیں''۔ (اخرجہ الطبرانی)

2- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

امیہ بن خلف نے مجھ سے کہا۔ اے اللہ کے بندے! غزوۂ بدر کے دن جس آدمی نے اپنے سینے پر شترمرغ کے پَر کا نشان لگا رکھا تھا وہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ وہ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ امیہ نے کہا۔ انہوں نے ہی تو ہمارے خلاف بڑے بڑے کارنامے کر رکھے ہیں۔

3- علامہ ابن سعد کا بیان ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہندہ کی مذموم حرکت کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا اس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جگر میں سے کچھ کھایا بھی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''الٰہی! حمزہ رضی اللہ عنہ کے کسی حصہ کو جہنم میں داخل نہ ہونے دینا''۔

4- حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اصابہ'' میں لکھا ہے:

سینتیس سال بعد ۴۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے احد کی طرف سے نہر نکالی گئی تو کھدائی کے دوران میں کئی شہداء کی لاشیں بالکل تر و تازہ حالت میں ملیں۔ اسی سلسلہ میں اتفاق سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر بیلچہ لگ گیا تو ان کے پاؤں سے خون کی

Marfat.com

چھینٹیں اس طرح اڑیں جیسے زندہ آدمی کو زخم لگنے سے خون نکلتا ہے۔

5- مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی میں لکھا ہے:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جوانی میں ہمیشہ زرہ پہن کر لڑا کرتے تھے اسلام قبول کیا تو زرہ پہننا بالکل ترک کر دیا۔ اور لڑائیوں میں اس طرح شریک ہوتے کہ سینہ سامنے سے کھلا ہوتا اور دونوں ہاتھوں سے تلوار چلا رہے ہوتے۔ لوگوں نے پوچھا۔ اے عم رسول! اے صف شکن مجاہد! اے جوانمردوں کے سردار! کیا آپ نے اللہ کا حکم نہیں سنا کہ جان بوجھ کر ہلاکت میں نہ پڑو۔ پھر آپ احتیاط سے کام کیوں نہیں لیتے۔ جب جوان تھے اور مضبوط تھے اس زمانے میں آپ کبھی زرہ کے بغیر نہیں لڑا کرتے تھے۔ اب جبکہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں تو آپ اپنی جان کی حفاظت اور احتیاط کے تقاضوں سے کیوں بے پرواہ ہو گئے ہیں۔ بھلا تلوار کس کا لحاظ کرتی ہے اور تیر کس کی رعایت کرتا ہے۔ ہم کو تو یہ پسند نہیں کہ آپ جیسا شیر اپنی بے احتیاطی کی بدولت دشمن کے ہاتھوں قتل ہو جائے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان کی باتیں سن کر فرمایا کہ جب میں جوان تھا تو سمجھتا تھا کہ موت انسان کو اس دنیا کے عیش و آرام سے محروم کر دیتی ہے۔ اس لئے کیوں خواہ مخواہ موت کی جانب رغبت کروں اور اژدہے کے منہ میں جاؤں۔ یہی وجہ تھی کہ میں اپنی جان کی حفاظت کیلئے زرہ پہنا کرتا تھا۔

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے میرے خیالات بدل گئے ہیں۔ اب مجھ کو اس دنیائے فانی سے مطلقاً کوئی لگاؤ نہیں رہا اور موت مجھے جنت کی کنجی معلوم ہوتی ہے۔ زرہ تو وہ پہنے جس کیلئے موت کوئی دہشتناک چیز ہو۔ جس کو تم موت کہتے ہو وہ میرے لئے ابدی زندگی ہے۔

6- صحیحین کی ایک روایت میں ہے:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے اس کے عادی تھے ایک مرتبہ انصار کی ایک محفل ناؤ نوش میں شریک تھے جس میں ایک خوش الحان مغنیہ گا رہی تھی۔ قریب ہی ایک حجرہ کے صحن میں دو فربہ اونٹنیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس مغنیہ نے اونٹنیوں کی

Marfat.com

طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

ألا یا حمزة للشرف النّواء
وهنّ معقّلات بالفناء

ضع السکّین فی اللبّاتِ منها
وخرّجهنّ حمزة بالدّماء

و عجّل من اطائبها لشرب
قدیرا من طبیخ او شواء

''یعنی آگاہ ہو جاؤ اے حمزہ! فربہ اونٹنیوں کیلئے۔ اور وہ اونٹنیاں صحن میں بندھی ہوئی ہیں ان اونٹنیوں کی **کلیجیوں** کو ان کے خون کے ساتھ نکال لو اور جلدی کر وان کے جو ہر پینے کیلئے خواہ ہانڈی کے اندر پکا کر یا بھون کر''۔

یہ سن کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نشہ کی حالت میں بے اختیار کود ے اور اونٹنیوں کی کوہانیں کاٹ ڈالیں اور پہلو چیر کر **کلیجیاں** نکال لائے۔

یہ اونٹنیاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تھیں انہیں اپنی اونٹنیوں کے اس طرح مارے جانے پر سخت صدمہ ہوا۔ آبدیدہ ہو کر بارگاہ رسالت میں شکایت کی۔ حضور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اسی وقت اس محفل طرب میں تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس حرکت بے جا پر ملامت فرمانے لگے۔ وہ اس وقت ہوش میں نہیں تھے گھور کر حضور کو دیکھا اور کہا:

تم سب ہمارے باپ کے غلام ہو۔

حضور کو معلوم ہو گیا کہ اس وقت وہ آپے میں نہیں ہیں چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئے۔

یہ ایک افسوسناک واقعہ تھا جس پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو یقیناً تاسف ہوا ہوگا اور انہوں نے اس کی تلافی بھی کی ہوگی کیونکہ وہ فطرتاً نہایت نیک طبع تھے۔

Marfat.com

7- امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، ملائکہ کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایک تخت کے اوپر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں''۔

8- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

''ہم عبدالمطلب کی اولاد جنت کے سردار ہیں یعنی میں (صلی اللہ علیہ وسلم)، حمزہ رضی اللہ عنہ جعفر رضی اللہ عنہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما۔

9- ابن جریر نے ''تہذیب الآثار'' میں ابن ابی الدنیا نے کتاب ''من عاش بعد الموت'' میں اور بیہقی نے ''الدلائل'' میں حضرت عطاف بن خالد سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں۔

میری خالہ نے مجھے بتایا کہ میں ایک دن شہداء کی قبروں کی زیارت کیلئے گئی اور میں اکثر ان کی زیارت کیلئے جاتی رہتی تھی۔ تو میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے قریب نماز ادا کرنے لگی۔ اس وقت وہاں پکارنے والا اور جواب دینے والا نہیں تھا تو جب میں نماز سے فارغ ہوئی تو السلام علیکم کہا تو میں نے سلام کا جواب سنا اور اس بات کا مجھے اتنا یقین ہے جتنا کہ اس بات کا کہ اللہ نے مجھے تخلیق کیا اور جتنا یقین دن اور رات کا ہے تو میرا بال بال کانپ اٹھا۔

10- حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

ایک دن میں اور میری بہن شہداء کی قبروں کی زیارت کیلئے گئیں۔ میں نے اپنی بہن سے کہا کہ آؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر جا کر سلام کہیں۔ اس نے کہا چلیں تو ہم آپ رضی اللہ عنہ کی قبر پر آ گئیں اور ہم نے کہا۔ اے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! السلام علیکم! تو ہم نے اپنے سلام کا جواب سنا یعنی و علیکم السلام ورحمۃ اللہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس وقت ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا۔

Marfat.com

دسویں فصل:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے "اُسُد الغابۃ" میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بھی روایت کی ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دعا میں یہ کلمات ضرور کہا کرو۔

اللّٰھم انّی اسئلك باسمك الاعظم و رضوانك الاکبر۔

"اے اللہ رب العزت! میں تجھ سے تیرے اسم اعظم کے وسیلہ سے اور تیری عظیم رضا کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں"۔

Marfat.com

گیارہویں فصل:

زائر حرمین شریفین قاری اصغر علی نورانی کے تأثرات

جگر پاش پاش:

قارئین کرام! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف پہ بھی ایک خوبصورت مقبرہ تعمیر تھا مگر وہاں نجدی حکومت نے جہاں جنت المعلی مکہ مکرمہ اور جنت البقیع مدینہ شریف میں ساٹھ ہزار صحابہ کرام، امہات المومنین اہل بیت اطہار کے مزارات مسمار کر دیئے۔ وہاں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار شریف بھی مسمار کر دیا۔

جب عشاق ان مزارات مقدسہ کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو جگر پر آرے چلتے ہیں۔ میں نے خود دیکھا کہ زائرین ان مزارات مقدسہ کی اس توہین پر اس قدر گریہ زاری کر رہے تھے کہ پتھر دل انسان بھی انہیں دیکھ کر رونا شروع کر دیتے۔

Marfat.com

بارہویں فصل:

شورش کاشمیری کے تاثرات

شورش کاشمیری کے تاثرات:

شورش کاشمیری کے نام سے کون واقف نہیں۔ یہ جب ان مزارات مقدسہ پر حاضر ہوئے تو مزارات کی یہ حالت دیکھ کر خوب آنسو بہائے اور ایک کتاب شب جائے کہ من بودم میں اپنے جذبات کا ان الفاظ میں اظہار کیا ہے کہ انہیں ذرہ برابر احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہے ہیں۔ رسول مقبول ﷺ کے لخت پارے ہیں ان کی نور نظر اور اس نور نظر کے چشم و چراغ ہیں۔ چچا ہیں چچا کے بیٹے ہیں۔ امت کی مائیں ہیں جنت کی شہزادیاں ہیں امام ہیں۔ ذوالنورین ہیں۔ شہداء ہیں اولیاء ہیں، فقہاء ہیں علماء ہیں حکماء ہیں۔ حلیمہ سعدیہ ہیں لیکن عرب ہیں کہ قبریں ڈھائے جا رہے ہیں اور محل بنائے جا رہے ہیں۔ (شب جائے کہ من بودم)

آنسو ہی آنسو:

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مزار کی حالت دیکھ کر شورش کاشمیری لکھتے ہیں۔ میں نے قبر سے ٹکٹکی باندھ رکھی تھی میں کہہ رہا تھا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا تو اب بھی کربلا ہی میں ہے۔ تیرے باپ کا کلمہ پڑھنے والوں نے تجھے اب تک ستایا ہے۔ تیری کہانی زخموں کی کہانی ہے تو نے کعبۃ اللہ میں باپ کے زخم دھوئے کربلا میں تیری اولاد نے زخم کھائے کوفہ میں تیرا شوہر امت کے زخم کھا کر واصل حق ہو گیا تیرے باپ کی امت تیری اولاد کو قبروں میں بھی ستا رہی ہے۔

پھر عرب تیری اولاد کی قتل گاہ ہے۔ تیرے باپ نے کہا تھا۔ فاطمہ میری رحلت کے بعد جو مجھے سب سے پہلے ملے گا وہ تو ہو گی تو ان کے پاس چلی جائے گی۔ محمد ﷺ کا گھرانہ اب بھی کربلا میں پڑا ہے جو شمر سے وہ ورثہ کی تلواروں سے بچ رہے تھے۔ ان کی قبریں قتل

Marfat.com

کردی گئیں ہیں۔اپنی قبر کے قتل پر مجھے رونے دے تو اس قبر میں ہے اور میں تیرے سامنے زندہ ہوں۔ مجھے اپنی زندگی فعل عبث محسوس ہو رہی ہے۔ تیرے مرقد کے ذرے تمام کائنات کے مروارید سے افضل ہیں۔ان میں مہر و ماہ سے بڑھ کر درخشانی ہے۔لیکن زمانے نے آنکھیں پھیر لی ہیں اور اس کا شیشہ دل حمیت غیرت سے خالی ہو گیا ہے۔(صفحہ ۱۶۶،۱۲۵)

صفحہ ۱۷۲ پر لکھتے ہیں:

کیا عشق کا نام عربوں کی لغت میں شرک ہے؟ یا ان کے ہاں سرے سے یہ لفظ ہی موجود نہیں۔ان کے دل ابھی تک بنوامیہ میں ہیں،عربی سے واقف ہوتا تو کوہ صفا اور جبل احد پر کھڑے ہو کر پکارتا۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم وطنو تم نے جنت البقیع میں ہل پھروا کر ہمارے دل کے شیشے توڑ دیئے ہیں۔

شورش سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر:

احد پہاڑ سے ڈھیروں نیچے حضرت امیر حمزہ،عبداللہ بن جحش اور معصب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبریں ہیں۔لیکن آل سعود کی غیر شرعی یلغار نے ہموار کر دی ہیں۔یہیں ہندہ نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ چاک کر کے ان کا کلیجہ چبایا اور مثلہ کیا تھا۔انہی شہداء کے فراق میں مدینہ اشکبار تھا،ہر گھر سے چیخیں نکل رہی تھیں،انہی چیخوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا۔آہ!''حمزہ کا رونے والا کوئی نہیں''۔ہندہ نے تو حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا لیکن انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر چبا ڈالی۔(صفحہ ۱۷۵)

Marfat.com

تیرہویں فصل:

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی کرامات

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی کرامات:

آپ رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت امام حاکم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان فرمائی ہے۔آپ کی شہادت ہوئی تو آپ حالت جنابت میں تھے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ فرشتے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے ہیں۔علامہ ابن سعد نے حضرت حسن سے روایت بیان فرمائی ہے کہ سید کل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے دیکھا فرشتے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو غسل دے رہے تھے''۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے حضرت شیخ احمد کی مدد فرمائی:

سید جعفر بن حسن برزنجی نے اپنی کتاب جالیۃ الکبر باصحاب سید العجم والعرب صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر فرمایا (اس کتاب میں ان صحابہ کرام سے استغاثہ ہے جو بدر واحد میں شریک جہاد تھے اور ان کی کرامات وعظمت کا تذکرہ ہے) کہ علامہ حموی نے اپنی کتاب نتائج الارتحال والسفر فی اخبار اہل القرن الحادی عشر میں جامع شریعت وحقیقت شیخ احمد بن محمد دمیاطی المعروف ابن عبد الغنی النباء متوفی مدینہ طیبہ ماہ محرم ۱۱۱٦ھ سے روایت کی ہے۔حضرت شیخ احمد نے فرمایا: میں نے اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ایک قحط زدہ سال میں مصر سے خریدے گئے دو اونٹوں پر سوار ہو کر سفر حج اختیار کیا۔حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں حضوری چاہتے تھے کہ اونٹ مدینہ پہنچ کر مر گئے۔ہم خالی جیب ہو چکے تھے، نہ اونٹ خرید سکتے تھے اور نہ ہی کرائے پر سواری لینے کے قابل رہے تھے۔میں اس تنگ دستی میں حضرت شیخ صفی الدین قشاشی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ساری کیفیت عرض کر دی انہیں یہ بھی بتایا کہ کشائش تک مدینہ طیبہ میں ہی ٹھہر جانا چاہتا ہوں وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمانے لگے آپ ابھی سیدنا حمزہ عم مصطفیٰ رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر حاضری دیں۔جتنا ہو سکے قرآن پڑھیں اور

Marfat.com

پھر اول سے آخر تک انہیں اپنا حال سنائیں۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور چاشت کے وقت ہی آپ کے مزار اطہر پر حاضری دی اور شیخ گرامی کے حکم کے مطابق قرآن حکیم پڑھ کر اپنا حال سنا ڈالا۔ ظہر سے پہلے واپس ہوا۔ باب الرحمۃ میں طہارت خانہ میں وضو کر کے مسجد شریف میں داخل ہوا تو وہاں والدہ محترمہ کو موجود پایا۔ فرمانے لگیں ابھی تمہیں ایک آدمی پوچھ رہا تھا اسے ملیے۔ میں نے عرض کیا وہ کہاں ہیں؟ کہنے لگیں حرم نبوی کے پیچھے چلے جاؤ۔ میں ادھر چلا گیا۔ وہ صاحب سامنے آ گئے۔ پر ہیبت شخصیت اور سفید داڑھی والے انسان تھے۔ مجھے فرمانے لگے شیخ احمد مرحبا، میں نے ان کے ہاتھ چوم لئے۔ مجھے فرمانے لگے مصر چلے جائیں۔ میں نے عرض کیا آقا کس کے ساتھ چلوں فرمانے لگے میں کسی آدمی کے ساتھ آپ کے کرائے کی بات کر دیتا ہوں۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا وہ مجھے مدینہ طیبہ میں مصری حاجیوں کے کیمپ تک لے گئے۔ وہ کچھ مصریوں کے ایک خیمے میں تشریف لے چلے اور میں بھی ان کے ساتھ خیمے میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے جب خیمے کے مالک کو سلام کہا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ کے ہاتھ چومے اور بے حد تعظیم کی۔ آپ نے فرمایا: او میرے چہیتے! شیخ احمد اور ان کی والدہ کو مصر لے چلنا اس سال بہت زیادہ اونٹ مر گئے تھے اونٹوں کی قلت تھی اور کرایہ بہت زیادہ تھا۔ اس مصری نے آپ کا حکم مان لیا۔ آپ نے فرمایا: کتنے پیسے لے گا اس نے عرض کیا جتنے آپ کی مرضی ہو گی۔ آپ نے فرمایا اتنے اور اتنے لے لینا۔ اس نے بات مان لی۔ آپ نے اپنے پاس سے کرائے کا زیادہ حصہ ادا کر دیا۔ مجھے فرمانے لگے شیخ احمد اپنی والدہ اور سامان کو یہاں لے آئیں، میں وہاں سے اٹھا اور وہ وہاں ہی تشریف فرما رہے۔ میں والدہ ماجدہ اور سامان کے ساتھ واپس آیا۔ اس مصری کو فرمانے لگے کہ مصر پہنچ کر یہ باقی کرایہ تجھے دے دیں گے۔ مصری نے یہ بات مان لی۔ آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور اسے میرے ساتھ اچھائی سے پیش آنے کی وصیت کی۔ اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مسجد شریف پہنچے، فرمانے لگے تو مجھ سے پہلے اندر چلا جا۔ سو میں مسجد میں داخل ہوا نماز کا وقت ہو گیا۔ لیکن انتظار کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ وہ نظر نہ آئے، میں نے بار بار ان کو تلاش کیا مگر نہ ملے۔ میں اس آدمی کے پاس آیا جسے کرایہ دے کر مجھے چھوڑ گئے تھے، میں نے اس سے آپ کے اور آپ کی جگہ کے بارے میں دریافت کیا وہ کہنے لگا میں تو انہیں نہیں

Marfat.com

پہچانتا اور آج سے پہلے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ جب وہ تشریف لائے تو مجھ پر ایسا خوف اور اتنی ہیبت طاری ہوئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ میں واپس آ گیا۔ بہت تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکے۔ میں حضرت شیخ صفی الدین احمد قشاشی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو ساری بات بتائی۔ فرمانے لگے، سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب کی روح پاک تھی۔ جو جسمانی شکل میں سامنے آئی تھی پھر میں اس آدمی کے پاس چلا آیا، جس کے ساتھ مصر جانا تھا اور باقی حاجیوں کے ساتھ مصر روانہ ہو گیا۔ اس نے دورانِ سفر محبت و اکرام اور حسن خلق کا ایسا مظاہرہ کیا۔ جس کا اس جیسے لوگ سفر و حضر میں نہیں کیا کرتے۔ یہ سب کچھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی برکت تھی۔ اللہ ان کے وسیلے سے ہمیں نفع اندوز فرمائے۔ الحمد للّٰہ علی ذالک یہاں حضرت حموی کی کتاب نتائج کی عبارت ختم ہوئی۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے زائرین کی حفاظت فرمائی:

علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ایک کرامت شیخ محمد بن عبداللطیف تھتام مالکی مدنی سے روایت کی ہے کہ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ حضرت شیخ سعید بن قطب ربانی ابراہیم کو کردی سید الشہداء عم مصطفیٰ کی قبر کی زیارت کیلئے بارہ رجب سے پہلے ہی تشریف لے گئے۔ حالانکہ مدینہ والے وہاں بارہ رجب کو جایا کرتے ہیں۔ حضرت سعید بکثرت آپ کی زیارت کو جاتے اور پھر بارہ رجب تک وہیں ٹھہرے رہتے۔ میرے والد صاحب فرماتے ہیں کہ ہم بھی ایک سال آپ کے ساتھ گئے اور دیوان مسنودہ میں بیٹھ گئے۔ جب رات نے اپنے پردے لٹکا دیئے اور سب ساتھی سو گئے تو میں بطور چوکیدار بیٹھ گیا۔ میں نے ایک شاہسوار دیکھا جو وہاں کئی دفعہ چکر لگانے لگا۔ میں سستی کی وجہ سے نہیں اٹھا۔ میں جی میں کہنے لگا: اس وقت تک پڑے رہو گے کہ یہ سر چڑھ آئے گا۔ میں اٹھا اور کہا سوار تو کون ہے؟ سوار بولا: تو نے پوچھنے کی جرأت کیوں کی تو میری پناہ میں اترا ہے اور خود بیدار ہو کر اور چوکیداری کر کے مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ میں تو خود تمہاری حفاظت کر رہا ہوں۔ میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں۔ یہ کہہ کر میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ رضی اللہ عنہم وعن الصحابۃ اجمعین۔

Marfat.com

چودہویں فصل:

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام

سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام:

مدینہ پاک کی حاضری اللہ تعالیٰ نصیب فرمائے تو مزار سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر یوں سلام عرض کریں۔

السلام عليك يا سيدنا حمزه
السلام عليك يا عم رسول اللّٰه
السلام عليك يا عم حبيب اللّٰه
السلام عليك يا سيد الشهداء
ويا اسد اللّٰه و اسد رسوله
السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار

''سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ، سلام ہو آپ پر اے اللہ، کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان، سلام ہو آپ پر اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان، سلام ہو آپ پر اے شہیدوں کے سردار اور اے اللہ کے شیر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر، سلام ہو آپ پر اس لیے کہ آپ نے صبر کیا تو کیا ہی عمدہ گھر جنت کا''۔

Marfat.com

پندرہویں فصل

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شاعری

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے جنگِ بدر کے بارے میں درج ذیل اشعار لکھے ہیں، لیکن بعض نے انکار کیا ہے، اور کہا ہے کہ یہ اشعار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نہیں کہے۔

ألم ترأ مرًا كان من عجب الدهر

و للحين أسباب مبيّنة الأمر

''کیا تو نے زمانہ کا ایک عجیب معاملہ نہیں دیکھا؟ موت کے کچھ اسباب بہت نمایاں ہوتے ہیں''۔

وما ذاك الا أن قوماً أقادهم

فحانوا تو اصوا بالعقوق و بالكفر

''وہ معاملہ یہ ہے کہ ایک قوم، جس نے نافرمانی اور کفر کی ایک دوسرے کو وصیت کر رکھی تھی دشمن کو فنا کرنے کیلئے آئی مگر خود فنا ہو گئی''۔

عشيّة راحوا نحو بدر بجمعهم

فكانوا رهوناً للرّكيّة من بدر

''یہ واقعہ اس شام کا ہے جب وہ سب کے سب میدانِ بدر میں آئے اور ان کی لاشیں بدر کے کنوئیں میں گروی ہو کر رہ گئیں''۔

و كنّا طلبنا العير لم نبغ غير ها

فاروا الينا فالتقينا علىٰ قدر

''ہم تو محض تجارتی قافلہ لوٹنے کیلئے آئے تھے دوسری کوئی غرض نہیں تھی۔ مگر وہ آئے اور جیسا مقدر تھا ہم سے لڑنے لگے''۔

فلما التقينا لم تكن مثنوية

لنا غير بالمثقّفة السمر

Marfat.com

''جب جنگ شروع ہوئی تو گندم گوں سیدھے نیزوں کے ساتھ نیزہ بازی کے سوا ہمارا کوئی کام نہ تھا''۔

و ضرب یبیض یختلی الرأس حدھا
مشھرۃ الألوان بینۃ الأثر

''اور ایسی قاطع تلواروں کے ساتھ شمشیرزنی کرنے لگے جن سے دشمنوں کے سر اُڑنے لگے اور وہ چمکدار، تلواریں اپنا نمایاں اثر چھوڑ رہی تھیں''۔

و نحن ترکنا عتبۃ الغی ثاویا
و شیبۃ فی قتلی تجرجم فی الجفر

''ہم نے سرکش عتبہ اور اس کے بھائی شیبہ کو ان مقتولوں میں داخل کر دیا جو بدر کے کنوئیں میں ہمیشہ کیلئے دفن ہو گئے''۔

و عمر و ثوی فیمن ثوی من حماتھم
فشقت جیوب النائحات علیٰ عمرو

''اور ان کا حمایتی ابوجہل عمرو بن ہشام بھی ان ہی میں رہ گیا اور بین کرتے ہوئے عورتوں نے اس پر اپنے گریباں پھاڑ دیئے''۔

جیوب نساء من لؤیّ بن غالب
کرام تفرّ عن الذوائب من فھر

''لؤیّ بن غالب کی عالی نسب عورتوں نے، جو فہر کے اُونچے طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں اپنے گریباں پھاڑ دیئے''۔

اولٰئك قوم قتلوا فی ضلالھم
و خلّوا الواء غیر محتضر النصر

''یہ لوگ اپنی گمراہی میں ہی قتل ہو گئے اور اپنے پیچھے مدد سے محروم جھنڈا چھوڑ گئے''۔

لواء ضلال قاد ابلیس أھلہ
فجاس بھم انّ الخبیث الیٰ غدر

Marfat.com

''وہ گمراہی کا جھنڈا تھا، جس کے نیچے ابلیس نے ان کو جمع کیا، اور خبیث نے ان کو غداری پر آمادہ کیا''۔

و قال لهم اذ عاين الأمر و اضحًا

بَرِئتُ اليهم ما بِى اليوم من صبر

''جب اس نے میدانِ جنگ میں ملائکہ کی قطاریں دیکھیں، تو کہنے لگا میں ان سے بیزار ہوں اور ان کی حمایت میں لڑنے سے معذور ہوں''۔

فانّى أرى مالا ترون و اِنّنى

أخاف عقاب اللّٰه و اللّٰه ذو قَسر

''اور کہنے لگا، اے اہل مکہ! مجھے وہ کچھ نظر آرہا ہے، جس کے دیکھنے سے تم محروم ہو اور مجھے زبردست خدا کے عذاب سے ڈر لگتا ہے''۔

فقدمهم للحين حتى تورطوا

و كان بمالم يخبر القوم ذا خبر

''وہ انہیں ہلاکت میں ڈالنے کیلئے لے آیا اور میدانِ جنگ میں ان کو پھنسا کر بھاگ گیا اور جس انجام سے باخبر تھا لوگوں کو نہیں بتایا''۔

فكانوا غداة البئر الفًا وجمعنا

ثلاث مئين كالمسدمة الزُّهُر

''جس دن کفار کی لاشیں کنوئیں میں پھینکی گئیں وہ گنتی میں ایک ہزار تھے۔ اور ہمارے کلیوں جیسے روشن رُو نوجوان صرف تین سَو تھے''۔

و فينا جنود اللّٰه حين يمدنا

بهم فى مقام ثم مستوضح الذكر

''اور ہماری مدد کیلئے اللہ کے لشکر ہم میں موجود تھے، جنہوں نے میدانِ جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیئے''۔

Marfat.com

فشدّ بهم جبريل تحت لوائنا
لدى مأزق فيه منايا هم تجرى

''ہمارے جھنڈے کے نیچے ان کو لے کر جبرائیل علیہ السلام نے ایسا حملہ کیا کہ جنگ کے تنگ میدان میں ہر طرف دشمن کے خون کی ندیاں بہ رہی تھیں''۔

در جواب آں غزل:

حارث بن ہشام بن مغیرہ نے جواباً یہ اشعار کہے:

الا يا لقوم للصابة و الهجر
و للحزن منّى و الحرارة فى الصدر

''خبردار! اے قوم!! دوستوں کی جدائی اور غم پر تعجب کرو، جس کی سوزش سے میرا سینہ جل رہا ہے''۔

و للدّمع من عينىّ جواد كأنّه
فريد هوى من سلك ناظمه يجرى

''نیز میری آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں پر تعجب کرو، جو ٹوٹی ہوئی لڑی کے موتیوں کی طرح گر رہے ہیں''۔

على البطل الحلو الشمائل اذ ثوى
رهين مقام للركية من بدر

''یہ نالہ وشیون اس شیریں اخلاق پہلوان پر ہے، جو مقامِ بدر میں ہمیشہ کیلئے ایک کنوئیں میں گروی ہو کر رہ گیا ہے''۔

فلا تبعَدن يا عمرو و من ذى قرابة
و من ذى ندام كان ذاخُلُق غَمْر

''اے میرے عزیز اور پیارے مصاحب! خدا کرے تُو رحمت سے دُور نہ رہے تُو بڑے اخلاقِ عالیہ کا حامل تھا''۔

Marfat.com

فان یك قوم صادفوا منك دولة

فلا بدّ للايّام من دول الدهر

''اگر دشمنوں کو تجھے ہلاک کرنے کا موقعہ مل گیا ہے، تو غم نہیں یقیناً زمانے پر ایسے موقعے آتے ہی رہتے ہیں''۔

فقد کنت فی صرف الزمان الذی مضی

تریهم هواناً عنك ذا سُبُل و عر

''تو بھی تو ماضی میں زمانے کے ایسے ہی موقع پر ان کو ذلت ناک شکست دیا کرتا تھا جس سے بچ نکلنے کے راستے بڑے دشوار گزار ہوتے تھے''۔

فالّا أمت یا عمر و اترکك ثائرا

ولا أبق بقیا فی اخاء ولا صهر

''اے عمرو! اگر میں موت سے بچ نکلا، تو تیرا انتقام لے کر دم لُوں گا اور بھائی چارے اور سُسرال کے تعلقات کی وجہ سے کسی پر رحم نہیں کروں گا''۔

واقطع ظهراً من رجال بمعشر

کرام علیهم مثل ما قطعوا ظهری

''اور جیسے انہوں نے میری کمر توڑی ہے، میں بھی عزت والے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر ان کی کمر توڑ دوں گا''۔

اغرّهم ما جمعوا من و شیظة

ونحن الصمیم فی القبائل من فهر

''کیا مختلف قبائل سے اپنے اَتباع جمع کر کے وہ مغرور ہو گئے ہیں، حالانکہ ہم خالص قریشی قبائل سے تعلق رکھتے ہیں''۔

فیال لؤیّ ذبّوا عن حریمکم

و آلهة لا تترکوها لذی الفخر

''اے آلِ لوَی! اپنی عورتوں اور اپنے خداؤں کی عزت کو بچاؤ۔ اور ان کو کسی

Marfat.com

شیخی باز کے رحم و کرم پر نہ چھوڑو"۔

تـوارثهـا آبـائـوكـم و ورثتم
أو اسيهَا و البيت ذا السقف و الستر

"یہ چیزیں تمہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملی ہیں۔ اور اسی طرح تم مضبوط چھت اور حسین پردوں والے گھر کے بھی وارث ہو"۔

فـمـا لـحـليـم قد أراد هـلاكـكـم
فـلا تـعـذروه آل غـالـب من عـذر

"اس بردبار آدمی کو کیا ہو گیا ہے، جس نے تمہاری ہلاکت کا ارادہ کیا ہے؟ اے آلِ غالب! اس کو کبھی معاف نہ کرنا اور نہ اس کا کوئی عذر قبول کرنا"۔

وجـدّو الـمـن عـاديـتـمـو و تـوازروا
و كونوا جميعاً في التأسي و في الصبر

"اپنے دشمنوں کیلئے پوری تیاری کرو، باہمی تعاون سے کام لو اور صبر و مواسات میں جسمِ واحد کی طرح متحد ہو جاؤ"۔

لـعـلـكـم أن تثـأروا بـاخـيـكـم
ولا شئ ان لم تثأروا بذوى عمرو

"شاید اس طرح تم اپنے بھائی کا انتقام لینے میں کامیاب ہو جاؤ، اور اگر تم نے انتقام نہ لیا تو تم عمرو کے دوست اور غمخوار نہیں ہو"۔

بـمـطـر دات فـي الأكف كـأنهـا
و ميـض تُـطـيـر الهـام بيّـنة الأثـر

"ہاتھوں میں ایسے براں اور لچکدار نیزے لے کر حملہ کرو، جو واضح طور پر کھوپڑیوں کو بدنوں سے اڑا دیں"۔

كـأنّ مـدبّ الـذّر فـوق متـونهـا
اذا جـردت يـومًـا لأعدائها الـخـزر

Marfat.com

''جب ان کو بدترین دشمنوں کے سامنے کیا جاتا، تو یوں معلوم ہوتی ہیں، جیسے ان کی دھاریں مکھیوں اور چیونٹیوں کو اُڑانے والے پنکھے ہیں''۔

ابنِ ہشام کہتے ہیں، ''ابنِ اسحاق کی روایت میں اس قصیدے میں واقع ہونے والے دو کلمے ''الفخر'' اور فما لحلیم ہم نے اپنی طرف سے بدل دیئے ہیں کیونکہ اس کے کلموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پائی جاتی تھی''ضرار بن خطاب فہری نے کہا:

عجبت لفخر الاؤس و الحین دائر
علیھم غدا و الدھر فیہ بصائر

''مجھے اوس کے فخر پر تعجب ہوتا ہے، جب کہ مستقبل قریب میں ان پر بھی موت کا چکر چلنے والا ہے اور زمانہ میں عبرت کے بڑے بڑے سامان پنہاں ہیں''۔

و فخر بنی النجار اِن کان معشر
أصیبوا ببدر کلھم ثمّ صابر

''اس طرح بنو نجار کے فخر پر بھی تعجب ہوتا ہے۔ اگر ہماری ایک جماعت بدر میں قتل ہوگئی ہے، اور انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، تو اس میں ان کیلئے فخر کی کون سی بات ہے''۔

فان تك قتلی غودرت من رجالنا
فانّا رجالا بعدھم سنغادر

''اگر ہمارے کچھ مرد قتل ہو کر میدانِ جنگ میں رہ گئے ہیں، تو ان کے بعد ہم بھی ان کے آدمی میدانِ جنگ میں چھوڑیں گے''۔

و تردی بنا الجرد العناجیج و سطکم
بنی آلأوس حتّٰی یشفی النفس ثائر

''اے اوس کے بیٹو! ہمارے تیز رَو کم مُو گھوڑے ہمیں لے کر تمہارے گھروں میں دَوڑیں گے تاکہ انتقام لینے والا انتقام لے کر شفا پائے''۔

Marfat.com

و وسط بنی النجار سوف نکرّھا
لھا بالقنا و الدار عین زو افر

''اور ہم جلد ان کو بنو خزرج کے درمیان بھی دوڑائیں گے، جو نیزوں اور زرہ پوش نو جوانوں کے شور میں حملہ آور ہوں گے''۔

فنترك صرعی تعصب الطیر حولھم
ولیس لھم آلا الامانیّ ناصر

''اور میدان میں ان کے اتنے مقتول چھوڑیں گے، جن کے گرد پرندوں کی جماعتیں جمع ہو جائیں گی اور فقط آرزوؤں کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا''۔

و تبیکیھم من اھل یثرب نسوۃ
لھنّ بھا لیل عن النّوم ساھر

''اور ان پر اہلِ یثرب کی عورتیں اس قدر روئیں گی، کہ رات بھر ماتم کرنے کی وجہ سے جاگتی ہیں''۔

و ذالك أنّا لا تزال سیوفنا
بھن دم ممّن یحاربن مائر

''یہ اس لئے کہ جس قوم سے ہم لڑتے ہیں، ہماری تلواریں ان کے خون سے رنگین ہوتی ہیں''۔

فان تظفروا فی یوم بدر فانّما
بأحمد أمسی جدکم و ھو ظاھر

''اگر بدر کی جنگ میں تمہیں کچھ کامیابی نصیب ہوئی ہے، تو وہ احمد مجتبیٰ کی وجہ سے ہوئی ہے، اور تمہاری قسمت جاگ پڑی ہے''۔

و بالنّفر الأخیار ھم أولیاؤہ
یحامون فی اللأواء و الموت حاضر

''اور اس کے بہترین دوستوں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، جو موت کی موجودگی

Marfat.com

میں گھمسان کی جنگ کے وقت اپنے ساتھیوں کو بچاتے ہیں''۔

یعدُّ ابوبکر و حمزة و فیهم
و یدعی علیّ وسط من أنت ذاکر

''ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، حمزہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں''۔

اولئك لا من نتجت فی دیارها
بنو الاؤس و النجار حین تفاخر

''ان کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوئی ہے، نہ ان کے سبب سے جن کو اوس اور خزرج نے اپنے گھروں میں جنم دیا ہے''۔

ولکن أبوهم من لؤیّ بن غالب
اذا عدت الانساب کعب و عامر

''جب انساب کا ذکر آتا ہے، تو ان کے باپ کعب اور عامر، لوی بن غالب کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں''۔

هم الطّاعنون الخیل فی کل معرك
غداة الهیاج الاطیبون الاکابر

''یہی لوگ لڑائی کے ہر میدان میں شہسواروں سے نیزہ بازی کرتے ہیں یہ بڑے پاکباز اور اونچے طبقہ کے لوگ ہیں''۔

اس کے جواب میں بنوسلمہ کے مشہور شاعر کعب رضی اللہ عنہ بن مالک نے یہ اشعار کہے:

عجبت لأمر اللّٰه و اللّٰه قادر
علیٰ ما أراد لیس للّٰه قاهر

''تجھے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر تعجب ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کے پورا کرنے پر قادر ہے۔ اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے''۔

قضیٰ یوم بدر أن تلاقی معشراً
بغوا و سبیل البغی بالنّاس جائر

Marfat.com

''اس نے بدر کے دن یہ فیصلہ کیا کہ ہم باغی جماعت سے لڑیں اور لوگوں کے حق میں بغاوت کا راستہ انتہائی ٹیڑھا ہے''۔

وقد حشدوا و استنفروا من یلیهم
من النّاس حتّٰی جمعهم متكاثر

''وہ آس پاس کے لوگوں کو اکٹھا کر کے ہمارے مقابلہ میں بھاری جمیعت لے کر آئے''۔

وسارت الینا لا تحاول غیرنا
بأجمعها كعب جمیعًا و عامر

''بنو کعب اور بنو عامر کے سب قبائل نے مل کر ہم پر ہلّہ بول دیا اور ان کا ہمارے سوا کسی سے لڑنے کا ارادہ نہیں تھا''۔

وفینا رسول الله ﷺ و الأوس حوله
له معقل منهم عزیز و ناصر

''ہم میں اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اور ان کے اطراف بنو اوس ہیں۔ وہ آپ ﷺ کیلئے ایک قلعہ کی حیثیت رکھتے ہیں، اور غلبہ رکھنے والے اور مدد کرنے والے ہیں''۔

وجمع بنی النّجار تحت لوائه
یمشون فی الماذیّ و النّقع ثائر

''بنونجار کی جماعت آپ ﷺ کے پرچم کے نیچے ہے...... وہ سفید اور نرم زرہوں میں ناز سے چلے جارہے ہیں، اور گردوغبار ہے کہ اڑا جارہا ہے''۔

فلما لقیناهم و كل مجاهد
لأصحابه مستبسل النفس صابر

''پھر جب ہم ان کے مقابل ہوئے تو ہر مجاہد اپنے ساتھیوں کیلئے، خود اپنے نفس سے دلیری کا طالب اور ثابت قدم تھا''۔

Marfat.com

شهدنا بأنّ اللّه لا ربّ غيرهٗ
و أنّ رسول اللّه ﷺ بالحق ظاهر

''ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی رب نہیں، اور اللہ کے رسول ﷺ حق کے ساتھ غلبہ حاصل کرنے والے ہیں''۔

وقد عُرّيت بيض خفاف كأنّها
مقابيس يزهيها لعينك شاهر

''چنانچہ چمکتی ہوئی، ہلکی (تلواریں) برہنہ کر لی گئیں۔ گویا کہ وہ شعلے ہیں، اور تلوار کھینچنے والا تیری آنکھ کے سامنے انھیں حرکت دے رہا ہے''۔

بهنّ أبدنا جمعهم فتبدّدوا
وكان يلاقي الحينَ من هوَ فاجر

''انہی تلواروں کے ذریعے ہم نے ان کی جماعت کو برباد کر ڈالا، تو وہ پریشان ہو گئے، چنانچہ جو بھی نافرمان تھا، موت سے ملاقات کر رہا تھا''۔

فكبّ ابو جهل صريعا لوجهه
وعتبة قد غادرنه وهو عاثر

''بالآخر ابوجہل نے منہ کے بل پچھنی کھائی۔ اور عتبہ کو انہوں نے ایسی حالت میں چھوڑا کہ وہ ٹھوکر کھا چکا تھا''۔

وشيبة و التيمي غادرن في الوغى
وما منهما الآ بذى العرش كافر

'اور شیبہ، نیز تیمی کو انہوں نے چیخ و پکار میں چھوڑ دیا......اور یہ دونوں صاحبِ عرش کے انکاری تھے''۔

فأمسوا وقود النّار في مستقرّها
و كلّ كفور في جهنم صائر

''غرض آگ کے مستقر میں وہ ایندھن بن گئے ......اور ہر منکر جہنم ہی میں

Marfat.com

منتقل ہونے والا ہے"۔

تلظیٰ علیهم وهی قد شبّ حمیها
بزبر الحدید والحجارة ساجر

"اس حالت میں، کہ اس کی گرمی شباب پر ہے، وہ ان پر شعلہ زن ہے...... جو لوہے اور پتھروں کی تختیوں سے بھری ہوئی ہے"۔

وکان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال أقبلوا
فولّوا وقالوا انّما أنت ساحر

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان سے یہ فرمایا تھا کہ (میری بات) قبول کرو۔ لیکن انہوں نے منہ پھیر لیا، اور کہا کہ تو جادوگر ہے"۔

لأمر أراد الله أن یّهلکوا به
ولیس لأمر حَمَّه الله زاجر

"یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا تھا، وہ اسی میں ہلاک ہوں......اور جس بات کا فیصلہ اللہ رب العزت فرمالیتے ہیں، اسے روکنے والا کوئی بھی نہیں"۔

عبد اللہ بن زبعری نے مقتولینِ بدر کے مرثیہ میں کہا (بعض نے یہ اشعار اعشیٰ بن زرارہ تمیمی سے منسوب کئے ہیں۔

ماذا علیٰ بدر و ماذا حوله
من فتیة بیض الوجوه کرام

"بدر، اور اس کے ماحول پر کیا (آفت آگئی) ہے، کہ گورے گورے چہرے والے شریف نوجوانوں نے"......

ترکوا نُبَیْهًا بینهم و منبهاً
و ابنی ربیعة خیر خصم فئام

"نُبَیہ، مُنَبِہ اور ربیعہ کے دونوں بیٹوں کو، جو لوگوں کی (ان) جماعتوں کے بڑے مخالف تھے، ان کے درمیان چھوڑ دیا"؟

Marfat.com

و الحارث الفیّاض یبرق وجهه
کالبدر جلّی لیلة الاِظلام

''اور فیاض حارث کو چھوڑ دیا، جس کے بدر کی طرح چمکنے والے چہرے نے اندھیری رات کو روشن کر دیا ہے''۔

والعاصی بن منبّه ذا مرّة
محاتمیما غیر ذی أوصام

''اور منبہ کے بیٹے عاص کو (بھی چھوڑ دیا) جو قوی تھا...... (یوں لمبا گویا) پورا نیزہ تھا اور عیبوں سے پاک تھا''۔

تنمی به أعراقه وجدوده
ومآثر الأخوال و الأعمام

''اس (عاص) کے ذریعے اس (منبہ) کے اصلی صفات، اس کی استعداد اور ماموں، چچاؤں کے صفاتِ حمیدہ پرورش پاتے تھے''۔

و اِذابکی باك فأعول شجوه
فعل الرئیس الماجد ابن هشام

''اور جب کوئی رونے والا رویا، اور اپنے غم کا اظہار بآوازِ بلند کیا، تو (سمجھ لو کہ) عزت وشان والے سردار ابنِ ہشام پر آواز بلند کر رہا ہے''۔

حیّا الاِلٰه أبا الولید ورهطه
رَبُّ الانام و خصه بسلام

''ابو الولید اور اس کی جماعت کو خُدا زندہ رکھے...... اور رب الانام انھیں سلامتی سے مخصوص فرمائے''۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن زِبَعری کے جواب میں کہا:

ابك بكت عیناك ثم تبادرت
بدم تعُلُّ غروبها سجّام

Marfat.com

''تو بدر کے مقتولوں پر رو! خدا کرے تیری آنکھیں سدا روتی رہیں۔ اور آنسو ختم ہونے کے بعد، بہنے والے خون سے پلکوں کو جلدی اور بار بار تر کریں''۔

ما ذابکیت به الّذین تتابعوا
هلّا ذکرت مکارم الأقوام

''تو پے در پے ہلاک ہونے والوں پر کیا روتا ہے...... شریف لوگوں کا تذکرہ کیوں نہیں کرتا''؟

و ذکرت منّا ماجدا ذاهمّة
سمح الخلائق صادق الاقدام

''اور ہم میں سے ایک بزرگ، ہمت، نرم اخلاق اور راست اقدام والے کا ذکر کیوں نہیں کرتا''؟

اعنی النّبیّ اخا المکارم و الندی
و أبرّ من یولی علی الاقسام

''اس سے میری مراد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جو سخاوت و شرافت کو لازم پکڑنے والے، اور قسم کھانے والوں میں سے اپنی قسم کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے ہیں''۔

فلمثله و لمثل ما یدعوله
کان الممدّح ثم غیر کهام

''یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب...... جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دیتے ہیں...... مدح وثنا کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر وہ بے مروت بھی نہیں''۔

یہ اشعار بھی حسان رضی اللہ عنہ نے کہے ہیں۔

تبلت فؤادك فی المنام خریدة
تشفی الضجیع ببارد بسام

''ایک نازک اندام دوشیزہ نے نیند میں تیرے دل کو بیمار کر دیا، جو ساتھ لیٹنے

Marfat.com

والے کو سرداور آبدار دانتوں کا پانی پلاتی ہے''۔

کالمسك تخلطه بماء سحابة
او عاتق كدم الذبيح مدام

''وہ کستوری کی طرح خوشبودار ہے جس میں بارانِ رحمت کی آمیزش ہے...... یا عمدہ شراب، کہ جس کا رنگ خون کی طرح سُرخ ہے''۔

نُفُجُ الحقيبة بوصُها متنضّد
بلهاء غير و شيكة الاقسام

''وہ بھاری بھاری سرینوں والی ہے، جو تہ درتہ گوشت سے ابھرے ہوئے ہیں۔ بھولی بھالی ہے، اور جلدی جلدی غم کھانے کی عادی نہیں''۔

بنيت على قطن اجمَّ كانه
فضلا اذا قعدت مداك رُخام

''وہ گداز رانوں والی ہے۔ جب ایک کپڑا پہن کر بیٹھتی ہے، تو خوشبو رگڑنے والی سِل کی طرح صاف اور ملائم معلوم ہوتی ہے''۔

و تكاد تكسل أن تجئ فراشها
في جسم خَرْعَبَة و حسن قوام

''وُہ اتنی خوبصورت اور نازک اندام ہے کہ اپنے بستر پر آنے سے تھک جاتی ہے''۔

أمّا النّهار فلا أفتر ذكرها
و الليل توزعني بها احلامي

''دن کے وقت بھی میں اس کی یاد میں سُستی نہیں کرتا، اور رات کے وقت خواب مجھے اس کیلئے پریشان رکھتے ہیں''۔

أقسمت أنساها و أترك ذكرها
حتى تغيّب في الضريح عظامي

''میں قسم کھا کر کہتا ہوں، میں اسے بھلا دوں گا اور اس کا ذکر ترک کروں گا،

Marfat.com

یہاں تک کہ مرنے کے بعد میری ہڈیاں قبر میں دفن ہو جائیں''۔

بل من لعاذلة تلوم سفاهة
ولقد عصيت على الهوىٰ لوّامي

''لیکن اس ملامت گیر عورت کو کون سمجھائے، جو اپنی بیوقوفی سے مجھے ملامت کرتی ہے۔ حالانکہ میں محبت کے معاملہ میں کسی بھی ملامت گر کی پرواہ نہیں کرتا''۔

بكرت على بسحرة بعد الكرى
و تقارب من حادث الايام

''جو نیند کے بعد اور یوم وصال کے قریب صبح سویرے سویرے میرے پاس آجاتی ہے''۔

زعمت بأنّ المرء يكرب عمره
عدمٌ لمعتكر من الاصرام

''وہ کہتی ہے کہ عیش و عشرت میں بے شمار اونٹ ضائع کرنے کے بعد آدمی کی عمر ہلاکت کے قریب ہو جاتی ہے''۔

اِن كنتِ كاذبة الّذى حدثتنى
فنجوتُ منجى الحارث بن هشام

''اے عورت! اگر تو ان باتوں میں جھوٹی ہے، جو مجھ سے بیان کرتی ہے، خدا کرے میں بھی حارث بن ہشام کی طرح بھاگ کر اپنی جان بچالوں''۔

ترك الأحبّة أن يّقاتل دونهم
ونجا برأس طِمِرَّةٍ ولجام

''جو اپنے دوستوں کی حفاظت کیلئے لڑنے کی بجائے تیز رو گھوڑی کو لگام دے کر بھاگ گیا''۔

تذُر العناجيج الجياد بقفرة
مرّا الدموك بمحصدور جام

Marfat.com

''وہ ریگستان میں تیز رو گھوڑوں کو یوں پیچھے چھوڑ جاتی ہے، جیسے وہ مضبوط رسی اور بھاری ڈول والی پانی کھینچنے کی چرخی ہے''۔

ملأت بـه الـفـرجَين فـارمـدّت بـه
وثـوى أحبّتـه بشـرّ مـقـام

''اس نے اسے لے کر بھاگتے وقت اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کا درمیانی فاصلہ بھر دیا، حالانکہ اس کے دوست وعزیز ایک بُری جگہ میں مرے پڑے تھے''۔

و بـنـو أبـيـه ورهـطـه فـى مـعـرك
نـصـر الالٰـه بـه ذوى الاسـلام

''اس کے بھائی اور خاندان کے دوسرے لوگ اس میدان میں مَرے پڑے تھے، جس میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کی مدد فرمائی''۔

طَعَنَتهُمُ اللّٰـه و اللّٰـه ينفذأ مرهٗ
حـرب يشب سـعـيـرهـا بـضـرام

''اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو نافذ کرنے والا ہے۔ چنانچہ ان کو لڑائی کی ایسی آگ میں پیس ڈالا تھا، جس کے شعلے بڑی بڑی لکڑیاں جلنے سے بلند ہوتے ہیں''۔

لـولا الالـٰه و جـريـهـا لتـركـتـه
جـزر السبـاع و دُسْـنـه بـحـوام

''اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس گھوڑی کی تیز رفتاری کام نہ آتی، تو وہ درندوں کی خوراک بن جاتا اور اس کا بدن گھوڑے کے پاؤں میں پس جاتا''۔

مـن بـيـن مـأسـور يُشَدُّو ثـاقـه
صـقـر اِذا لاقـى الأسـنـة حـام

''بازوں جیسے قوی پہلوان بدر میں قید ہو گئے، اور ان کی مشکیں کس کر باندھی گئیں''۔

و مُجَدَّل لا يستجيب لدعوة
حتّـى تـزول شـوامـخ الأعـلام

Marfat.com

''اور کچھ قتل ہو کر زمین پر گر پڑے، جو کسی پکارنے والے کی پکار کا جواب نہیں دیتے حتیٰ کہ اونچے اونچے پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں''۔

بالعار و لذلّ المبین اِذا رأی
بیض السیوف تسوق کل همّام

''جب انہوں نے چمکدار تلوار کو عار اور کھلی ذلت کے ساتھ ہر سردار کو ہانکتے دیکھا''۔

بِیَدَی اغرّ اذا انتمی لم یُخزہ
نسبُ القِصار سمیدع مقدام

''وہ تلواریں ہر اس روشن رو، پیش قدمی کرنے والے سردار کے ہاتھ میں تھیں، جس کے بزرگوں نے حصولِ مکارم میں کوتاہی نہیں کی''۔

یعض اذا لاقت حدیدًا صممت
کالبرق تحت ظلال کل غمام

''وہ تلواریں جب زرہوں اور خودوں سے ٹکراتی ہیں، تو یوں چمک پیدا کرتی ہیں، جیسے بادلوں میں بجلی کوندتی ہے''۔

ابنِ ہشام کہتے ہیں: حارث بن ہشام نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے جواب میں کہا:

اللّٰہ یعلم ما ترکتُ قتالهم
حتیٰ حبوا مُهرِی باشقَر مزبد

''اللہ تعالیٰ جانتا ہے، جب تک انہوں نے میرے گھوڑے کو جھاگ پیدا کرنے والے خون سے رنگ نہیں دیا، میں نے ان سے لڑنے سے منہ نہیں موڑا''۔

و وجدت ریح الموت من تلقائهم
فی مأزق و الخیل لم تتبدّد

''اور مجھے ان کی طرف سے جنگ کی تنگ جگہ میں موت کی بو آنے لگی، جبکہ گھوڑے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے تھے''۔

Marfat.com

ولھویں فصل:

مرثیہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ
بزبان حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

أتعرف الدّار عفار سمها
بعدك صوب المسبل الهاطل
بين السراديح فأدمانة
فمدفع الرّوحاء فى حائل
سالتها عن ذاك فاستعجمت
لم تدرما مرجوعة السّائل
دع عنك دارا قد عفار سمها
و ابك علىٰ حمزة ذى النّائل
المالئ الشيزى اذا أعصفت
والتّارك القرن لدى لبدة
يعثر فى ذى الخرص الذّابل
و اللابس الخيل اذا أجحمت
كاللّيث فى غابته الباسل
ابيض فى الذّرورة من هاشم
لم يمردون الحقّ بالباطل
مال شهيدا بين اسيافكم
شلّت يدا وحشىّ من قاتل
أىّ امرىءٍ غادر فى ألّة

Marfat.com

یہ گھر، یہ وادیاں، یہ مقامات خصوصاً ''امانہ'' اور ''طئی'' پہاڑ کی وادی جو ''حائل''
میں رؤسائے قریش کے پانی کے جمع ہونے کی جگہ کے درمیان واقع ہے۔

میں نے اس گھر سے اس کا سبب پوچھا تو گھر والا گونگا بن گیا اسے معلوم نہ تھا
کہ سوال کرنے والے کیلئے کیا جواب تھا۔

اچھا! گھر کا ذکر چھوڑو اس کا تو نشان بھی مٹ گیا ہے۔ اب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
جو صاحبِ عطا اور بخشش تھے ان کا ذکر کرو۔

اس حمزہ پر آنسو بہاؤ جو ضرورت مندوں اور غریبوں کے لکڑی کے پیالوں کو اس
وقت بھر دیا کرتے تھے جب موسم سرما کی قحط سالی کے وقت غبار آلود ہوائیں
تیز اور سخت ہو جاتی تھیں۔

حمزہ وہ شخص تھے جو میدان جنگ میں اپنے مد مقابل کو اپنے نیزے سے
ٹھوکریں مار کر قلابازیاں کھاتے ہوئے یوں چھوڑ دیا کرتے تھے جس طرح
ایک بڑے بالوں والا شیر اپنے شکار کو پھینک دیتا ہے۔

وہ ایسا شخص تھا جس کے رعب سے شیر اپنی کچھار سے باہر نہیں نکلتا تھا۔

وہ بنو ہاشم کے سارے خاندان میں ایک سر برآوردہ شخصیت کے مالک تھے اور
حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف نہیں جاتے تھے۔

خدا کرے وحشی کے دونوں ہاتھ شل ہو جائیں جس کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
کفار کی تلواروں کے سایہ میں آ گئے۔

وحشی نے یہ نہ سوچا کہ وہ کس شخص کو اپنے خنجر کا نشانہ بنا رہا ہے اس نے اپنے خنجر
کو بہت تیز کیا تھا اور اس کی نوک بھی سخت تیز تھی۔

حمزہ رضی اللہ عنہ کی موت سے ساری دنیا تاریک ہو گئی اور بادلوں سے نظر آنے والا
چاند بھی نظر آنے لگا۔

اللہ تعالیٰ حمزہ رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت نازل فرمائے انہیں اپنی جنت میں جگہ دے اور
اکرام و اعزاز سے نوازے۔

Marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہم پر مصائب نازل ہونے کے وقت ایک ڈھال کا کام دیتے تھے۔

وہ اسلام کے زبردست حامی تھے اس کا دفاع کرتے تھے۔ وہ میدان جنگ میں تھک جانے والوں اور بے بس ہونے والوں کی کمی پوری کرتے تھے۔

اے ہندہ! تم خوشی نہ مناؤ بلکہ آنسوؤں کا دودھ تیار کرو اور اس ماں کی طرح بڑے بڑے آنسو گراؤ جس کے بچے مرجاتے ہیں۔

تو عتبہ پر رو جسے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے غبار بنادیا تھا۔

جب تمہارا عتبہ دھڑام سے زمین پر گرا تو اس کے سرکش اور جاہل بڑے بڑے سردار ساتھی دم بخود رہ گئے۔

مکہ کے کفار کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت قتل کیا جب کہ ان کے جسم لوہے کے لباس میں ڈوبے ہوئے تھے۔

اس دن حضرت جبریل علیہ السلام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی امداد فرما رہے تھے اور دیکھا جائے تو اس سوار کے کتنے ہی اعلیٰ مددگار تھے"۔

مرثیہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بزبان حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ:

طرقت همومك فالرّقاد مسهّد
و جزعت انْ سلخ الشباب الاغيد
و دعت فؤادك للهوىٰ ضمه
فهواك غوريّ و صحوك منجد
فدع التمادى فى الغواية سادرا
قد كنت فى طلب الغواية تفند
و لقد أنىٰ لك ان تناهى طائعا
او تستفيق اذا نهاك المرشد

Marfat.com

ولقد هددت لفقد حمزة هدّة
ظلّت بنات الجوف منها ترعد
ولو انّه فجعت حراء بمثله
رأيت راسى صخرها يتبدّد
قرم تمكّن فى ذوأبته هاشم
حيث النّبوّة والندى و السؤدد
والعاقر الكوم الجلاد اذا غدت
ريح يكاد الماء منها يجمد
و التّارك القرن الكمّى مجندلا
يوم الكريهة و القنا يتفصد
و تراه يرفل فى الحديد كانّهٗ
ذوبدة شثن البراثن اربد
عمّ النبى محمد و صفيّه
ورد الحمام فطاب ذاك المورد
و افى المنيّة معلّما فى اسرة
نصروا النبى و منهم المستشهد
و لقد اخال بذاك هندا بشّرت
لتميت داخل غصة لا تبرد
مما صبحنا بالعقنقل قومها
يوما تغيب فيه عنها الاسعد
و ببئر بدر اذيرد وجوههم
جبريل تحت لواء نا و محمد

Marfat.com

حتّی رأیت لدی النبی سراتهم
قسمین یقتل من نشاء و یطرد
فاقام بالعطن المعطن منهم
سبعون عتبة منهم و الأسود
و ابن المغیرة قد ضربنا ضربة
فوق الورید لها رشاش مزبد
و امیة الجحمی قوّم میله
عضب بایدی المؤمنین مهنّد
فاتاك فلّ المشرکین کانهم
الخیل تشفنهم نعام شرد
شتّان من هو فی جهنّم ثاویا
ابد و من هو فی الجنان مخلّد

ترجمۂ اشعار:

''تیری یادوں نے آدھی رات آ کر مجھے بے آرام کر دیا اور میری نیند اچاٹ ہو گئی پھر تم نے اپنے زخم دکھائے تو میری پر کیف زندگی ویران ہو گئی۔

خمریہ نے تیرے دل کو محبت اور الفت کی دعوت دی تھی تیرا یہ عشق مجازی تھا اور پست تھا مگر اب تیری پرواز بلندیوں کو پیچھے چھوڑ رہی ہے۔

گمراہی اور بے راہ روی میں بھٹکنے والے! یہ تساہل اور تغافل چھوڑ دے تو بے راہ روی کے پیچھے پڑ کر بہت بے وقوف ہو رہا ہے۔

اب تیرے لئے وقت آ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے باز آ جاؤ جب تمہیں تمہارا ہادی و مرشد منع کرے تو ہوش میں آ جاؤ۔

اب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کھو کر میں شکستہ دل اور بوڑھا ہو گیا ہوں میرے باطنی اعضاء دل اور جگر کانپنے لگے ہیں۔

Marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قیادت کا صدمہ اگر "کوہِ حرا" کو محسوس ہوتا تو اس کے پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایسے سردار تھے جن پر بنو ہاشم کو ناز تھا ان میں نبوت، عطا اور بخشش کی علامتیں پائی جاتی تھیں۔

وہ ایسی سردی میں جب اونٹوں کی کوہانیں جم جاتی تھیں اور جاڑوں کی برفانی ہوائیں چلتی تھیں تو وہ بڑے بڑے طاقتور اونٹوں کو ذبح کر کے مہمانوں کی تواضع کیا کرتے تھے۔

میدان جنگ میں جب بڑے جنگجو بہادروں کے نیزوں پر نیزے پڑتے تو وہ انہیں زمین پر پچھاڑ دیا کرتے تھے۔

اگر تم انہیں میدان جنگ میں تلوار لہراتے دیکھ لیتے تو تمہیں گمان ہوتا کہ ایک بھورے رنگ کا لمبے لمبے بالوں والا شیر اپنے مضبوط پنجوں سے آگے بڑھ رہا ہے۔

وہ نبی پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور ان کے منتخب سپہ سالار تھے انہوں نے موت کے چشمہ سے پانی پیا اور یہ چشمہ ان کیلئے شہادت کا سامان بن گیا۔

انہوں نے اس گروہ کی موجودگی میں موت کو لبیک کہا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان کیا کرتے تھے اور ان میں سے ہر ایک شہادت کی موت کا متمنی تھا۔

میرا خیال ہے کہ اگر ہندہ کو اس بات کی اطلاع دی جاتی کہ ہم نے مکہ کے بڑے بڑے سرداروں کو ریت کے ٹیلے پر جنگ کا مزہ چکھانا ہے تو وہ دم بخود رہ جاتی۔

ان میں اسعد بھی تھا جو غائب ہو گیا اور اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ میدان جنگ میں حضرت جبریل علیہ السلام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے خون آلود چہرے کو صاف کر رہے تھے تو ہندہ کا غصہ جو کبھی ٹھنڈا نہیں ہوتا سرد پڑ جائے۔

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان جنگ میں ایسے لوگوں کے درمیان کھڑے دیکھا ایک وہ لوگ تھے جنہیں ہم چاہتے تھے ہمارے رشتہ دار تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کر دیا۔ اور ایک وہ لوگ تھے جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے خود دفع کر دیا تھا۔

ان میں سے ستر آدمی اس اونٹ کی طرح ڈھیر ہو گئے تھے جو پانی کے قریب اپنی عادت سے بیٹھ جاتا ہے۔ ان ستر آدمیوں میں عتبہ بھی تھا اور اس کے بڑے بڑے شیر بھی تھے۔

ہم نے ابن مغیرہ کی شہ رگ پر ایسی تلوار ماری کہ اس کا خون بہنے لگا اور اس خون سے جھاگ نکلنے لگی تھی۔

امیہ جمحی کا چہرہ اس ہندی تلوار نے سیدھا کر دیا تھا جو کہ ارباب ایمان کے ہاتھ میں تھی۔

تمہارے پاس صرف ایسے مشرک جان بچا کر پہنچے تھے جو کہ بدکے ہوئے شتر مرغوں کی طرح بھاگ رہے تھے۔ اور ہمارے گھوڑے ان کا پیچھا کر رہے تھے۔

ایک وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ ہمیشہ جہنم ہوگا دوسرے وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ ان دونوں لوگوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مرثیہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بزبان عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ:

بکت عینی و حق لها بکاء ها
و ما یغنی البکاء و لا العویل
علی اسد الا له غداة قالوا
لحمزة ذاکم الرّجل القتیل
اصیب المسلمون به جمیعا
هناك وقد اصیب به الرسول
ابا یعلی لك الارکان هدّت
و انت الماجد البرّ الوصول
علیك سلام ربك فی جنان
یخالطها نعیم لا یزول

Marfat.com

الا یا ھاشم الاخیار صبرا
فکل فعالکم حسن جمیل
رسول اللہ مصطبر کریم
بامر اللہ ینطق اذ یقول
الا من مبلغ عنی لؤیا
فبعد الیوم و ائلة تدول
و قبل الیوم ما عرفوا و ذاقوا
و قائعنا بہ یشفی العلیل
نسیتم ضربنا بقلیب بدر
غداة اتاکم الموت العجیل
غداة ثوی ابوجھل صریعا
علیہ الطیر حائمة تحول
و عتبة و ابنہ خرّا جمیعا
و شیبة عضہ السیف الصقیل
الا یاھند لا تبدی شماتا
حمزة ان عزکم ذلیل
الا یا ھند فابکی لا تملی
فانت الوالہ العبری الثکول

ترجمۂ اشعار:

''میری آنکھ رو رہی ہے اور اس کو رونا ہی سزاوار ہے اگر چہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

(آنکھ روئی) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیرِ خدا پر، جب لوگوں نے کہا کہ یہ حمزہ رضی اللہ عنہ تمہارے شہید ہو گئے۔

Marfat.com

ان کی شہادت سے تمام مسلمانوں کو صدمہ ہوا اور اس وقت رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا۔

اے ابویعلیٰ (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) تمہاری شہادت سے ارکان ہل گئے تم بڑے بزرگ نیکوکار اور صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

تم پر خدا کا سلام ہو ایسی جنتوں میں کہ جن میں ایسی نعمتیں ہیں جو کبھی زائل نہ ہوں گی۔

اے ہاشمی نیکوکارو! صبر کرو کیونکہ تمہارے سب کام اچھے ہی ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبر کرنے والے بزرگ ہیں۔ جب وہ کچھ کہتے ہیں تو خدا کے حکم سے بولتے ہیں۔

میری طرف سے کوئی لوی کو خبر دے دے کہ آج کے بعد اس کا انتقام لیا جائے گا۔

اور اس سے پہلے بھی کیا وہ نہیں جانتے ہمارے ان واقعات کو جو بیمار کیلئے باعث شفا ہیں۔

کیا تم لوگ جنگ بدر میں ہماری مار بھول گئے جب جلدی جلدی تم کو موت آئی تھی۔

جب ابوجہل (دشمن خدا) گرا تھا اور اس پر (گوشت خور) پرندے اُڑ رہے تھے۔

اور عتبہ اور اس کا بیٹا گرا تھا اور شیبہ کو چمکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا۔

اے ہندہ! حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے خوش نہ ہو تمہاری عزت ذلت سے بدل جائے گی۔

اے ہندہ! پے در پے لگاتار رو۔ کیونکہ (عنقریب) تو پریشان ہو کر چلا چلا کر روئے گی۔

Marfat.com

سترہویں فصل:

داستانِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

شاعرِ اسلام حفیظ جالندھری کی زبان سے

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

شجاع نامور فرزند عبد المطلب حمزہؓ
وہ عم مصطفیٰ عالی نسب والا حسب حمزہؓ
وہ حمزہ جس کو شاہ شہسواران عرب کہیے
جسے جان عرب لکھیے جسے شان عرب کہیے
اگرچہ اب بھی اپنے کفر کی حالت پہ قائم تھے
مگر فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی الفت پہ قائم تھے
مشیت تھی کہ انکے دم سے تقویت ملے حق کو
مٹے باطل سے شان ظاہری، شوکت ملے حق کو
چلے آتے تھے اک دن دشت سے وہ پشت توسن پر
شجاعت اور جلال ہاشمی تھا اپنے جوبن پر
سوئے خانہ چلے جاتے تھے رستے میں یہ سن پایا
بھتیجے کو مرے ابوجہل نے صدمہ ہے پہنچایا
یہ سنکر جوش خوں سے روح میں غیظ و غضب دوڑا
پلٹ کر سوئے کعبہ ابن عبد المطلب دوڑا
وہاں ابوجہل اپنے ساتھیوں میں گھر کے بیٹھا تھا
ثمیل ابرہہ تھا ہاتھیوں میں گھر کے بیٹھا تھا

Marfat.com

کیا حمزہؓ نے نعرہ او ابوجہل او خر بزدل
محمد مصطفیٰ کے دین میں اب میں بھی ہوں شامل
سنا ہے میں نے تو میرے بھتیجے کو ستاتا ہے
ہمیشہ گالیاں دیتا ہے اور فتنے اٹھاتا ہے
اگر کچھ آن رکھتا ہے تو آمیرے مقابل ہو
کہ تیری بد زبانی کا چکھا دوں کچھ مزا تجھ کو
بلالے ساتھ اپنے ان حمایت کرنے والوں کو
ذرا میں بھی تو دیکھوں ان کمینوں کو رذالوں کو
یہ کہہ کر گھس پڑے حمزہؓ گروہ بد سگالاں میں
گریباں سے پکڑ کر کھینچ لائے اسکو میداں میں
کماں تھی ہاتھ میں وہ سر پہ ناہنجار کے ماری
گرا ابوجہل سر سے ہو گیا ناپاک خوں جاری
سبھی دبکے کھڑے تھے چھا گیا تھا ایک سناٹا
مگر حمزہؓ نے کھا کر رحم اس کا سر نہیں کاٹا
کہا گر آج سے میرے بھتیجے کی طرف دیکھا
تیرے ناپاک چہرے میں شتر کی لید بھر دونگا
یہ کہہ کر چل دیئے، مشرک بھلا کیا ٹوک سکتے تھے
کہیں روباہ بھی اس شیر نر کو روک سکتے تھے
ابوجہل اس لئے دبکا پڑا تھا فرش کے اوپر
مبادہ واپس آکر قتل کر دے عمر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
یہاں سے جا کر حمزہؓ جلد تر ایمان لے آئے
بھتیجے کے وسیلے سے چچا نے مرتبے پایا

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ آستانہ نبوت پر اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہادری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دم مقیم خانہ ارقم
حضوری میں جناب حمزہؓ ابوبکر تھے ہمدم
نحیف و ناتواں کچھ اور اہل اللہ بیٹھے تھے
خدا سے لو لگائے وہ جہاں کے شاہ بیٹھے تھے
عمرؓ آئے مسلح، آ کے دروازے پہ دی دستک
اسی انداز میں تھے ہاتھ میں تلوار تھی اب تک
صحابہ نے جونہی سوراخ میں سے جھانک کر دیکھا
چمک تلوار کی آئی نظر روئے عمرؓ دیکھا
صحابہ میں سے اکثر ڈر گئے اس رنگ ظاہر سے
عمرؓ کا دبدبہ کچھ کم نہ تھا اک فوج قاہر سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر عرض کی اک طرفہ سامان ہے
عمر در پر کھڑے ہیں ہاتھ میں شمشیر براں ہے
کہا حمزہ رکھے گا تو خاطر سے بٹھائیں گے
نمونہ اس کو ہم خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دکھائیں گے
اگر نیت نہیں اچھی تو اس کو قتل کر دوں گا
اس کی تیغ سے سر کاٹ کر چھاتی پر دھر دوں گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر مسکرائے اور فرمایا
بلا لو دیکھ لیں کس دھن میں ہے ابن خطاب آیا

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور عتبہ کا مقابلہ

یکایک سب نے دیکھا کھینچ لی تلوار عتبہ نے
کیا حمزہ کے سر پر ایک کاری وار عتبہ نے

Marfat.com

جناب حمزہؓ نے تلوار پر تلوار کو روکا
سبک دستی سے تھپکی دے کر مہلک وار کو روکا
نظر کچھ بھی نہ آیا جھنجھناہٹ کی صدا آئی
اڑیں چنگاریاں تلوار سے تلوار ٹکرائی
ذرا مہلت جو پائی ایک پل دھاوے سے حمزہؓ نے
سب ہو کر نکالا ہاتھ اُلجھاوے سے حمزہؓ نے
کیا دشمن کو بڑھ کر تیغ فرخ فال کے نیچے
مگر عتبہ نے سر اپنا چھپایا ڈھال کے نیچے
صدا تکبیر کی آئی زمین بدر تھرائی
پلک جھپکی کھلیں آنکھیں تو یہ صورت نظر آئی
پڑی تلوار فولادی سپر کے ہو گئے ٹکڑے
سپر سے تا بہ تو سر کے ہو گئے ٹکڑے
گلو میں بھی نہ اٹکی سینہ کاٹا دل جگر کاٹا
لہو چاٹا جگر کا بند زنجیر کمر کاٹا
گلے کے ہار زنجیروں کی لڑیاں کاٹ کر نکلی
زرہ و بکتر کے بندھن اور کڑیاں کاٹ کر نکلی
یہ تیغ حمزہؓ تھی دعوے تھے اس کو خاکساری کے
زمیں پر آ رہی کر کے دو ٹکڑے جسم ناری کے
یہ برق نور تھی باطل کا قصہ پاک کر آئی
گری یک لخت اور دولخت کر کے خاک پر آئی
گری جب خاک پر دو ٹکڑے ہو کر لاش خود سر کی
وہاں شیر سے نکلی صدا اللہ اکبر کی

Marfat.com

صف مردان غازی نے کہیں ایک ساتھ تکبیریں
قلوب اہل باطل پر گریں حسرت کی شمشیریں

ہند جگر خوار کا غم و غصہ

یہ سن کر چھا گیا اس ہاو ہو پر ایک سناٹا
ہوا معلوم باطل کو رونے میں بھی ہے گھاٹا
ابوسفیان کی بیوی ہندا اٹھی اور یوں بولی
کہ خیر اب تو ہمارے ساتھ جو ہونی تھی وہ ہولی
مرے باپ اور چچا اور بھائی کو حمزہؓ نے مارا ہے
مرے فرزند کو بحر اجل کے گھاٹ اتارا ہے
پیونگی میں بھی اب اس کا لہو اور گوشت کھاؤں گی
کلیجہ اور گردے اپنے دانتوں سے چباؤں گی

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالنے کی سازش وحشی غلام آلہ انتقام

در خیمہ پہ تھا ایک مرد وحشی نام تھا جس کا
کمال حربہ اندازی میں شہرہ کام تھا جس کا
غلام ابن مطعم تھا حبش کا رہنے والا تھا
بظاہر بھی یہ تیرہ سخت باطن میں بھی کالا تھا
غلاموں میں سمجھ کر حرص و دولت کا غلام اس کو
ہوا تھا گھر سے چلتے وقت تفویض ایک کام اس کو
یہ کام اس شیر کو مکر و دغا سے قتل کرنا تھا
یہ کام اس مرد میدان کے لہو میں ہاتھ بھرنا تھا
ڈرتے تھے عرب کے کوہ وصحرا نام سے جسکے
ملی تھی پختگی اسلام کو اسلام سے جس کے

Marfat.com

وہ حمزہ عالی مرتبت سردار عالم کے
سپہ سالار اوّل اس سپہ سالارِ اعظم کے
وہ حمزہؓ یعنی روح سرفروشی جان جانبازی
وہ حمزہؓ لشکر اسلام کا سب سے بڑا غازی
وہی حمزہؓ قریشی افسروں کو مارنے والا
کیا تھا بدر میں کفار کو جس نے تہ و بالا
وہی ضیغم شکار و شیرا فگن غازی دوراں
اسی کو قتل کرنے کے یہاں درپیش تھے ساماں
کہا اب ہند بنت عتبہ نے وحشی کو بلوا کر
کہ ہم سب عورتیں آئی ہیں مکے سے قسم کھا کر
مسلمانوں سے مقتولوں کا بدلہ لے کر جائیں گی
ہم ان کا خون چاٹیں گی ہم ان کا گوشت کھائیں گی
کیا ہے قتل حمزہ نے میرے سر براہوں کو
ملایا خاک میں عالی تباروں کج کلاہوں کو
میں اسکا دل جگر گردے مزے لے لے کر کھاؤں گی
لہو اس کا پیوں گی ہڈیاں اس کی چباؤں گی
ارے وحشی کسی ترکیب سے دھوکے سے حیلے سے
کہیں پوشیدہ ہو کر اپنے حربے کے وسیلے سے
کسی صورت سے ہو، حمزہؓ کو جا کر قتل کر وحشی
دکھا دے اس کا لاشہ مجھ کو لا دے اس کا سر وحشی
میں تجھ سے کر چکی ہوں پہلے بھی انعام کا وعدہ
زر و گوہر کا وعدہ عزت و اکرام کا وعدہ
مرا یہ کام کر وحشی میں تجھ کو شاد کر دوں گی

Marfat.com

علاوہ اور باتوں کے تجھے آزاد کر دوں گی
یہ کہہ کر پیشگی بھی دے دیئے کچھ سکہ ہائے زہر
ہوئی حرص و ہوس غالب غلام پست ہمت پر
کہا بی بی تمہارا کام مہلک بھی ہے مشکل بھی
کہ حمزہؓ مرد میداں بھی ہے دور اندیش و عاقل بھی
اگر چھپتے چھپاتے پڑ گئی اس کی نظر مجھ پر
تو فوراً آپڑے گا وہ بشکل شیر نر مجھ پر
وہاں اظہار چابک دستی و کاریگری مشکل
وہاں وحشی کی سو جانیں بھی ہوں تو جانبری مشکل
خود اپنی موت سے لڑو خرد سے دور ہے بی بی
مگر خیر آپ کی خاطر مجھے منظور ہے بی بی
میں حربے لیکر اک ٹیلے کے پیچھے بیٹھ جاؤں گا
رہوں گا تاک میں اپنا مقدر آزماؤں گا
اگر موقع ملا تو قتل کر ڈالوں گا غازی کو
زمیں پر سرنگوں کر دوں گا اللہ کے نمازی کو

جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کا اشتیاق شہادت

یہ سن کر شیر حق نے جانب ہادی نظر ڈالی
کہ شاید پھر مجھی کو اذن بخشیں حضرت عالی
کہ اتنے میں جناب حضرت حمزہؓ نے عجلت سے
نکل کر صف سے مانگا اذن میدان شان رحمت سے
گزارش کی کہ اے سچے رسول اے ہادی کامل
فی سبیل اللہ میں ایک بوڑھا بھی ہے شامل

Marfat.com

مدینے میں خبر جس روز اس حملے کی آئی تھی
اسی دن یہ قسم اس بندہ عاجز نے کھائی تھی
کہ جب تک فیصلہ کوئی سر میدان نہ ہو جائے
جہاد حق میں یا حمزہ کی جاں قرباں نہ ہو جائے
مجھے اس وقت تک منزل کٹھن ہے اپنے جینے کی
مجھے سوگند ہے اس زندگی میں کھانے پینے کی
مرا روزہ ہے اے محبوب باری تیسرے دن سے
نہ کھولوں گا یہ روزہ جنت جب تک کر نہ لوں ان سے
مقید ہے مری ہستی تمنائے شہادت میں
میں خود حامل نظر آتا ہوں آج اپنی سعادت میں
سر مدیاں مبارزکو ہے زعم اپنی جوانی کا
یہ مرد پیر ہی دے گا جواب اس لن ترانی کا
سہی جاتی نہیں مجھ سے یہ ناشائستہ گفتاری
کہ میرے قلب پر تیغ زباں کی ضرب ہے کاری
مری جانب سے اب حد ہو چکی ہے برد باری کی
اجازت دیجئے بہر خدا میدان داری کی

اجازت میدان اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاثرات

اجازت عم پیغمبر نے اس انداز سے چاہی
کہ حیرت سے انہیں تکنے لگا زورید الٰہی
صدائے مرحبا و جندا تھی برلب حیدرؓ
شہادت گاہ کی جانب چلا تھا عم پیغمبر
جلالت دیدنی تھی مصطفیٰ کے عم عالی کی
جمال ہاشمی تھا آج ایک صورت سوالی کی

Marfat.com

سوالی کون اپنی جان دینے کا تمنائی
سوالی کو نابو طالب کا عبد اللہ کا بھائی
وہ حمزہؓ ناز تھا اہل عرب کو جس کی طاقت پر
فدا ہونے چلا تھا اب بھتیجے کی صداقت پر
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے اک رقت نمایاں تھی
یہ وہ رحمت تھی جس کی کوئی غایت تھی نہ پائی
نگاہیں مضطرب ہلکا تبسم روئے زیبا پر
تصور مطمئن تھا مرضی عرش معلیٰ پر
ہوا ارشاد اے عم خجتہ فام بسم اللہ
خدا حافظ ہے کیجئے نصرت اسلام بسم اللہ
یہ اقدام شہادت بر سبیل حسن نیت ہے
محمد اس پہ راضی جو اللہ کی مشیّت ہے
فراق عارضی سب کیلئے اک دن مقرر ہے
ملاقات اب لواء الحمد کے نیچے مقدر ہے
یہ فرما کہ دکھائی انتہائی شان رحمانی
کہ بڑھ کر چوم لی سرکار نے حمزہؓ کی پیشانی
وفور نور حق سے چہرہ حمزہؓ چمک اٹھا
جلا کندن نے پائی یہ زر خالص دمک اٹھا

کفار پر حمزہ رضی اللہ عنہ کا رعب

مسرت کا عجب عالم تھا اسلامی غضنفر پر
کہ لہراتا تھا ایک بال شتر مرغ آپ کے سر پر
لڑائی میں یہ حمزہؓ کا نشان امتیاز تھا
کہ حمزہ شیر دل تھا نازش دل مردان غازی تھا

Marfat.com

ابوسفیان نے دیکھی شکل حمزہ کی تو گھبرایا
ابو شیبہ کے اقدام دغا پر دل میں پچھتایا
پکارا اے ابوشیبہ سنبھل کر دو بدو ہونا
بڑی ترکیب سے اس جنگجو سے روبرو ہونا
یہ حمزہؓ بہت مشکل ہے اس کے وار سے بچنا
بہت خونخوار ہے اس تیغ دار سے بچنا
کہیں تیزی میں اس کا ہاتھ سے چرکانہ کھا جانا
کسی صورت اسے لڑتے ہوئے پیچھے لگا لگانا
او شیبہ ہنسا مقصد سپہ سالار کا پا کر
سنبھالا اس نے بھالا سانپ کی مانند ہل کر
نظر ڈالی مگر حمزہؓ نے جس دم سامنے آکر
تو دل سینے کے اندر رہ گیا یک بار تھرا کر

حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابوشیبہ

کہا تو شکوہ کرتا تھا علیؓ کی نو جوانی کا
تجھے مقتول طلحہ پر گماں تھا ناتوانی کا
مناسب تھا بوڑھا جواں کے سامنے آئے
تقابل تاکہ محروم توازن ہی نہ رہ جائے
بہادر بن کے استعمال کر زور جوانی کو
کہ حاضر ہے یہ مرد پیر تیری قدردانی کو
او شیبہ کو اس شائستہ گفتاری پہ حیرت تھی
یہی طرز شریفانہ تھی جو شایان غیرت تھی

Marfat.com

جواب اس نے دیا اے حمزہؓ تو مرد دلاور ہے
بہادر ہے جری ہے بحر جرات کا شناور ہے
کیا ہے قتل تو نے بدر میں قرشی جوانوں کو
پچھاڑا ہے عرب کے اچھے اچھے پہلوانوں کو
ہماری قوم تیرے خون کی پیاسی ہے مدت سے
گھر میں بال بچے کانپتے ہیں تیری دہشت سے
بہت اچھا کیا تو خود ہی میدان میں نکل آیا
مرے ہاتھوں سمجھ لے آج پیغام اجل آیا
تری بدقسمتی نے تجھ کو میدان میں نکالا ہے
تجھے خونریزوں کا آج بدلا ملنے والا ہے
تو اپنی نرم باتوں سے مجھے بہلا نہیں سکتا
جواں ہو یا کہ بوڑھا مجھ سے بچ کر جا نہیں سکتا
کہا حمزہؓ نے خیر اب ہو بند کر یہ قیل و قال اپنی
میں تیرے سامنے موجود ہوں حسرت نکال اپنی
میں خود ہی دیکھ لوں گا جو مرا اللہ دکھائے گا
یقیں رکھ بھاگتا میداں سے تو مجھ کو نہ پائے گا
یہ میداں ہے یہاں مہلت نہیں باتیں بنانے کی
دکھا جوہر کی ساعت ہے یہی جوہر دکھانے کی
تو زور آور ہے اپنے زور کا اظہار کر مجھ پر
قدم آگے بڑھا مردانگی سے وار کر مجھ پر
شہادت سے ڈرا سکتا نہیں تو مرد مومن کو
کہ مومن ڈھونڈنے آتا ہے دنیا میں اسی دن کو

Marfat.com

ابو شیبہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی جنگ

بڑھی اس گفتگو سے اب جو کافر کی غضبنا کی
کیا غافل سمجھ کر وار نیزے کا بہ چالاکی
وہ غافل ان کو سمجھا تھا مگر ہشیار تھے حمزہؓ
یہ گھاتیں جانتے تھے آزمودہ کار تھے حمزہؓ
وہیں قائم رہے بس اک ذرا سا جسم لہرایا
اسی جنبش سے یہ نیزہ بغل کے درمیاں آیا
بنان نیزہ بائیں ہاتھ سے تھامی دیا جھٹکا
ابو شیبہ سے نیزہ چھین کر کچھ دور دے پٹکا
کہا ہانکے جواں بیدل نہ ہو اوسان قائم رکھ
نکال اب میاں سے تلوار اپنی شان قائم رکھ
بھڑک اٹھا یہ سن کر شعلہ کی مانند ابو شیبہ
ہوا کچھ اور بھی اب چاق اور چوبند ابو شیبہ
ادھر کافر کا پنجہ قبضہ شمیر میں آیا
ادھر دست مسلمان خامہ تقدیر پہ آیا
ادھر بھی تیغ لنگر دار باہر میان سے نکلی
ادھر بھی ایک چھوٹی سی پری زندان سے نکلی
ادھر گویا دہان غار سے ایک اژدہا نکلا
ادھر روشن ہوئی دنیا کی موسیٰ کا عصا نکلا
پڑا اب سایہ شمشیر دامن وار حمزہؓ پر
ابو شیبہ نے قوت سے کیا اک وار حمزہؓ پر
اٹھا کہ تیغ حمزہؓ نے بھی گانٹھی تیغ دشمن سے
صدا سب نے سنی آہن کے ٹکرانے کی آہن سے

Marfat.com

اچانک دست چابکدست نے ہلکی سی دی تھپکی
وہ لشکر دیکھتے تھے دھوپ میں اک کوندنی لپکی
جھکایا ہاتھ کو پھرتی سے اک ٹھوکا دیا ہٹ کر
زمیں پر جا گرا تیغ ابوشیبہ کا پھل کٹ کر
شکست تیغ سے کافر کے منہ پر چھا گئی زردی
لگی راہ فرار اب ڈھونڈنے اس کی جوانمردی
برابر کی لڑائی کا نہ پایا جب کو یارا
شکستہ تیغ کا قبضہ سر حمزہؓ پر دے مارا
جناب حمزہؓ کا روئے مبارک اک طرف سرکا
اور اس کے ساتھ ہی نعرہ ہوا اللہ اکبر کا
زمیں و آسماں پر ایک ہیبت ہو گئی طاری
ادھر نوری بڑھا آگے ادھر ہٹنے لگا ناری

ابوشیبہ کے امدادی

ابو شیبہ کے بچنے کا نہ دیکھا جب کوئی راستہ
پئے امداد ابو سفیان نے بھیجا فوج کا دستہ
بڑھا اس کی مدد کو ایک بازے صف لشکر
ابو شیبہ ہٹا پچھلے قدم سوئے صف لشکر
ادھر انبوہ بڑھتا آرہا تھا گھیرنے والا
ادھر تنہا کھڑا تھا فوج کا منہ پھیرنے والا

ابوشیبہ کا قتل

کیا حمزہ نے پر اک نعرہ شیرانہ میداں میں
بڑھے آگے دکھائی ہمت مردانہ میداں میں

Marfat.com

ابو شیبہ ابھی تک قرب لشکر میں نہ تھا پہنچا
کہ لے کر موت کا پیغام عزرائیل آ پہنچا
کہا اے نوجواں اک پند پیرانہ تو لیتا جا
جہنم کی طرف جاتا ہے پروانہ تو لیتا جا
ابو شیبہ رکا امداد ملنے کے بھروسے پر
جمائے پھر قدم اس نے نکالا ڈاب سے خنجر
پہنچ جائیں گے امدادی بڑی امید تھی اس کو
مگر حمزہ کی تیغ تیز نے مہلت نہ دی اس کو
گری شمشیر پر تنویر ابو شیبہ کے مغفر پر
یہ مغفر کٹ گیا اپنی مصیبت ٹال دی سر پر
پڑی سر پر تو سر نے بھی بتائی راہ گردن کی
اسے دیکھا تو گردن نے بھی کھڑکی کھول دی تن کی
سر و گردن سے کیا لینا تھا اس تیغ ہلالی کو
کہ یہ تو آئی تھی قلب و جگر کی دیکھ بھالی کو
بڑی خوبی سے اس نے سر کو توڑا حلق کو چیرا
کٹا سینہ ترشتا ہے چھری سے جس طرح کھیرا
یہ قطع راہ کر کے سینہ پر کینہ میں آئی
کلیجے پر نظر کی اور ناپی دل کی گہرائی
جو صورت چاہ میں چاہی وہ خاطر خواہ پیدا کی
گھری ظلمت کدے میں آپ اپنی راہ پیدا کی
زرہ بکتر کی ہر الجھن کو سلجھا کر نکل آئی
بزیر ناف سیدھا راستہ پا کر نکل آئی

Marfat.com

دکھایا عدل سے اس نے سامنے ہر دوست دشمن کے
صفائی سے برابر کے دو ٹکڑے کر دیئے تن کے

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر مقتول کے امدادیوں کا حملہ

اٹھا تھا زعم یکتائی میں جو عقل و خرد کھو کر
پڑا تھا خاک پر وہ منکر توحید دو ہو کر
نہ ہونے پایا تھا بدبخت کا لاشہ ابھی ٹھنڈا
تڑپتے تھے ادھر ٹکڑے ادھر تھا سرنگوں جھنڈا
کہ یورش کر کے پہنچے دس سپائی فوج دشمن کے
مقابل ہو گئے روباہ مرد شیرا فگن کے
یہ قرب فوج دشمن تھا اکیلے تھے یہاں حمزہؓ
غضنفر تھے مگر ان بکریوں کے درمیان حمزہؓ
دکھا دی لشکروں کو شان فن جنگ حمزہؓ نے
کہ جس پر ہاتھ مارا کر دیا چورنگ حمزہؓ نے
وہ کھیلے جنگ کی بازی اکیلے اس جماعت میں
گرادیں سات نامردوں کی لاشیں ایک ساعت میں
جو باقی تھے انہیں بھی دھر لیا اب تیغ کے آگے
یہ عالم دیکھ کر تینوں کے تینوں چیخ کر بھاگے

احد میں پہلی جنگ مغلوبہ

یہ فرما کر بڑھایا فوج کو محبوب دلور نے
کیا اقدام میداں ہر مجاہد ہر دلاور نے
وہاں حمزہ پہ نرغہ ہو گیا تھا فوج اعدا کا
تھپڑا سہ رہا ہے شیر حق ہر موج دریا کا

Marfat.com

اٹھا اک نعرہ تکبیر میدان شہادت میں
بڑھی فوج مسلمان اپنے ہادی کی قیادت میں
ادھر سے جھوم کر برسے قریشی فوج کے بادل
احد کی سرزمیں پر چھا گیا تھا اک ٹڈی دل
کمال شان ایمانی دیدنی تھی اس نظارے میں
کہ حمزہ غوطہ زن تھے عین اس قلزم کے دھارے میں
جدھر اٹھتا تھا پائے حمزہ دشمن ہٹتے جاتے تھے
ابھرتا تھا جہاں خورشید بال چھٹتے جاتے تھے

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جلال

جلال حضرت حمزہ مثال مہر تاباں تھا
شہادت گاہ ان کی راہ میں گویا خیاباں تھا
سر دشمن جدھر اللہ کا یہ شیر بڑھتا تھا
الٹتی تھیں صفیں کوئی بھی ان کے منہ نہ چڑھتا تھا
جہاں غالب نظر آتا تھا انبوہ قریش ان کو
پھر کر اس پر جا پڑتے تھے آجاتا تھا طیش ان کو
حرارت اور بڑھ جاتی تھی ان کی التہاب آسا
چمکتے تھے شہاب آسا جھپٹتے تھے عقاب آسا
قدم جس سمت بڑھتے تھے انہی کے ہاتھ میداں تھا
نظر میں طیش پا کر جیش ان سے گریزاں تھا
نماز صبح سے اک رنگ تھا اس مرد غازی کا
یہ قرب ظہر تھا وقت آچکا تھا اب نمازی کا

Marfat.com

وحشی حربہ پھینکتا ہے

شہادت تھی نذر مکاری و دغا بازی سے
چلے جاتے تھے حمزہؓ اک ادائے بے نیازی سے
غلام کم نظر نے شست باندھی اس یگانے کی
کہ جس کی قہرمانی جان تھی سارے زمانے کی
نہ دینی دشمنی تھی اور نہ دنیاوی خصوصیت تھی
نہ جھگڑا جاہ و ثروت کا نہ خطرے میں حکومت تھی
فقط انعام میں کچھ سکہ ہائے زر کے وعدے پر
فقط بر شکم کچھ لقمہ ہائے تر کے وعدے پر
غلام تیرہ رونے کی اسی پر مشق صیادی
جسے مدنظر تھی ان غلاموں ہی کی آزادی
ہلائی اور تولی ہاتھ میں چالاک نے برچھی
نشانہ کر کے پھینکی دور سے ناپاک نے برچھی
تھی مشہور زمانہ زنگیوں کی حربہ اندازی
نشانہ ناگہانہ بن گیا اللہ کا غازی

حمزہ رضی اللہ عنہ وحشی کا تعاقب کرتے ہیں

خدا و مصطفیٰ کے شیر پر یہ ضرب تھی کاری
اگرچہ زخم کاری تھا مگر ہمت نہیں ہاری
اڑے پرواز جاں کے ساتھ حمزہؓ جانب دشمن
شغال آماہ رم ہو گیا چھپتا جو شرا فگن
کمینے کی کمیں کہ دیکھ لی تھی مرد غازی نے
کیا وحشی کا پیچھا دوڑ کر شیر حجازی نے

Marfat.com

ادھر وحشی بھی اپنی موت آتی دیکھ کر بھاگا
بدن میں رعشہ تھا بھاگا نہ جاتا تھا مگر بھاگا

حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

گڑھے کھودے گئے تھے جو گزشتہ روز میداں میں
اجل بیٹھی تھی ان میں اب لگا کر گھات میدان میں
مڑا اک موڑ پر وحشی تو ساتھ اس کے پھرے حمزہ
قدم پھسلا اچانک اک گڑھے میں جا گرے حمزہ
عقاب روح پہلے ہی سے تھا پرواز آمادہ
اڑا سوئے فلک اب چھوڑ کر یہ جسم افتادہ
یہ جنگ و حربہ و ضرب و جراحت اک بہانہ تھا
حقیقت میں نشانِ حق زمانے کو دکھانا تھا
بتانا تھا کہ کرشمہ عاشقوں کے فوق عادت کا
جمانا تھا دلوں پر نقش اس حسن شہادت کا
زمیں سے آسماں تک ایک نورانی غبار اٹھا
فرشتہ لے کے جان بندہ پروردگار اٹھا
زمیں پر رہ گیا باقی فقط ایک خوں چکاں لاشہ
فروغ زخم بے حد سے بہار بے خزاں لاشہ

وحشی چھری لے کر کلیجہ نکالتا ہے

تعاقب میں نہ پایا حمزہؓ کو ناپاک زنگی نے
یقیں آیا کہ رحلت کی جہاں سے مرد جنگی نے
وہ پلٹا ڈرتے ڈرتے غار مہلک کے قریب آیا
تو رشک آسماں کو خاک پر سویا ہوا پایا

Marfat.com

رخ انور پہ وہ ریش سفید و شاندار اس کی
شہادت سے نمایاں اور شاں باوقار اس کی
ذرا وحشی کہ پھر کیا ہوا اگر یہ شیر جاگ اٹھے؟
ارادہ تھا ذرا جنبش نظر آئے تو بھاگ اٹھے
اٹھا کر کنکری اس سنگ دل نے شیر پر ماری
رہی لیکن شہید کامراں پر بے خودی طاری
یہ دیکھا تو وحشی کو اک گونہ قرار آیا
چھری لے کر قریب نعش اب یہ نابکار آیا
گڑھے کے اندر اترا اب نہ کی قطع نظر اس نے
شکم چیرا نکالا مرد مومن کا جگر اس نے

ہند کیلئے ہدیہ

اب اس کرتوت کا انعام لینے کو چلا ناداں
متاع بے بہا کا دام لینے کو چلا ناداں
یہ قاتل تھا مگر اکسانے والی ہند تھی اس کی
ابو سفیان کی زوجہ اصل میں خاوند تھی اس کی
قریب ہند آیا کارنامہ اپنا بتلایا
جگر حمزہ کا دکھلایا پھر اپنا حق بھی جتلایا
یہ مژدہ سن کر شیطانی مسرت ہند پر چھائی
خوشی میں دیوانی کی طرح جھومی اور لہرائی
قسم کھائی تھی حمزہ کا جگر چبانے کی
لہو کی پیاس تھی اور بھوک اس کو گوشت کھانے کی
عجب دیوانگی سی چھائی تھی اب قسائن پر
تعجب تھا دل وحشی کو بھی اس کے قرائن پر

Marfat.com

انا ہا کہتی جاتی منہ بناتی جا رہی تھی یہ
جگر حمزہؓ کا دانتوں سے چباتی جا رہی تھی یہ
جگر تھا اس کے منہ میں خون باچھوں سے ٹپکتا تھا
کھڑا تھا پاس وحشی منہ منہ حیرت سے تکتا تھا
نہ اترا حلق کے اندر گلے میں یہ جگر اٹکا
بالآخر اس نے اگلا اور زمیں پر اس کے دے ٹپکا
مری بھی نسل ہو ایسی یہ اس کا شوق بے جا تھا
نگلنا اس کو مشکل تھا وہ حمزہؓ کا کلیجہ تھا
ہوا ہند جگر خوار آج سے مشہور نام اس کا
مگر اترا نہ اس پر بھی جنون انتقام اس کا
پکاری واقعی تو نے کیا وحشی یہ کام آخر
ملا مجھ کو پسر کا اور پدر کا انتقام آخر
ہوا برباد اسی حمزہؓ کے ہاتھوں مرا میکا
سوائے تل حمزہؓ دل نہیں طالب کسی شے کا
کہاں ہے نعش حمزہؓ کی نشاں اس کا بتا وحشی
میں آنکھوں سے اسے دیکھوں مجھے چل کر بتا وحشی
چلا وحشی اگرچہ اس کا جی ہامی نہ بھرتا تھا
وہ وحشی تھا مگر اب ہند کی وحشت سے ڈرتا تھا
کسی صورت تو آخر ٹالنی تھی یہ بلا اس کو
شہادت گاہ کا منظر دکھانے لے چلا اس کو

ہند، جسد حمزہ رضی اللہ عنہ پر

دکھایا جا کے خطہ اس زمین آسمانی کا
جسد جس جا پڑا تھا اک حیات جاودانی کا

Marfat.com

پڑا تھا وہ جسد آغشتہ خون و خاک کے اندر
کہ جس کے دبدبے کی دھاک تھی افلاک کے اندر
وہی شیرانہ صورت تھی وہی مردانہ چہرہ تھا
شعاعیں مہر کی بکھری تھی یا دلہا کا سہرا تھا
ہوا حسن شہادت ہند کی آنکھوں پر آئینہ
کدورت اور چمکی اور بھڑکی آتش کینہ
شقاوت نے جو دیکھی یہ جلالت مہر تاباں کی
بگاڑی کافرہ نے شکل اس مرد مسلمانؓ کی

ہند کے گلے کا ہار

نہیں بھایا شہید ان وفا کا رتبہ عالی
چھری سے گوش کاٹے اور بینی قطع کر ڈالی
لیا سینے سے دل سینے میں دل بھری مردہ تھا اس کا
نکالے پیٹ سے گردے عجب دل گردہ تھا اس کا
حیا کترا گئی دیکھا جو یہ کار سفیہانہ
کہ عورت نے کاٹے مرد کے اعضائے مردانہ
یہ اعضا ایک رشتے میں پروئے موبمو اس نے
بتایا ہاران کو کر لیا زیب گلو اس نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا میت حمزہ رضی اللہ عنہ پر

ہوا حمزہ کی میت پر گزر شان رسالت کا
تاشا دیدنی تھا مہر تاباں کی جلالت کا
صفیہ بنت عبد المطلب ہمشیر حمزہ کی
بہت تھی جن کے دل میں الفت و توقیر حمزہ کی

Marfat.com

یہاں تشریف لائیں اپنے بھائی کی زیارت کو
خدا کے اور ملت کے فدائی کی زیارت کو
زبیر ابن العوامؓ ان کے پسر تھے پاس حضرت کے
ہوئے ان پر ہویدا اس گھڑی احساس حضرت کے
کہا روکو میری پھوپھی کو میت پر نہ آنے دو
دل زخمی کو ان کے یہ نیا چرکا نہ کھانے دو
الم انگیز ہے قطع و برید چہرہ حمزہ
بہن کو رنج دے شاید یہ دید چہرہ حمزہ
پسر نے جا کے مادر کو مگر جس وقت سمجھایا
تو قلب مسلمہ ہر حال میں صبر آشنا پایا
گئیں وہ میت حمزہ پہ روئیں نہ چلائیں
نظر چہرے پہ ڈالی فاتحہ پڑھ کر چلی آئیں

Marfat.com

اٹھارہویں فصل:

دعاء از مفتی شافعیہ سید جعفر بن حسن بن عبدالکریم برزنجی

یا رب قد لذنا بعمّ نبیّنا

ربّ المظاهر قدست اسراهٗ

''اے رب کائنات! ہم نے مظہر نعمت وقدرت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی پناہ لی ان کے اسرار کو تقدس عطا کیا جائے''۔

فاقل عشار من استجار بعمّه

اوزاره لتكفرن اوزاره

''اس شخص کی لغزشوں کو معاف فرما جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا کی پناہ لی یا گناہوں کی مغفرت کیلئے ان کی زیارت کی ہے''۔

و الطف بنا في المعضلات فاننا

بجوار من لاشك يكرم جاره

''مشکلات میں ہم پر مہربانی فرما۔ کیونکہ ہم اس ہستی کے پڑوس میں ہیں جو بلاشک وشبہ اپنے پڑوسیوں کی عزت افزائی کرتی ہے''۔

و اختم لنا بالصالحات اذا دنا

منّا الحمام و انشب اظفاره

''جب موت ہم سے قریب ہو اور اپنے پنجے گاڑ دے تو اعمال صالحہ پر ہمارا خاتمہ فرمانا''۔

ثم الصلاة على سلالة هاشم

من طاب محتده و طاب نجاره

''پھر صلوٰۃ وسلام ہو بنو ہاشم کے خلاصہ پر کہ جن کا حسب ونسب طیّب وطاہر ہے''۔

Marfat.com

و الآل و صحب الکرام اولی التقٰی

سید الانام و من هم انصاره

''اور مخلوق کے سردار اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگاروں اور تقویٰ شعار آل پاک اور صحابۂ کرام پر صلوٰۃ وسلام ہو''۔

ما انشدت طربا مطوقة الشظی

او ناح بالالحان فیه هزاره

''جب تک کلغی دار کبوتر مسرت بھرے لہجے میں چہچہاتے رہیں یا بلبل ہزار داستان دلکش آوازوں کے ساتھ نغمہ سرا رہے''۔

Marfat.com

انیسویں فصل:

مناجات از مؤلف

اے اللہ! اے ربّ کائنات! میری یہ کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ اور اسے میرے لئے ذریعۂ نجات بنا۔

اے اللہ! اے خالق و مالک! ہم سب کو سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پرانوار کی حاضری نصیب فرما۔

اے اللہ! اے سمیع و بصیر! تیرے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہداء احد قیامت تک سلام کرنے والوں کے سلام کا جواب دیں گے۔ اے اللہ! ہمیں بھی ان پاک ہستیوں کی آواز سننے کی توفیق مرحمت فرما۔

اے اللہ! اے ربّ ذوالجلال! ہمیں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے وسیلہ جلیلہ سے ہر رسوا کن تکلیف سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہمیں سیدالشہداء رضی اللہ عنہ کی اکسیر نظر کی سعادت بخش ان کی عنایت اور توجہ کا جھونکا عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے اعمال دکھانے کے لائق نہیں، سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے طفیل ہماری کوتاہیاں معاف فرما۔

اے اللہ! ہر مؤمن کے دل میں ان برگزیدہ و پاکیزہ ہستیوں کی محبت راسخ فرما دے۔

اے اللہ! سیدالشہداء کے صدقے اپنے فضل کے فیوض و برکات سے ہمارے برتن بھر دے۔

اے اللہ! ان کے صدقے ہمارے عیبوں کو ڈھانپ دے۔

اے اللہ! ہماری بے چینیوں اور بے تابیوں کو ان کے وسیلہ سے چین عطا فرما۔

Marfat.com

اے اللہ! ہمارے جو جو نیک مقاصد اور تمنائیں ہیں ان کے طفیل سب پورے فرما۔

اے اللہ! ہمیں ایسے کاموں کی توفیق عطا فرما جو ہمیں موت کے بعد فائدہ دیں۔

اے اللہ! اپنی رضا اور خوشنودی سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمانا۔

اے اللہ! ہمارے ذمہ حقوق وواجبات اور قرضوں سے ہمیں سبکدوش فرما۔

اے اللہ! ہمیں اپنے ان بندوں میں شامل فرما جن کے باطن تیرے ذکر سے مسرور ہیں۔

اے اللہ! ہمیں ان بندوں میں شامل فرما جن کے لب تیرے شکر سے تر ہیں، جنکی زبانیں تیرے ذکر سے راحت پاتی ہیں۔

اے اللہ! ہمیں ان بندوں میں شامل فرما جن کے دل تیری وعید اور خفیہ تدبیر سے لرزاں وترساں ہیں۔

اے اللہ! سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہم سب کو آتش جہنم سے رہائی عطا فرما کدورتیں دور فرما ہلاکتوں سے محفوظ فرما۔ قریب وبعید اور پڑوسیوں پر رحم فرما۔

اے اللہ! ارباب حکومت اور رعایا کی اصلاح فرما۔ اسلامی لشکروں کو اپنی نصرت سے تقویت عطا فرما۔

اے اللہ! اپنے دشمن کافروں میں اپنے قہر کا حکم نافذ فرما اور انہیں مسلمانوں کیلئے مال غنیمت بنا۔

اے اللہ! ہماری دعاؤں اور التجاؤں کو شرف قبولیت سے نواز۔ ہمارے کٹے پھٹے الفاظ اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرما۔

آمین بجاہ سید المرسلین وعمّ النبی خاتم النبیّن۔

و الصلوة و السلام علی رسول اللّٰہ و علی اسد اللّٰہ و رسولہ سیدنا حمزۃ رضی اللہ عنہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و علماء امتہ اجمعین یا رب العالمین۔

الحمدللہ! ''تذکرہ سیدُ الشہداء سیدنا امیرِ حمزہ رضی اللہ عنہ'' بتاریخ 26 اگست 2006ء

Marfat.com

بمطابق یکم شعبان المعظم 1427ھ بروز ہفتہ اختتام پذیر ہوا۔

فقط

والسلام

گدائے درِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عابد عمران انجم مدنی

دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا)

Marfat.com

منقبت

حضرت حمزہ سیّد الشہداء
کاشف الکرب ہیں بفضلِ خدا

جملہ اصحاب یوں تو آقا کے
صاحبِ رُشد ہیں نجومِ ہدیٰ

دودھ بھائی ہیں اور عمِ رسول
شان ہے آپ کی یہ سب سے جُدا

ہے لقب آپ کا جو اسد اللہ
ی بھی رُتبہ ہے ارفع و اعلیٰ

قبرِ انور ہی بس نہیں جنّت
اُحد سارا ہے جنّت الماویٰ

خاک بوسی کا شرف ہم کو ملا
شکر کتنا کریں ترا مولا

بھیک مل جائے در پہ حاضر ہے
فخر ادنیٰ گدائے کوئے شما

(حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

Marfat.com

نورانی حکایات
الصحیفة الصحیحة
المعروف
صحیفہ ہمام بن منبہ
محمد رضا الحسنی القادری
Ahmad Hassan Ch.
تذکرہ سید الشہداء
سیدنا امیر حمزہ
کشف المحجوب
علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش
مترجم
الحاج بشیر حسین ناظم
کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲- دربار مارکیٹ لاہور
Voice:+92-42-7249515

Marfat.com